۷۸۶

جس کو چاہے وہ مملکت بخشے
جس سے چاہے وہ انتزاع کرے

تواریخ انگلستان

تصنیف

پرنس داراجاہ میرزا احمد ابوالعلی بہادر
سکریٹری اینڈ سوپرنٹنڈنٹ
مدرسۂ محمدی

کلکتہ
۱۸۹۶ء

مطبع سعدی کلکتہ کلنگا بازار اسٹریٹ نمبر ۹/۱ میں چھپی

کتبہ ماہ لکھنوی

قیمت فی جلد

بلا محصول ڈاک عہ/

٧٨٦

جس کو چاہے وہ مملکت بخشے
جس سے چاہے وہ انتزاع کرے

تواریخ انگلستان

تصنیف

پرنس داراجاہ میرزا محمد ابو العلی بہادر
سکریٹری اینڈ سوپرنٹنڈنٹ
مدرسۂ محمدی

کلکتہ

سنہ ١٩٠٦ء

مطبع سعیدی کلکتہ نمبر ۹ کلنگا بازار اسٹریٹ میں چھپی

کتبہ ماہ لکھنوی

قیمت فی جلد . بلا محصول ڈاک عہ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ پہلی انگلستان کی تواریخ ہے جو اُردو زبان مین تصنیف پاکر شائع ہوئی- البتہ اِس کے قبل ولیم چہارم کے زمانے مین ایک رسالہ موسوم بہ تواریخ انگلستان چھپا تھا لیکن اب اُسکا چھپنا کیسا دستیاب ہونا بھی مشکل ہے- خوبی کتاب پڑھنے ہی سے ظاہر ہوگی- اِس سے طلبا کی صرف تعلیم علم تواریخ ہی نہین مقصود ہے بلکہ محاورات زبان وسلیس اُردو سے آگاہی بھی- چونکہ اعلےٰ درجہ کے انگریزی اسکولس مین تعلیم تواریخ انگلستان انگریزی زبان مین ضرور ہے بنا علیہ اگر طلبا کو پہلے ہی سے اپنی مادری زبان مین بذریعۂ کتاب ہذا واقعات انگلستان سے واقفیت ہو جایا کرے تو آیندہ کے لیے نہایت سہولت وآسانی ہو امید ہے کہ ڈائرکٹرس آو پبلک انسٹرکشن ومالکان وصاحبان اسکولس اس کتاب کو اسکولس مین ساری وجاری کرین اگر اس لائق ہو عٓ گر قبول افتد زہے عز وشرف

دارا جاہ میرزا احمد ابو العلی

کلکتہ مدرسۂ محمدی ہمایون پیلس بالی گنج

روز پنجشنبہ تاریخ ۱۵- اکتوبر ۱۸۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تواریخ انگلستان

باب اول

آغاز

بنام خداوند ہر انس و جان ‖ تواریخ انگلینڈ کا ہے بیان

باحسانِ ختم الرسل مصطفیٰ ‖ جہان مین ہو رائج رسالہ مرا

بہ لطفِ علی شاہِ دُلدل سوار ‖ یہ رہجائے لکھا مرا یادگار

نوشتہ بماند سیہ بر سفید ‖ نویسندہ را نیست فردا اُمید

اگر من نمانم درین روزگار ‖ بماند ز من نام من یادگار

مسرت سے ہر غنچۂ دل کھلے ‖ ترقی مرے مدرسہ کو ملے

نہین اس سے دارا کا مطلب کچھ اور ‖ فقط ہے یہ تعلیم قومی کا طور

اسگلے بریٹنس

جس ملک مین بالفعل انگریز رہتے ہین وہ بریٹن نامے ایک بڑا جزیرہ ہے اسکے دو حصے ہین شمالی حصہ اسکوٹلینڈ کہلاتا ہے۔ جنوبی انگلینڈ۔ پہلے وہان نہ گھر نہ باغ نہ کھیت تھے جیسا کہ اب دکھائی

دیتے ہین بلکہ جزیرے کا اکثر حصہ بڑے جنگلون اور گل آب سے
چھپا ہوا تھا۔اسکے باشندے برٹنس جنگلی اور جاہل و وحشی تھے گرمیون
مین برہنہ پھرتے۔جاڑون مین جنگلی جانورون کا شکار کرکے اُنکی کھال
پہنتے۔بالون کو خوب بڑھاتے دُشمنون کو ڈرانے کے واسطے
اپنے جسم کو اودا رنگتے۔خوراک اُنکی تخم بلوط اور انواع واقسام کے
جنگلی پھل تھے غارون اور جھوپڑون مین رہا کرتے جھوپڑون کو
درخت کی ٹہنیون اور پتون سے تیار کرتے اُن پر کیچڑ تھوپتے ان
جھوپڑون کو مثل گانوُن کے جنگلون مین باہم بناتے اکثر جنگلی شکار
یا مچھلیان پکڑنے مین مشغول و مصروف رہتے مچھلیان پکڑنے کے واسطے
چھوٹی چھوٹی کشتیان استعمال کرتے اور اُن کشتیون کو ڈالیون اور
کھالون سے بناتے۔اکثر آپس مین تیز نیزون اور تیرون سے لڑا
کرتے تیرون کا منہ نکیلے پتھر کے ٹکڑون کا بناتے برٹن کے کئی قبیلے
تھے ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا جو لڑائی مین لڑتا اور صلح مین حکومت
کرتا برٹن کا جنوبی حصہ جواب کورنوال کہا جاتا ہے ٹین کے
واسطے کھودا جاتا سوداگر جو دور دور سے آتے اُن کے ہاتھ ٹین
بیچا جاتا غالبًا سوا ے اُن سوداگرون کے کوئی نہین جانتا کہ برٹن
نامے بھی کوئی جزیرہ ہے سوداگر ٹین کی یافت کی وجہ سے یہ جگہ

اس خوف سے کہ دوسرے سوداگر بھی جا کر خریدینگے کسیکو نہ بتاتے
ایک دفعہ ایک سوداگر بریٹن جاتا تھا راستے مین دیکھا کہ رومی
جہاز مین لوگ دیکھ رہے ہین لہذا جہاز کو صرف اسلیے کہ نہ معلوم
کرسکین کہ کہان جارہا ہے ایسا چلایا کہ زمین پر چڑھ کر تباہ ہوگیا جزیرہ
کے ایک حصہ مین برٹینس تانبا نکالا کرتے لیکن استعمال
مین بہت کم لاتے ۔ ٹین کے بدلے اُن کو سوداگر نمک اور مٹی کے
برتن اور اور بھی چیزین جو بریٹن مین نہ ملتین دیا کرتے برٹنیس
کو گانے بجانے کا بہت شوق تھا چند بھاٹ نظم مین قصے مرتب
کرکے بربط کے ساتھ گاتے بجاتے ۔

ڈروئیڈس
یعنی
مذہبی خدام

اگرچہ مثل اور کافرون کے برٹینس کسی مورت کی پرستش
نہین کرتے تھے لیکن اسقدر یقینی اُنکا اعتقاد تھا کہ سواے خداے
صادق کے جس نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے اور بھی بہت سے
دیوتا ہین اُنکا دین مذہب انجیل سے بالکل خلاف تھا پادری جو
ڈروئیڈز کہلاتے اکثر جنگلون مین رہتے لوگونکو درخت بلوط کا تقدس

تعلیم کرتے بلوط و علاوہ ازین جو درخت سر شاخہاے اشجار اُگتے
ہین اُنکی وہ پرستش کرتے ہر سال بڑا ڈرویڈ سونے کی چھری سے
اُس درخت کو کاٹتا ایسے موقع پر بہت خوشی کرتے اور بڑی حفاظت
سے اُس درخت کو بچا کر رکھتے پادری سفید سنی لبادہ پہنتے عام
لوگون سے ممتاز ہونے کے لیے بڑی بڑی ڈاڑھیان رکھتے
دہقانی بہ سبب ڈرویڈز کی زیادتی علم بہ نسبت عوام الناس
اُن کو زیادہ مانتے ڈرویڈز مریضون کے واسطے دوا ایجاد
کرتے مختلف وجوہات سے لوگون سے انعام لیتے۔ ایک روز
شروع سرما مین تمام آگ بجھوا کر مذبح کی آگ سے پھر روشن کرا دی
اور یقین دلایا کہ ایسا کرنے سے سال بھر خوش قسمت رہو گے
جس نے خواہش کے موافق نہ کیا مندرون مین نہ گھسنے دیا اور
دوستون کو منع کر دیا کہ اُسکی کسی امر مین مدد نہ کرین بعض بُری باتین
بھی لوگون کو تعلیم کرتے چند دیوتاؤن کو آدمیون کا مارا جانا پسند
ہونے کا جہال کو معتقد کرتے کبھی کبھی ایسے سنگدل ہوتے کہ کچھ لوگونکو
ایک بڑی ڈالی کے بنے ہوے پنجرے مین جسکی شکل آدمی کی سی ہوتی
بند کرتے اپنے خیال فاسد کے موافق دیوتاؤن کو خوش کرنے کیلیے
اُن سبھونکو زندہ جلا ڈالتے علاوہ ان دیوتاؤن کے آفتاب و ماہتاب

وآتش ومار کی بھی پرستش کرتے بڑے بڑے پتھرون کا گھیرا بناکے
اپنا بیت الصنم قرار دیکر اُن مین دعائین مانگتے گاہ بگاہ اُن حلقون کے
بیچ مین ایک چپٹا پتھر دو ستونون پر رکھکر ڈروئڈز انسان یا حیوان
کو قربان کرتے۔ قریب منادر ایک ٹیلہ ہوتا جسپر پادری لوگونکو وعظ
سناتے بہت سے ایسے بتکدہ ابتک جزیرے کے مختلف حصون مین قائم ہین
میدان سولسبری مین ایک جگہ اسٹون ہینج مشہور ہے جہان عمدہ ترین و افضل شوالہ ہے

حملۂ رومیان در انگلستان

۵۵ سال قبل ولادت حضرت عیسےٰ

قبل ازین ذکر کرچکا ہون کہ تاجر بریٹن مین اپنی آمدرفت کو ٹین
کی یافت کی جہت سے اخفا کرتے مگر تھوڑے ہی عرصہ مین یونانیون
اور رومیون نے بریٹن کو ڈھونڈھ نکالا آخرش ایک بڑے بہادر و
چالاک سپہ سالار جولیس سیزر نے فرانس جو اُس زمانے مین
گاؤل کہلاتا تھا فتح کرنے کے بعد سُن پایا کہ فرانس کے شمال ایک
بڑا جزیرہ واقع ہے اس امر کی تحقیق اور اُس جگہ کے حالات
سے واقف ہونے کے لیے کچھ آدمی بھیجے اُن لوگون نے لوٹکر
خبر دی کہ حقیقتاً ایک جگہ ایسی ہے جہان۔ سونا۔ چاندی۔ ٹین۔ تانبا
کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ باشندے مضبوط و چالاک ہین سپاہگری

اوراطاعت خوب کرین گے سیزر نے اُسکی فتح کا قصد کیا اور بڑے
بڑے جہازون مین سپاہ لیکر انگلش چینل سے روانہ ہوا
انگلستان کے قریب پہنچکر دیکھا کہ اسقدر مسلح لوگ قلّہاے
جبال ساحل پر مجتمع ہین کہ کسی طرح گذر نہین ہوسکتا آگے بڑھتا ہوا
اُس زمین پر پہنچا جہان اب شہر ڈیل واقع ہے جہازون کو بالکل
سمندر کے کنارے لگا دیا برٹینس نے بڑی بہادری سے رومیون
پر حملہ کیا حالانکہ صرف اُن کے پاس تیر و برچھے تھے مگر ایسا غضبناک
حملہ کیا کہ رومیون کو پیچھے ہٹا دیا۔ رومی اُنکی جمبڑی پوشاک و جسمہاے
نیلگون اور نرالی للکار پر نہایت متعجب ہوے۔ رومیون کے
دسوین رسالے کا نشان بردار پانی مین کود کر اپنے ساتھیونکو
پکار کنارے کی طرف جھپٹا۔ رومی سپاہ فن سپاہگری مین طاق اور
جنگ آزمائی مین شہرۂ آفاق تھی۔ اپنی بڑی بڑی سپرون اور عمدہ عمدہ
تلوارون کی آب و تاب دکھاتے زمین پر اُتر پڑے۔ بیچارے برٹینس کو
جانبری دشوار ہوئی بھاگنا پڑا سیزر کا برٹین مین کچھ روز رہنے کا قصد تھا
لیکن ایک طوفان ایسا آیا کہ بہت سے جہاز غرق ہوگئے باقی جہازون کے
ڈوبنے کے خوف سے گاؤل پلٹ گیا۔ دوسرے سال پھر فوج جمع کرکے
راہی برٹین ہوا ارض قریب گاؤل بالکل فتح کرلی لیکن تھوڑے

ہی عرصہ کے بعد مع اپنی فوج ظفر موج روم لوٹ گیا چند برٹنس
جن کو لڑائی مین قید کرکے غلام بنایا تھا ساتھ لیتا گیا۔

عملداری رومیان در جزیرۂ انگلستان

سنہ ۴۳ء سے سنہ ۴۳۶ء تک

برٹنس نے جولیس سیزر کے چلے جانے کے بعد سو برس تک
اپنا خود انتظام کیا اور بھی بادشاہون نے برٹن فتح کرنے کا عزم کیا
چنانچہ ایک احمق بادشاہ کیلی گولہ نامے نے گاوٗل مین فوج کثیر
جمع کرکے ساحل پر حملہ کیا جہازون مین فوج کے پار ہونے کے وقت
کچھ گھونگے اور کوڑے وغیرہ اُٹھوا کر بڑی اُلوالعزمیون کا مفخر روم
پلٹ گیا۔ بعد ازان شاہ کلاوڈیس نے برٹن فتح کرنے کا مصمم
ارادہ کیا۔ ایک بہادر سپہ سالار مع فوج کثیر بھیجا برٹنس کا سردار مسمّی بہ
کیرکٹکیس مقابل بہ جنگ ہوا۔ اس خوبی سے مصروف جدال رہا کہ
نو برس تک رومی ملک کے ایک ٹکڑے پر بھی قابض نہ ہوسکے
آخرکار ایک عورت کی تائید سے کیرکٹیکس کو گرفتار کرکے مسلسل
روم بھیجدیا کلاوڈیس کو کیرکٹکس ایسا شریف وشجاع نظر آیا کہ
خوش ہو کر اُس کے خون سے درگذرا ایک دفعہ کچھ رومی سپاہی
بوڈیشیا یعنی ملکہ ایسینی سے بُری طرح پیش آئے اور بدسلوکی

کی ملکہ نہایت آزردہ انتقام کی خواہان ہوئی رعایا کو ہتھیار بندی پر برانگیختہ کیا جن جن شہرون مین رومی رہتے آگ لگا دی لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد شکست پائی رنج ویایوسی سے زہر کھا کر جان دی۔ اب رومیون سے کوئی مزاحم کار نہ رہا رومیون نے بہت سے شہر آباد کیے جن مین سے لنڈن۔ یورک۔ باتھ۔ بھی ہین برٹینس کو فن کاشتکاری تعلیم کیا۔ انواع واقسام کے اشجار میوہ ونباتات جن سے برٹینس بالکل ماہر نہ تھے لاکر بوئے۔ کاتنا اور بُننا بھی سکھایا برٹینس نے اپنے جسمون کا رنگنا ترک کیا رومیون کی طرح کپڑے پہننے لگے۔ رومیون کے تیار کیے ہوئے گھر دیکھکر تاریک غارون اور جھوپڑون مین رہنا چھوڑا نوشت وخواند وزبان لاطینی حاصل کی۔ ایک رومی سپہ سالار نے کل ظالم وبیرحم ڈرویڈز کو قتل کر ڈالا حالانکہ رومی خود بھی بُت پرست تھے لیکن ڈرویڈز کی طرح ظالم نہ تھے رومیون کی ترغیب سے اُس زمانے کے نصرانیون کی اس کثرت سے انگلستان مین آمد وشد ہوئی کہ برٹینس بہت جلد عیسائی مذہب سے واقف ہوکر معبود حقیقی کے قائل ومائل ہوگئے۔

احوال سیکسنس

سنہ ۴۴۹ء سے سنہ ۸۲۷ء تک

تین سو برس سے زیادہ رومی انگلستان مین رہے اس اثنا مین برٹنیس نے امن وامان مین بسر کی جب خود رومیون کے ملک پر غنیم نے چڑھائی کی تو ناچار فوج بریٹن سے لیجانا پڑی اب سیکسنس اور جوٹس اور اینگلس بڑے حصہ جزیرے پر جرمنی سے آکر قابض ہوئے اینگلس کی وجہ سے جزیرہ کا نام انگلینڈ یعنے انگلستان رکھا گیا جس زمین پر قابض ہوئے اُسکے سات صوبے مسمیٰ بہ ہپٹارکی یعنے ہفت کشوری کیے۔ ہر صوبے مین ایک صوبیدار مقرر کیا ان صوبیدارون کا سردار برٹوالڈا یعنے سردار قوم برٹنیس کہلاتا سیکسنس چوبی و سنگی بت جنھین وڈن اور تھور کہتے پوجتے انگریزی مین بدھ اور جمعرات انھین کے نامون سے وڈنزڈے اور تھرسڈے کہلاتے ہین یہ لوگ عیسائی مذہب کے بڑے دشمن تھے گرجے کھدوا ڈالے اور پادریون کو شہر بدر کرا دیا حتے کہ برٹنس کی پھر وہی مغموم حالت جو رومیون کے آنے کے وقت تھی ہوئی ایک روز ایک پادری مسمیٰ بہ گریگری اتفاق سے بازار روم مین جانکلا کچھ سیاہ چشم لڑکون کو بدرجہ کمال

مختلف اللون دیکھا کیفیت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ انگلس یعنے
بت پرست انگریز ہین گریگری کو اُنکے حسن وجمال پر ایسا رحم آیا
کہ کہنے لگا اگر یہ نصارا ہوتے تو اینگلس نہین بلکہ اینجلس یعنے
فرشتے تھے گریگری پوپ مقرر ہوا اور ایک پادری اوگسٹین نامے
برٹینس سے بت پرستی چھڑوا کر معبود حقیقی کی عبادت کرانے کو
انگلستان بھیجا ۵۹۶ سنہ ع مین اوگسٹین مع چالیس۴۰ پادریون
کے کینٹ مین جا اُترا اس صوبے کے فرمانروا کا نام اتھلبرٹ
تھا چونکہ اُسکی زوجہ برتھا نصارا تھی اسلیے اتھلبرٹ نے اوگسٹین
کو اپنے سامنے وعظ کہنے کی اجازت دی اور بہت جلد اپنی کج فہمی
پر متقر ہو کر عیسائی مذہب مین بپتسما کرا ڈالا برٹینس بھی بہت جلد
اتھلبرٹ کی تقلید کر کے نصرانی ہو گئے۔

الفرڈ دی گریٹ یعنے بڑا
۸۷۱ سنہ ع سے ۹۰۱ سنہ ع تک

۸۲۷ سنہ ع تک ہپٹارکی یعنی ہفت کشوری بحال رہی
بعد ازان ایک ہی بادشاہ ساتون صوبون پر حکمران ہوا۔ پہلا
بادشاہ اگبرٹ بہادر و عقلمند تھا اولاً اُسی کے زمانے مین یہ
جزیرہ انگلستان کہلایا ہے اگبرٹ اور اُس کے بیٹے اور

پوتون کے عہد سلطنت مین خونریز و جنگجو ڈینس ساحلی قصبونکو
لوٹنے کے لیے بڑے بڑے جہازون مین آیا کرتے اگبرٹ
کا پوتا شاہ الفرڈ ۸۷۱ سنہ ع مین تخت نشین ہوکر واقف ہوا کہ
ملک کے مختلف اطراف مین بہت سے ڈینس بسے ہوئے
ہین الفرڈ شجاع و نیک و اُولوالعزم بادشاہ تھا ۸۴۹ سنہ ع
مین اسٹون ہینج واقع برک شائر مین تولد ہوا جب
بہت کمسن تھا الفرڈ کی مان نے اسکو اور اس کے بھائیون کو
ایک خوبصورت تصویرون کی کتاب انعام مقرر کرکے وعدہ
کیا کہ جو اسے پہلے پڑھ لیگا اُسی کو دونگی الفرڈ نے یہ انعام
بہت سہولت سے حاصل کیا- آغاز سلطنت کے سات سال
کے عرصہ مین الفرڈ کم سے کم تیس ۳۰ لڑائیان لڑا قریب قریب
سب مین فتحیاب ہوا اسی اثنا مین ڈینس اس کثرت سے
انگلستان مین آنے لگے کہ الفرڈ کی رعایا نا اُمید ہوکر منحرف
ہوگئی شہر بار شہرون شہرون تنہا پھرا کرتا اسی پریشانی مین
ایک اہیر کے گھر مین پناہ لی گوالے نے اپنی زوجہ کو اس کی
عظمت سے واقف نہ کیا ایک روز اہیر کی جورو نے دیکھا کہ
چولھے کے پاس بیٹھا تیر و کمان تیار کر رہا ہے فوراً روٹیان

پکانے کا حکم دیکر خود دیگر امورات خانہ داری مین مشغول ہوئی بادشاہ بیچارے کو گوالن کے چلے جانے کے بعد حکم کا کچھ دھیان نہ رہا جب اہیرن پلٹ کر آئی اور روٹیان جلی پائین تو بادشاہ کو سخت سُست کہکرا ور جھڑک کر کہا کہ نگل خوب سکتا ہے پکا نہین سکتا الفرڈ بربط نواز کے کپڑے پہنکر اس امر کے دریافت کرنے کو کہ آسانی سے کیونکر حملہ کیا جاسکتا ہے ڈینس کے خیمہ مین داخل ہوا بعدازان کچھ رعایا کو جمع کر کے ڈینس سے مقابلہ کیا اور ظفریاب ہوا اب الفرڈ نے رعایا کی بہبودگی کی طرف توجہ کی اُجڑے ہوئے شہر آباد کیے عملداری ملک کے لیے قانون مرتب کیے جابجا اسکولس کھولے مادری زبان مین انجیل کا ترجمہ کیا تیس[۳۰] برس حکمران رہا۔ ایسا نیک وعادل تھا کہ آجتک الفرڈ دی گریٹ یعنے بزرگ کہلاتا ہے۔

نظم در مدح

تھا اک الفرڈ شاہ عالی جناب	ہوا تیس رزمون مین جب فتحیاب
تو آنے لگے ڈینس وان بیشمار	لگا پھرنے تنہا شہ ذی وقار
زبس شہ کو اُس قوم سے تھا خطر	گریزان ہوا سلطنت چھوڑ کر
گوالے کے گھر مین ہوا وہ مقیم	سنو غور سے اُسکا حال سقیم

نہ تھی اُسکی زوجہ کو اصلا خبر | یہ ہے الفرڈ خسروِ دادگر
وہ کہنے لگی شہ سے سن اے عزیز | پکا روٹیاں جلد اے باتمیز
یہ کہکر گئی کرنے کچھ اپنا کام | اگیا بھول سلطان اُسکا کلام
جو آئی تو دیکھا عجب ماجرا | کمان تیر اپنا بناتا یہ تھا
وہ جھنجھلا کے بولی کہ کیون بیحیا | پکائین تو ہم اور تو کھائیگا
کرین کام ہم تو کرے زہر مار | نکل جا مرے گھر سے او نابکار
یہ بھیس اپنا بربط نوازونکا سا | بدل خیمۂ ڈینس مین گھس گیا
ہوا جبکہ آگاہ تقدیر سے | بلایا رعایا کو تدبیر سے
ہوا فوج دشمن سے پھر رزمخواہ | کرو اسکی ہمت پہ سب واہ واہ
مثل کہتے ہین لوگ یہ ٹھیک ٹھیک | خدا بھی ہے عالی ہمم کا شریک
ہوئی فتح اُسکو اُسیدم نصیب | لگے کہنے سب ہٰذا اَمرٌ عجیب
رعایا کا یہ شاہ تھا خیرخواہ | کیے اس نے آباد شہر تباہ
کھلے اسکے اسکول بھی جابجا | ہوا چرچہ پھر درس و تدریس کا
قوانین بھی اسنے جاری کیے | کیے ترجمے باب انجیل کے
رہا حکمران تخت پر تیئس سال | گریٹ اسکو کہتے ہین سب خوش مقال
مِرا بھی بر آئے یہ ہین مدعا | مِری مشکل آسان کر اے خدا
جسے چاہے تو بخشدے سروری | گدا کے رکھے سر پہ تاج شہی

بھلا کون ذلت اُسے دیویگا		جسے تو معزز کرے اے خدا
ترقی ہو اسکول کی یا آلہ		دعا ہے یہ دارا کی شام و پگاہ

احوال جانشینان شاہ الفرد

سنہ ۹۰۱ سے ۱۰۱۶ تک

بادشاہ الفرڈ کے جانشینون کو اُن عمدہ عمدہ قوانین اور ضوابط سے جو الفرڈ نے مرتب کیے تھے بڑی تائید پہونچی الفرڈ کا بیٹا اڈورڈ نیک و بہادر بادشاہ تھا۔ حالانکہ ڈینس اکثر اُس کے زمانے مین انگلستان پر حملہ کرتے رہے مگر کبھی غالب نہ آسکے اڈورڈ کے بیٹے اتھلسٹین نے نہایت عمدہ قواعد منضبط کیے ملک کی بچت اور تجارت کے لیے جہازون کی بڑی احتیاج معلوم ہوئی چنانچہ حکم عام یون دیا کہ جو شخص ایک جہاز بنائے یا تین بحری سفر کرے خطاب تھین یعنے شریف پائے اڈمنڈ۔ اتھلسٹین کا بھائی جانشین ہوا چھ برس حکمرانی کر کے اپنے ہی گھر مین ایک قزاق کے ہاتھ سے کشتہ ہوا۔ اُسکا بھائی اڈورڈ تخت پر بیٹھا چونکہ خود بہت ناتوان تھا اسلیے ایک نہایت مغرور پادری ڈنسٹن کو منتظم

سلطنت کیا اڈورڈ نے ۹۵۵ء مین قضا کی اور اپنے بھتیجے
اڈوی کو جس کا صرف سترہ برس کا سن تھا جانشین چھوڑ
گیا اڈوی نہایت حسین تھا اور اپنی خالہ زاد بہن الجیوا سے
بہت محبت کرتا اُسی سے شادی کی ڈنسٹین اور اُس زمانے
کے پادری اس شادی سے نہایت ناراض ہوئے
کیونکہ دونون کا رشتہ بہت قریب کا تھا اڈوی کی تاجپوشی
مین بڑی ضیافت کی گئی بہت سے شرفا سرشار و متوالے
ہوئے اڈوی اس صحبت کو ناپسند کرکے اپنی جوان بی بی
پاس چلا گیا جب یہ دونون باہر کمرے مین جا بیٹھے
ڈنسٹین بھی وہان پہونچا اور الجیوا کو بہت سخت سست کہکر
اڈوی کو جہان جام شراب چل رہا تھا گھسیٹ لایا بعد
ازان بیچاری الجیوا سے بہت بدسلوکی کی گرم لوہے سے
اُسکا خوبصورت و نازک چہرہ داغا اور شہر بدر کردیا لوگونکو ترغیب
دیکر بغاوت کرائی اڈوی کو معزول کردیا اُس کے چھوٹے
بھائی ایڈگر کو تخت پر بٹھایا ایڈگر کے زمانے مین انگلستان
مین بھیڑیے بہت کثرت سے تھے ایڈگر نے اپنی رعایا کو
محصول وصول نہ کرنے کے عوض ان خوفناک و بے رحم

جانورون کے سرلانے پر مجبور ونا چار کیا تین ہی برس کے
قبل ایک بھیڑیے کا بھی نشان روے زمین پر نہ رہا ایڈگر
نے اپنی پہلی بی بی کے قضا کرنے کے بعد ایک شخص شریف
اتھلولڈ نامے کو قتل کرا کے اُس کی بیوہ الفریڈا سے شادی
کی ایڈگر نے ۹۷۵ء مین انتقال کیا اُس کا بڑا بیٹا اڈورڈ
جو پہلی زوجہ کی طرف سے تھا تخت نشین ہوا۔اس کی سوتیلی
مان الفریڈا اپنے لڑکے اتھلرڈ کا بادشاہ ہونا چاہتی تھی اسلیے
اس سے بہت جلنے لگی۔ایک روز اڈورڈ شکار کھیلنے گیا جس
قلعہ مین الفریڈا اور اُسکا چھوٹا بھائی رہتا تھا جا نکلا چونکہ بہت
تھکا ہوا تھا الفریڈا سے شراب مانگی الفریڈا نے خود اُسے
شراب دی جب کہ یہ شراب پی رہا تھا الفریڈا کے حکم سے
ایک نوکر نے آہستہ آہستہ پیچھے آکر چھری ماری اڈورڈ برابر
شہید کہلایا اب اتھیلرڈ بادشاہ ہوا لیکن کمبخت الفریڈا پر برابر
لوگون کی نفرین رہی الفریڈا نے اپنی زندگی بڑی مصیبت مین
بسر کی اتھیلرڈ چونکہ کمزور ونا توان تھا اسلیے انرڈی یعنی ناتیار
وسست کہلاتا بہ سبب بزدلی وسستی کے ڈینس سے برملا
نہین لڑسکتا حفظ جان ومال کے لیے برابر اُنھین زر کثیر دیا کرتا

لیکن ڈینس جسقدر زیادہ روپیہ پاتے اُسی قدر زیادہ تنگ
کرتے۔اس زمانے مین بھی بہت سے ڈینس انگلستان
مین رہتے تھے لیکن بہ سبب غرور و تکبر کے لوگ اُن سے نفرت
کرتے اتھیلرڈ نے موقع پاکر تمام ڈینس کے قتل کا حکم دیا۔
جو لوگ قتل کیے گئے اُن مین سے ڈنمارک کے بادشاہ
سوئین کی ایک بہن بھی تھی۔سوئین کو بڑا غصہ آیا بہت سی
فوج لیکر سلیسنس سے انگلستان جاکر نو برس تک لڑا۔
اتھیلرڈ کو بھگا دیا لیکن تخت پر بیٹھنے کے قبل وفات پائی۔
اتھیلرڈ پھر آکر بادشاہ ہوا سلطنت پر اُسی طرح قابض و متصرف
ہوا ۱۰۱۶ء مین اتھیلرڈ نے قضا کی پہلی زوجہ کی طرف کا
لڑکا ایڈمنڈ تخت نشین ہوا ایڈمنڈ بڑا زورآور تھا اور
آیرن سائڈس یعنی آہنی پھل کہلاتا لوگ خیال کرتے تھے
کہ ایڈمنڈ اچھی طرح عملداری کریگا اور ڈینس کو انگلستان
سے نکال دیگا ایڈمنڈ کے بہنوئی اڈریک نے اپنے سالے
کو قتل کر ڈالا ایڈمنڈ نے کل سات مہینے آٹھ دن سلطنت کی
۲۳۔اپریل کو تخت نشین ہوا۔۳۰۔نومبر کو قتل کیا گیا۔الگتھیہ
سے شادی کی تھی اور دو لڑکے ایڈمنڈ اور اڈورڈ ہوئے

تھے۔اب چونکہ ڈینس سے کوئی مقابلہ کرنے والا نہ رہا اسلیے سوئین کا بیٹا کینوٹ خسرو انگلستان ہوا۔

سلاطین قوم ڈینس

سنہ ۱۰۱۶ء سے سنہ ۱۰۴۲ء تک

سب کے پہلے کینوٹ نے سیکسن شہزادون کو انگلستان سے نکالا کچھ نورمنڈی بھیجدیے اور کچھ ہنگیری۔کینوٹ منصف مزاج و عقلمند بادشاہ تھا مثل ڈینس کے وڈن اور تھور کو پوجتا لیکن اب عیسائی مذہب اختیار کیا ڈینس اور سیکسنس کے ساتھ یکسان برتاؤ رکھتا الفرڈ کے بہت سے بنائے ہوئے قانون لڑائیون کے سبب سے موقوف ہو گئے تھے کینوٹ نے پھر جاری کیے۔گرجے بنوائے اسکول بحال کیے اور لوگون کو علم کی ترغیب دلائی علاوہ انگلستان کے نوروے اور ڈنمارک کا بھی بادشاہ تھا اور اپنے وقت کے سلاطین مین بڑی تقویت رکھتا مصاحبون نے اُسکو بہت بھڑکانا اور بہکانا چاہا۔کہا کہ آپ خسرو خشک و تر ہین بحر و بر دونون آپ کی اطاعت کرین گے کینوٹ نے ان لوگون پر

روشن کرنے کے لیے کہ یہ محض خوشامد بیجا ہے اپنے تخت
کو سوتھ ہمپٹن مین سمندر کے کنارے رکھوایا اور تخت
پر بیٹھ کر کہا کہ او سمندر اب مین حکم کرتا ہون کہ تیری موج سے
میرے پیر نہ بھیگنے پائین - موجین لہرائی اُس کے نزدیک آئین
اور پیرون کو تر کر گئین کینوٹ نے اپنے خوشامدی
مصاحبون کی طرف مخاطب ہو کر کہا یہ خوب یاد رکھنا کہ یہ محض
پروردگار عالم کی وحدانیت ہے کہ تمام ارض و سما پر قادر مطلق
ہے اور فقط یہ اُسی کی قدرت کاملہ ہے جو کل وجزو آب پر
یون حکمرانی کرسکتی ہے کہ اتنی دور جا اور یہان پر رک - مروی
ہے کہ اس نے تمام عمر پھر کبھی تاج نہین پہنا بلکہ گرجے مین لٹکا دیا
۱۹ برس سلطنت کر کے ۱۰۳۵ء مین رحلت کی اس کے زمانے
مین برابر صلح رہی اور اس کے دونون لڑکے ہیرلڈ ہرفورٹ
اور ہارڈی کینوٹ گدی نشین ہوئے - ملک کے دو حصے
کیے گئے ہیرلڈ نے ۱۰۳۹ء مین قضا کی سیکسن شہزادہ الفرڈ
اس کا مہمان دربار تھا الفرڈ کا قتل ہونا ہیرلڈ کی بڑی بدنامی
کا باعث ہوا - مذکور ہے کہ ایک شریف کی شادی مین ہارڈی
کینوٹ مدعو کیا گیا تھا - اس جلسے مین اس نے اس کثرت سے

شراب پی کے ۱۰۴۲ء مین موجب ہلاکت ہوئی سیکسنس نے ڈینس کی عملداری سے عاجز آکر اپنے پیارے الفرڈ کی نسل کے اڈورڈ کو اپنا بادشاہ گردانا۔

اڈورڈ دی کونفیسر یعنی قائل عرف ہیرلڈ

۱۰۴۲ء سے ۱۰۶۶ء تک

مرقوم ہے کہ اڈورڈ تخت انگلستان قبول نہین کرتا نہایت سلیم الطبیعت و حلیم الفطرت خاقان تھا نورمنڈی مین جہان پرورش پائی رہنا پسند کرتا اپنے بھائی الفرڈ کے ارل گوڈون کی سازش سے قتل کیے جانے کی افواہ عام کے سبب سے دولتمند و زبردست گوڈون سے خائف رہتا گوڈون نے اقرار باللسان کیا کہ مجھسے جہانتک ہوسکے گا آپ کی تائید کرونگا۔ اس نوجوان بادشاہ نے گوڈون کی بیٹی ایڈتھ سے شادی کی اڈورڈ بڑا دیندار بادشاہ تھا اکثر اوقات صوم و صلوٰۃ مین کاٹتا گرجے تعمیر کرانے کا بڑا شوق رکھتا۔ اسی کے زمانے مین وسٹ منسٹر ایبی کی بڑی عمارت کی تعمیر شروع ہوئی موت کے بعد اڈورڈ دی کونفیسر یعنی

قائل کہلانے لگا اڈورڈ کو رعایا بہت پیار کرتی جو ٹیکس اتھیلریڈ
نے ڈینس کے حملون سے بچنے کے لیے رعایا پر جاری
کیا تھا اڈورڈ نے معاف کیا اس محصول کو ڈینجلٹ کہتے
تھے صرف اپنے اگلے نورمنڈی کے دوستون کو زیادہ
پسند کرنے کی جہت سے رعایا کچھ ناخوش تھی تخت پر
جلوس کرتے ہی کئی شرفا کو نورمنڈی سے بلوا کر بڑے
بڑے ملکی انتظام کے عہدون پر قابض و متصرف کیا ولیم
ڈیوک او نورمنڈی بھی اُن شرفا کے ساتھ اڈورڈ
کی ملاقات کو آیا اڈورڈ نے ولیم کو فرانس پلٹتے وقت
اپنا وارث قرار دینے کا اقرار کیا۔ ایک روز ارل گوڈون
بادشاہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ بادشاہ کے بھائی الفرڈ کے
قتل کا کچھ ذکر نکلا گوڈون نے ایک روٹی کا ٹکڑا لیکر کہا کہ
اگر آپ کے بھائی کے قتل مین میری کچھ بھی سازش ہو تو یہ
ٹکڑا روٹی کا میرے حق مین زہر ہو جائے۔ یہ الفاظ پورے
طور سے ادا ابھی نہین ہوئے تھے کہ پیچھے گر پڑا اور فوراً مر گیا
ہیرلڈ بن گوڈون اپنے باپ کی جائداد پر قابض و متصرف
ہوا لیکن قناعت نہ کی اور بادشاہ ہونا چاہا اڈورڈ کا تو کوئی ولد

نہ تھا لیکن ایڈ گرا تھیلنگ تخت کا مستحق تھا کیونکہ اڈمنڈ
آیر نسائڈ سس کا پوتا تھا ایک تو یہ وجہ تھی کہ ہیرلڈ بن
گوڈون تخت کا مستحق نہین تھا دوسرے یہ کہ ولیم ڈیوک
او نورمنڈی کا جب درباری مہمان تھا تو قسم کھائی
تھی کہ اڈورڈ کے بعد مین آپ کی یعنے ولیم کی شاہی حاصل
کرنے مین تائید کرونگا - ۸ - جنوری ۱۰۶۶ء کو اڈورڈ نے
قضا کی دوسرے ہی دن ہیرلڈ اپنی قسم کی پروانہ کرکے
تخت نشین ہوا اشرفا مانع نہ ہوئے کیونکہ ایڈ گرا تھیلنگ
نہایت کمسن تھا اور پردیسی ڈیوک یعنی ایڈگرا تھیلنگ
پر جس نے نورمنڈی مین پرورش پائی تھی ہیرلڈ کو
جس کی انگلستان کی پیدایش تھی ترجیح دیتے علاوہ اس
کے ہیرلڈ جری بھی تھا لوگ اُس سے محبت کرتے - ولیم
ہیرلڈ کے تخت نشین ہونے سے نہایت آزردہ ہوا فورًا
بہت سی فوج جمع کرکے انگلستان پر چڑھائی کی ہیرلڈ
نے سمندر کے کنارے ہیسٹنگس مین مقابلہ کیا ۱۴ - اکتوبر
۱۰۶۶ء کو دن بھر لڑائی رہی آخر کار ہیرلڈ کے دماغ
مین ایک تیر پیوست ہوا - چونکہ اُس کے بھائی مع بہت شرفا

ے کے مارے جا چکے تھے انگریزون کی فوج پسپا ہوگئی بڑی
خون ریزی ہوئی پندرہ ہزار نورمن مارے گئے اور
انگریزون کا نقصان اس سے بھی زیادہ ہوا۔اس لڑائی کو
بیٹل آو سنلیک یعنی نبرد سنلیک بھی کہتے ہین۔

ولیم دی فرسٹ یعنی اول موسوم کونکر یعنی مظفر
سنہ ۱۰۶۶ء سے سنہ ۱۰۸۷ء تک

جب ولیم کو معلوم ہوا کہ آج مین نے بڑی ظفر پائی اور ہیرلڈ
مارا گیا اُس جگہ ایک خانقاہ رونق دار بنانے کی منت مانی اور
بیٹل ایبی یعنی جنگی خانقاہ بنوائی میدان کارزار سے بہت سے
شہرون اور گانوُن کو راستے مین جلاتا اور برباد و تاراج کرتا ہوا
آہستہ آہستہ لنڈن چلا۔لنڈن پہونچنے کے قبل کچھ شرفا و پادری
ملاقات کرنے کو آئے اور وعدہ کیا کہ ہم آپ کی اطاعت کرینگے
اور آپ کو اپنا بادشاہ گردانتے ہین ولیم ویسٹ منسٹر ایبی
مین کرسمس کے دن سنہ ۱۰۶۶ء مین تخت نشین ہوا تاجپوشی
کے وقت بڑی غلطی وقوع مین آئی ایبی کے گرد لوگون کا بڑا مجمع
تھا ان لوگون سے جب دریافت کیا گیا کہ تمھین ولیم کا سلطنت کرنا

منظور ہے اُنھون نے بہت چلا کے جواب دیا نورمن سپاہی
اس چیخ کو حملہ کرنے کا اشارہ سمجھ تلوارین کھینچکر لوگون پر جا پڑے
بہت لوگون کو قتل کر ڈالا سیکسنس شرفا نے دیکھا کہ اس
اطاعت سے کوئی فائدہ نہین ہوا اسلیے نورمنس کو ملک سے
نکال دینا چاہا لیکن نورمنس کی سلطنت پائدار ہو چکی تھی ولیم
نے ان کی جائداد چھین کر اپنے سپاہیون کو عطا کین
سپاہیون نے لوگون پر بہت ظلم و تشدد کیا اور اُنھین سیکسن
ہو گز یعنی سیکسنی سور کہا کرتے۔ بہت سے بڑے بڑے شہر برباد
و تاراج کر ڈالے یورک شائر کا بڑا ٹکڑہ ویران کر ڈالا۔
نقل ہے کہ ولیم کے زمانے مین ایک لاکھ آدمی سے زیادہ
تلوار و مرض و فاقہ سے ہلاک ہوئے۔ نورمنون نے بہت
سے ایسے قانون بنائے جن سے سیکسنس کو نہایت ایذا پہونچتی
آٹھ بجے شب کو ایک گھنٹہ جسے کرفو کہتے ہین بجایا جاتا اُسکی
آواز سُنتے ہی ہر خاص و عام کو اپنے گھر کی آگ اور روشنی
بجھا دینا پڑتی نورمن برابر سیکسنس کی زبان نسیاًمنسیا اور
فرانسیسی زبان جو خود بولتے تھے جاری کرنے کے کوشان
رہے رفتہ رفتہ سیکسنس نے فرانسیسی زبان سیکھ لی اور

نورمنون نے زبان سیکسنس۔ پس کچھ عرصہ مین یہ انگریزی
زبان جسے انگریز اب لکھتے پڑھتے ہین اختراع ہوئی شکار کے
بارے مین جو نورمنون نے قانون بنائے بہت سخت تھے
سیکسنس جہان چاہتے شکار کرتے لیکن اب بنا بران قواعد
کے اگر کوئی جنگلی جانور مارتا تو نہایت سخت سزا پاتا ولیم خود شکار
کا بڑا شوقین تھا اپنی شکارگاہ تیس کوس وسیع بڑے حصہ
ہمپ شائر مین بنوائی اس زمین پر جو لوگ بسے تھے وہ
ہنکا دیے گئے گانؤن ویران کرڈالے گرجے کھود ڈالے گئے
ولیم کا شکارگاہ نیو فورسیٹ یعنی نیا جنگل کہلاتا ہے ولیم
کے بڑے بیٹے روبرٹ نے بہت دق کیا ایک روز
روبرٹ کے چھوٹے بھائی ولیم اور ہنری نے ولیم کے
ساتھ کچھ فریب کیا ولیم۔ روبرٹ ہی پر خفا ہوا روبرٹ
نہایت آزردہ ہوا اور فرانس کے بادشاہ پاس سوار ہو
جا پہنچا۔ بادشاہ کی تائید سے روبرٹ نے باپ کا مقابلہ کیا
اُس زمانے مین سپاہیون کا زرہ اور خود پہننے سے جسم
ایسا چھپ جاتا تھا کہ شناخت غیر ممکن تھی اثنائے کارزار
مین اتفاق سے باپ اور بیٹے مین مقابلہ ہوا بادشاہ نے

کچھ زخمی ہو کر تائید چاہی روبرٹ فوراً باپ کی آواز پہچانکر اسقدر ہراسان ہوا کہ گھوڑے سے اُتر کر گھٹنون کے بھل کھڑے ہو کر معافی چاہی ولیم نے بات نہ کی اور اپنا گھوڑا دوڑا لیگیا ۱۰۸۶ء مین اجل آئی - فرانس کے ایک چھوٹے شہر مین اس کے سپاہیون نے آگ لگادی اتفاقاً اُس شہر سے ولیم کا گذر ہوا - گھوڑے کا ایک مشتعل لکڑی پر پیر پڑا رہوار ایسا بھڑکا کہ ولیم نہایت مجروح ہوا ایبی او سینٹ جرد اس مین سکونت اختیار کی - زمانۂ علالت مین سکسینس پر بڑا ظلم کرنے کا قائل ہو کر اظہار رنج کیا نورمنڈی بڑے بیٹے روبرٹ کو انگلستان منجھلے لڑکے ولیم کو زر کثیر چھوٹے فرزند ہنری کو دیا - ولیم اکسٹھ برس کی عمر مین مرا اور کین واقع نورمنڈی مین ایک نہایت خوشنما گرجے مین مدفون ہے -

ولیم دی سکنڈ یعنی دوم موسوم بہ روفس یعنی احمر

۱۰۸۷ء سے ۱۱۰۰ء تک

ولیم ثانی اپنے بالون کی جہت سے روفس یعنی سرخ کہلاتا باپ کے مرتے ہی انگلستان مین بادشاہ ہونے کو

پہنچا روبرٹ نے نورمنڈی پر قبضہ کیا اور ہنری نے ایک
نہایت مضبوط قلعہ سینٹ مائکل خریدا۔اس کے دونون بھائی
ولیم اور روبرٹ نے قلعہ سے نکال دینے کا قصد کیا دونون
نے قلعہ کو گھیر لیا ہنری اور اُس کی فوج تشنگی سے قریب
بہ ہلاکت پہنچی روبرٹ نے اسکو شراب بھیجی اور فوج کو پانی
پہنچایا ولیم۔روبرٹ سے نہایت آزردہ ہوا لیکن روبرٹ
نے جواب دیا کہ کیا مین ہنری کو تشنگی سے ہلاک ہو جانے
دیتا اگر وہ مرجاتا تو مجھے دوسرا بھائی کہان میسر آتا آخرش
ہنری قلعہ سے بھاگ بچا نورمن شرفا جن کی دونون جگہ
یعنی نورمنڈی اور انگلستان مین جائداد تھی کونکر یعنی
مظفر کی حکومت کی اس تقسیم سے خوش نہ تھے اور روبرٹ
کی جسے ولیم سے زیادہ پسند کرتے دونون پر حکمرانی کرنے
کے خواہان تھے اس وجہ سے ولیم کے مقابلہ مین مسلح ہوئے
ولیم نے اپنی انگریزی رعایا سے تائید چاہی اور اُن کی بہتری
کے لیے بہت سے وعدے کیے اس مدد سے باغیون کو مغلوب
کیا لیکن جب اپنا مطلب نکل گیا تو وعدون کو فراموش کرکے
برابر رعایا پر ظلم کرتا رہا اس زمانے مین بہت سے یورپ کے

عیسائی بادشاہ بیت المقدس مین ترکون کی حجاج کے ساتھ بدسلوکی
سے ناراض تھے لہذا ترکون سے بیت المقدس چھین لینے کا
قصد کیا لڑائی ہوئی اس لڑائی کو کروزید یعنی برزالملک المقدس
کہتے ہین اس مین روبرٹ بھی شریک تھا لیکن چونکہ اسکے
پاس خاطرخواہ روپیہ نہ تھا اسلیے اپنے بھائی ولیم کے ہاتھ
۵ برس کے لیے نورمنڈی بیچ ڈالی۔ ایک دن ولیم اپنے
مصاحبون کے ساتھ نیوفوریسٹ مین رہوار تیز رفتار پر
شکار کھیلنے گیا بادشاہ مع ایک مصاحب والٹر ٹیریل نامے
کے سب سے جدا ہوگیا ٹیریل نے بارہ سنگے کو ایک تیر مارا
اتفاقاً یہ تیر جاکر بادشاہ کے لگا ولیم وہین مرگیا ٹیریل سمندر
کے کنارے بھاگا اور وہان سے بیت المقدس چلا گیا یہ واقعہ
۲۔ اگست ۱۱۰۰ء کو ہوا بادشاہ کی میت ایک زغال ساز کو ملی
اپنی گاڑی مین ویسٹ منسٹر جہان ولیم دفن ہے لیگیا۔

ہنری دی فرسٹ یعنی اول موسوم بیوکلرک یعنی بانکا منشی

سنہ ۱۱۰۰ء سے ۱۱۳۵ء تک

ہنری بھی نیوفوریسٹ کی جماعت شکار مین تھا جو ہین بھائی کی

سوت کا حال سُنا فوری عنان عزیمت جانب انگلستان
معطوف کی روبرٹ بیت المقدس مین تھا اس لیے
ہنری کو اپنے بھائی کے دعوے حقیقی کے بطلان کا پورا
موقع ملا اور خود بادشاہ بن بیٹھا ہنری نہایت حسین وگران
ڈیل شہزادہ علم کا بہت شائق تھا لوگون کو ترغیب علم دلاتا
رعایا نے خطاب بیوکلرک یعنی عمدہ عالم دیا اپنے زمانۂ حکومت
مین برابر رعایا کو خوش کرنے کا کوشان رہا کرفو جسکو ولیم دی
فرسٹ یعنی اول موسوم دی کونکرر یعنی مظفر نے جاری
کیا تھا اور جس کی جہت سے رعایا کو بڑی تکلیف ہوتی موقوف
کیا۔ رعایا سے پرانے سیکسنی قوانین کے موافق سلطنت
کرنے کا وعدہ مستحکم کیا چونکہ پیدائش انگلستان کی تھی رعایا
نہایت الفت کرتی شاہ الفرڈ کے خاندان مین شادی کرنے
سے رعایا اور بھی خوش ہوئی ہنری کی زوجہ مستلح کا نام ماوڈ
تھا ملکہ اسکوٹلینڈ کے بادشاہ میلکم کی بیٹی تھی اور نبیرۂ شاہ
ایڈمنڈ ایرنسائڈس یعنی اڈگر اتھیلنگ کی بھانجی ماوڈ
کو ایڈیتھ اور میٹلڈا بھی کہتے ہین ماوڈ بڑی دیندار وشایستہ
تھی سیکسنس اس سے بہت محبت کرتے اور دی گوڈ کوئین ماوڈ

یعنی اچھی ملکہ ماوڈ کا خطاب دیا روبرٹ نے بیت المقدس
سے اپنے نورمنی ملک یعنی نورمنڈی مین پلٹ آکر انگلستان
کے تخت پر دعوے قائم کرنے کا قصد کیا۔ بہت سی فوج جمع
کرکے پورٹسموتھ مین جا اترا ہنری مقابلہ کرنے کو آیا لیکن
لڑائی نہین ہوئی کیونکہ فریبی ہنری۔ روبرٹ کو کونٹینٹ
یعنی نورمنڈی پھیر دینے کی شرط پر انگریزی تاج کے دعوے
سے دست بردار ہونے کی ترغیب دلانے مین کامیاب ہوا
ہنری نے چند سال کے بعد اپنے بھائی سے نورمنڈی
چھین لینے کا منصوبہ گانٹھا جہانتک ہوسکا نورمن شرفا کو
اپنے تئین بادشاہ قبول کرانے کی رغبت دلائی۔ روبرٹ
کی رعایا اس لالچ مین آگئی جب ہنری۔ نورمنڈی مین فوج
لیکر آیا بہت سے شرفا نے شرکت کی لڑائی ہوئی۔ روبرٹ
ہار کر کارڈف کیسل یعنی قلعۂ کارڈف مین مقید کیا گیا
جب روبرٹ نے بھاگنے کی کوشش کی تو سنگدلی سے آنکھین
نکلوالین ۲۸ برس قید خانہ مین رہا ملکہ ماوڈ کی طرف سے ہنری
کی دو اولاد ہوئین۔ شہزادہ ولیم اور شہزادی میٹلڈا جو ماوڈ
بھی کہلاتی ہے۔ ہنری۔ ولیم سے بہت محبت کرتا اور اپنا

وارث سمجھکر نظر رکھتا ولیم بھی اپنے باپ کے ساتھ نورمنڈی
گیا تھا ہنگام مراجعت بسبب اژدہام خلقت ولیم اپنے باپ
کے جہاز مین نہین آیا کمسن شہزادہ اور اُس کے ارباب معیت
ایک جہاز ہوائٹ شپ نامے مین سوار ہوئے حماقت
سے ملاحون کو اسقدر شراب پلادی کہ اُن مین آدمیت
باقی نہ رہی اور اپنے کام کو بطور احسن واولویت انجام نہ دیسکے
جہاز ایک پہاڑ پر چڑھ کر ورطۂ ہلاکت مین مبتلا ہوکر غرقاب
ہونے لگا کپتان نے فوراً شہزادہ اور اُس کے اصحاب
رفاقت کو ایک کشتی مین سوار کر دیا چند ساعت مین محفوظ
ہوجاتے۔ لیکن شہزادہ اپنی بہن کونٹس اد پرچ کی جہازمین
الحاح وزاری سُنکر بچانے کو پلٹا جوہین کشتی جہاز کے کنارے
پہنچی اسقدر لوگ اُس مین کودے کہ سفینہ اولٹ گیا سب کے
سب بحر فلاکت مین غرق ہوئے تین سو آدمی جہاز پر سوار ہوئے
تھے اُن مین سے صرف ایک آدمی اس اندوہناک فسانہ و
حکایت کے بیان کرنے کو بچا جب ہوائٹ شپ کے تباہ
ہونے کی خبر انگلستان پہنچی کسی شریف کو بادشاہ سے اس
مصیبت زدہ خبر کے عرض کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ تین دن کے

بعد ایک چھوٹے لڑکے کو بادشاہ کی حضوری مین بھیجا جس نے
گھٹنون کے بھل کھڑے ہو کر سسکیان لے لے کر اور آنسو بہا بہا
کر جہاز کے تباہ ہونے اور ولیم کے ڈوبنے کا واقعہ جانکاہ
بیان کیا بادشاہ یہ خبر سُنکر بیہوش ہوا - اور منقول ہے کہ عمر بھر
کبھی نہین مسکرایا ملکہ ماوڈ شہزادہ ولیم کی صغرسنی ہی مین
مر چکی تھی اور اب چونکہ ولیم بھی ڈوب گیا ہنری کی توجہ
ماوڈ ہی پر موقوف رہی اب ہنری کی خواہش ہوئی کہ ماوڈ
میرے بعد انگلستان کی ملکہ ہو اسلیے شرفا کو جمع کر کے ماوڈ
کو اپنی ملکہ قبول کرنے کا وعدہ لیا ماوڈ نے جیوفری آوانجو
سے شادی کی کئی اولاد ہوئین بڑے بیٹے کا نام نانا کے نام پر
ہنری رکھا - ہنری نے بسبب مچھلی کھانے کے اپنی عمر کے
اڑسٹھوین برس نورمنڈی مین ۱۱۳۵ء مین قضا کی -

اسٹیفن

سنہ ۱۱۳۵ء سے سنہ ۱۱۵۴ء تک

حالانکہ ہنری دلگیر اپنے نزدیک اپنی بیٹی ماوڈ کے لیے تخت
انگلستان محفوظ کر گیا تھا لیکن بیچارے کی خواہش کا تب تقدیر

نے نہ پوری کی۔ اسٹیفن۔ ہنری کا پیارا بھانجا اور ولیم
دی کونکرر کا نواسا نہایت حسین و حوصلہ مند نوجوان تھا جب
سے اُس کا ماموں زاد بھائی ولیم۔ ہوائٹ شپ کی تباہی
سے ساحل فنا مین غرق ہوا جب ہی سے انگلستان کی تخت
نشینی کی تدبیر کرتا برخلاف ماموں سے اپنے دعدون اور ماموں زاد
بہن ماوڈ کے دعوے کے جون ہی ہنری مرا اسٹیفن نے
شرفا کو اپنی بادشاہت قبول کرانے پر آمادہ و مستعد کیا۔ جنگی
شرفا پر تزویر عورت کی حکومت کو بالکل ناپسند کرتے۔ اسٹیفن
نے بہت سے عمدہ عمدہ قواعد تحریر کیے۔ محصول رعایا تخفیف
کیا اور بھی اُن کی بہبودگی کی توفیر کرتا۔ لیکن مغرور شرفا کی
وجہ سے نہ کر سکا یہ شریر مضبوط قلعہ بنوایا کرتے اور اپنے گرد
و نواح کے لوگوں کو لوٹتے جب اسٹیفن نے دست اندازی
کی ان لوگون نے بادشاہ کو تہدید کر کے ماوڈ کو جو اُس وقت انجو
مین رہتی انگلستان کی ملکہ بنانے کو بلایا ماوڈ اپنے سوتیلے
بھائی روبرٹ ارل او گلوسٹر کے ساتھ خوشی سے آئی
نہایت غمگین لڑائی شروع ہوئی کچھ شرفا نے ماوڈ کی مدد
کی بعض نے اسٹیفن کا ساتھ دیا اکثر ایک ہی خاندان کے

لوگ ایک دوسرے کے مقابلے مین دست بہ قبضۂ شمشیر
نظر آئے چودہ برس تک یہ مغموم حالت رہی جس نے ملک مین
بڑی ویرانی پیدا کی ایک مرتبہ اسٹیفن گرفتار ہو کر برسٹل
کیسل یعنی قلعۂ برسٹل مین قید کیا گیا۔ بہت جلد اس واقعہ
کے بعد ارل اوگلوسٹر کو بھی اسٹیفن کی جماعت نے گرفتار
کیا۔ پس اس جہت سے دونون قیدی پھیرے گئے ماوڈ کو بھی
کبھی کبھی بڑا خطرہ دامنگیر رہتا برناؤ بیر کی نظرون سے اوجھل
ہونے مین ملکہ ماوڈ نے بڑی چالاکی ظاہر کی ایک مرتبہ اپنے
تئین ایک تابوت مین دشمنون سے مثل نالۂ شبگیر پوشیدہ کر کے
ڈیویزس سے گلوسٹر بھیجدیا۔ ایک دفعہ موسم سرما مین اوکس
فورڈ مین محصور کی گئی درانحالیکہ زمین پر برف جمی ہوئی تھی اسٹیفن
کے خیمہ سے تین وفادار سفید پوش بہادرون کے ساتھ اس
خوبی سے گذر گئی کہ کوئی نہ دیکھ سکا ماوڈ کے بیٹے ہنری کا ۱۸
برس کا سن ہوا ہنری نے بہت سی فوج جمع کر کے اسٹیفن
پر چڑھائی کی لیکن چونکہ پیشتر ہی خونریزی بہت ہو چکی تھی اسلیے
چند زبردست شرفا نے لڑائی ہونے کے قبل اسٹیفن کے
زندگی بھر سلطنت کرنے اور ہنری کے جانشین ہونے کی

تجویز کی دونون نے منظور کیا ہنری کو بہت انتظار نہین کرنا پڑا
کیونکہ اسٹیفن اُس کے دوسرے ہی برس ۱۱۵۴ء مین گذر گیا۔

ہنری دی سیکنڈ یعنی دوم ملقب بہ پلینٹا جینٹ یعنی طرّہ باز

۱۱۵۴ء سے ۱۱۸۹ء تک

ہنری ثانی پہلا انگریزی بادشاہ ہے کہ پلینٹا جنیٹ کہلایا
اسکا باپ جیوفری پرون کے عوض لمبے پھولون کا گچھا اپنے
خود مین لگایا کرتا اس لیے پلینٹا جنیٹ یعنی طرّہ باز کہلانے
لگا۔ ہنری نے اس کو خطاب خاندانی قرار دے کر اختیار
کرلیا ہنری کو تخت نشینی کے بعد یورپ مین نہایت تقویت
حاصل ہوئی علاوہ انگلستان اور نورمنڈی پر قابض
ہونے کے اپنے آبائی ملک انجو کا بھی وارث تھا الینورا و
[illegible] ئن سے شادی کر کے بڑے بڑے فرانس کے صوبے
حاصل کیے ہنری نے کئی نہایت عام پسند کامون سے
ساتھ حکمرانی شروع کی پردیسی سپاہیون کو جنھین ماوڈ و
اسٹیفن۔ انگلستان مین لائے تھے اپنے اپنے وطن
بھیجدیا شرفا کے چند مضبوط قلعون کو کھود ڈالا۔ پھر پادریون کے

حقوق محدود کرنے کی کوشش کی۔اس امر کی تعمیل مین ہنری کو نہایت دقت پڑی اس زمانے مین پوپ کی قوت بہت بڑی تھی بادشاہون اور شہزادون سے نہایت ذلیل کام لیتا مثلاً جب ہنری ثانی اور بادشاہ فرانس سے فرانس مین ایک قلعہ کے پھاٹک پر پوپ سے ملاقات ہوئی بادشاہ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑے اور پوپ کے گھوڑے کی لگام پکڑکر اُسے نیچے اُتارا انگلستان کے پادریون نے عام قوانین کی اطاعت نامنظور کی ہنری نے مجبور کرنا چاہا چنانچہ بسبب اسی مدعا کے اپنے دوست ٹومس اے بکٹ کو کنٹربری کا آرک بشپ مقرر کیا اس مشہور شخص کے والدین کے بارہ مین ایک عجیب وغریب درایت ہے بیت المقدس کی پہلی جنگ مین اسکا باپ جلبرٹ بھی لڑا تھا ایک ترکی زمیندار نے جلبرٹ کو قید کرلیا لیکن ترک کی دختر ناگنی زلف کی تائید سے بھاگ بچا۔زن مشرقی نے پیچھا کیا حالانکہ انگریزی کی صرف دو ہی لفظین جلبرٹ اور لنڈن جانتی تھی مگر کسی نہ کسی طرح لنڈن پہنچکر جلبرٹ کو ڈھونڈھ نکالا دونون آپس مین منعقد ہوگئے ٹومس اے بکٹ انھین کا بیٹا تھا بادشاہ کا خیال خام

تھا کہ اسے بکٹ پادریون کو زیر کرنے مین تائید کریگا بکٹ
برابر پادریون کی طرفکشی کرتا رہا۔ بادشاہ سے کبھی نہین بنی ایک روز
بادشاہ نہایت آزردہ ہو کر غصہ مین کہنے لگا کیا کوئی شخص ایسا نہین
ہے جو اس پادری سے مجھے چھٹکارا دلا سکے۔ لوگون نے تصور کیا
کہ بادشاہ آرک بشپ کی مرگ کا خواہان ہے پس چار شریف
خود اسپون نے چپکے سے بادشاہ کو خوش کرنے کے لیے کنٹربری
کتھیڈرل پہنچکر اور اسے بکٹ کو نماز مین مشغول پاکر مذبح
کے سامنے قتل کر ڈالا بادشاہ کو یہ کیفیت سُنکر نہایت رنج ہوا۔
بکٹ کی قبر پر جاکر اُس کی موت مین اپنی سازش کی بخشش کی
خدا سے دعا کی ہنری ثانی کے عہد سلطنت مین انگریزی شرفا
نے آئرلینڈ فتح کر لیا۔ ان شرفا مین سے رچرڈ اسٹرونگبو
نے جو امیر پمبروک تھا بڑی تائید کی اسکوٹس کو بھی شکست دی
اُن کے بادشاہ ولیم کو قید کر لیا ہنری کے بیٹون نے اُس کی
سلطنت کے آخری زمانے کو نہایت تلخ کر دیا چار لڑکے موسوم بہ
ہنری اور رچرڈ اور جیوفری اور جون تھے۔ ہنری وارث
تخت قرار دیا گیا۔ لیکن قناعت نہ کرکے باپ کی حیات ہی مین بادشاہ
ہونا چاہا فرانس کے بادشاہ سے مدد لیکر فوج جمع کرکے باپ سے

لڑا لیکن ہار گیا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہنری مرض الموت
مین مبتلا ہوا جان کندنی کے وقت نوکرون کو حکم دیا کہ بادشاہ
سے میری طرف سے عرض کر دینا کہ آپ کا بیٹا ہنری اپنی خطا
پر نہایت نادم مرا جیوفری بھی اپنے بھائی کے انتقال کے بعد
گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ اپنا بچہ اردر نامے جسکا پھر آیندہ ذکر ہوگا
چھوڑ گیا رچرڈ نے بھی باپ سے بغاوت کی اور مجبور کر کے کچھ
عہد و پیمان کر لیا جب ہنری پاس بیماری مین صلحنامہ پہنچا باغیون
کے نام جو پڑھوائے تو پہلے ہی نام شہزادہ جون کا تھا
جون سے ہنری اپنے تینون لڑکونکے بہ نسبت زیادہ محبت کرتا تھا
ہنری کے لیے یہ رنج کم نہ تھا اس ملال سے پژمردہ ہوکر
چند روز مین مر گیا۔

رچرڈ دی فرسٹ یعنی اول ملقب بہ کور دی لائن یعنی شیر دل

۸۹ اا نہ ع سے ۹۹ اا نہ ع تک

رچرڈ جب اپنے باپ کی لاش پر کھڑا تھا تو اپنی حرکت ناشایستہ
پر نادم ہوکر "مین نے اپنے باپ کو قتل کیا" کہکر چیخ اٹھا۔
بیشک یہ رنج صادق تھا کیونکہ اپنے پرانے ساتھیون کو ترک

کر کے باپ کے ہمنشینون کو مشیر کار قرار دیا رچرڈ باوصف مغروری فراوان و تکبر بے پایان اتنا بڑا بہادر و جری تھا کہ لوگون نے اس کی تھوری مردانگی سے نہایت شادان واز حد فرحان ہو کر خطاب کور ڈی لائن یعنی شیر ژیان قلب دیا- رچرڈ شیر دل کی آغاز سلطنت مین ایک پوربی شہزادہ صلاح الدین نامے نے نصرانیون کو بہت سے شہرون سے جو انھین پہلی کروزیڈ یعنی ملک مقدس کے لیے لڑائی مین حاصل ہوئے تھے بدر و باطل کر دیا یورپ کے سلاطین کا ان شہرون کے پھیر لینے اور صلاح الدین کو سزا دینے کا عزم با لجزم ہوا پس جلد ایک کروزیڈ تیار کی اس کروزیڈ مین رچرڈ شاہ انگلستان اور فلپ شاہ فرانس نے بھی شرکت کی دور و دراز قطع منازل وطے مراحل کے واسطے رچرڈ کو اپنی فوج مسلح کرنے کے لیے زر کثیر درکار رہوا شاہی زمین اور بڑے بڑے عہدے بیچڈالے یہ کچھ ٹھیک معاملہ نہ تھا مزاحمت جو کی گئی رچرڈ نے جواب دیا کہ اگر کوئی خریدار ملے تو مین لنڈن بھی بیچنے کو مستعد ہون شاہ انگلستان و سلطان فرانس ایک لاکھ

فوج لے گئے پیلسٹین کے کنارے شہر ایکر مین عربون سے
مقابلہ ہوا رچرڈ اس شجاعت سے لڑا کہ بہت جلد شہر پر قابض
ہوگیا ہر شخص رچرڈ کی دلیری کا مداح ہوا عربون مین اس کی
جرأت کا ایسا شہرہ ہوا کہ مائین اپنے بچون کو "چپ چپ شاہ
رچرڈ آتا ہے" کہکر ڈراتین اور عرب اپنے بھڑکے ہوئے
گھوڑون کو گُویا تو سمجھتا ہے کہ تجھپر شاہ رچرڈ سوار ہے" وقضائے
کار طبیعت شاہ فرانس مین رشک نمودار ہوا۔ شعر

رشک بیجا ہے گر رقیب کرے		یہ بھی جسکو خدا نصیب کرے

بحیلۂ ناموافقت آب وہوا فرانس واپس جانا چاہا قبل
رچرڈ سے رخصت ہونے کے انگلستان پر چڑھائی نکرنے
کا وعدہ کرلیا لیوپولڈ ڈیوک آو اوسٹریا بھی رچرڈ کے
تکبر سے نہایت آزردہ تھا شہر ایکر کے فتح کے بعد لیوپولڈ
نے ایک برج پر اپنا جھنڈا گڑوا دیا رچرڈ نے قلعہ کی خندق
مین پھنکوا کر کہا کہ جھنڈا گڑوانے کے صرف شاہان انگلستان
و فرانس مختار ہین جاڑے بھر رچرڈ شہر اسیکلن مین سپاہیون
کے ہمراہ دیوارون کی مرمت و مضبوطی مین مشغول رہا ایک
روز اسی طرح سے مصروف و سرگرم کار تھا کہ ڈیوک آو اوسٹریا نے

امداد کا خواستگار ہوا لیوپولڈ نے جواب دیا مین معمار کا لڑکا نہین
ہون رچرڈ کو نہایت ناگوار ہوا لیوپولڈ کو مار بیٹھا لیوپولڈ
نہایت رنجیدہ ہوکر انتقام کا طلبگار اوسٹریا لوٹ گیا رچرڈ
کئی لڑائیان لڑا جہان جہان انتہا کا خطرہ ہوتا اور لڑائی گرم
ہوتی وہین اسکا فرس جنگی و تنویر تبر آبدار تابان نظر آتی
بیت المقدس تھوڑی ہی دور رہگیا تھا کہ کروزیڈرس
مین ایسے جھگڑے پیدا ہوئے کہ رچرڈ نے انگلستان پلٹ
جانا چاہا رچرڈ نے نہایت مغموم ہوکر ڈنکارتے ہوئے کہ جو اسے
بچانا نہین چاہتے وہ نابکار قبر عیسیٰ کی زیارت کے بھی سزاوار
ولائق نہین ہین بیت المقدس سے اپنا مُنھ پھیر لیا رچرڈ اور
صلاح الدین کے درمیان تین برس کی صلح ہوئی رچرڈ
نے اپنے بھائی جون اور فلپ شاہ فرانس کی اپنی مخالفت
مین خبر سازش سے مطلع ہوکر فوراً انگلستان پلٹ جانے کی
تیاری کی جس جہاز مین روانہ ہوا وہ اٹلی کے کنارے تباہ
ہوگیا جرمنی سے گذرنے کا خواستگار سوداگری لباس پہنا
لیکن اسکے رستے سے پُرانے دشمن لیوپولڈ نے آگاہ ہو قید
کرکے شہنشاہ جرمنی کے ہاتھ بیع کرڈالا۔ تیرہ مہینے زندان مین

پا بزنجیر رہا منقول ہے کہ اس کی ہلاکت کے لیے ایک شیر ببر
زندان مین چھوڑا گیا رچرڈ نے کلہ ہاے لیث چیر ڈالے - ایکروز
گوَیے بلونڈل نے رچرڈ کو شناخت کر کے زیر دیوار قیدخانہ
بیٹھ نہایت دلچسپ گیت گانا شروع کیا رچرڈ نے انگلستان
پہنچکر فلپ شاہ فرانس سے اپنی غیر حاضری مین انگلستان
پر چڑھائی کرنے کا فوج کثیر جمع کر کے عوض لینا چاہا فرانس
مین ایک قلعہ کا محاصرہ کر رہا تھا کہ برٹ ریند ڈی گرڈن
کا تیر شانے مین در آکر باعث ہلاکت ہوا - مرتے وقت برٹرینڈ
کو حضوری مین طلب کر کے کہا کہ مین نے تجھکو کونسی ایسی ایذا
پہنچائی تھی جس کا تو نے یہ سلوک کیا - اس کمسن تیر انداز
نے جواب دیا کہ آپ میرے باپ اور دو بھائیون کے موجب
ہلاکت ہوئے تھے اب مجھسے جو انتقام چاہیے لیجیے رچرڈ نے
خطا عفو کر کے رہا کیا -

جون موسوم لیکلینڈ

۱۱۹۹ء سے ۱۲۱۶ء تک

ہنری پلینٹا جینٹ کا تیسرے بیٹے جیوفری کی طرف سے

پوتا ارٓدر اوٓ بریٹینی بعد رچرڈ تخت کا وارث تھا ارٓدر کی
کل بارہ برس کی عمر تھی انگریز بہت کم مانوس تھے اِس لیے
جون سے تخت انگلستان پر دعوٰے کرنے مین کسی نے
مخالفت نہ کی جب ارٓدر سولہ برس کا ہوا فلپ شاہ فرانس
کے اقرار تائید پر اعتبار کرکے سلطنت پر دعوٰے کرنے کا قصد
کیا چند نورمن و بریٹن خود اسپے شرفا جمع کرکے بہادری سے
جون کے مقابلہ مین میدان کارزار پکڑا تھوڑے عرصہ تک
سب چیزون نے مناسبت و موافقت کی قلعہ مرابل حصار
کر رہا تھا جون اچانک آپڑا بیچارے کمسن ارٓدر کو شکست
دیکر قلعہ رون مین مقید کیا جون نے ارٓدر کو قبضہ مین پاکر
ہوبرٹ ڈی برگ کو ارٓدر کی آنکھین نکلوا لینے کا حکم دیا
ہوبرٹ ڈی برگ نے انصرام کار کے لیے دو بدخو مزدور
مقرر کیے جب دونون گرم سیخچے لیکر مستعد ہوئے ارٓدر نے ایسے
نالہاے دردناک شروع کیے کہ دونون کا دل موم کی طرح
پگھل گیا حکم کی تعمیل نہ کرسکے بادشاہ سُنکر برافروختہ ہوا خود
نصف شب کو اُس تاریک زندان مین جہان ارٓدر بند تھا
داخل ہوا اتنی رات سے گئے اپنے چچا کو ارٓدر دیکھکر فورًا مطلب

تاڑگیا رحم کے لیے شور مچانے لگا جون نے خاموشی اختیار کر کے
خنجر خونخوار و پُرجفا جگر ارد کے پار کیا بھاری بھاری لنگر
ارد کے پیرون مین بندھوا کر دریاے سین مین چھوٹی سی
پُرارمان میت کو پھنکوا دیا یہ حرکت جور وجفا وظلم وستم جون
کے حق مین موجب نفرین خلائق ہوئی جبکہ شاہ فرانس نے
نورمنڈی پر حملہ کیا کسی نورمن شریف نے اعانت نہ کی
نورمنڈی سے انگریزون کا قبضہ برابر کے لیے جاتا رہا پوپ
بھی جون سے بہت آزردہ تھا پوپ نے اسٹیفن لینگٹن
کو کنٹربری کا آرک بشپ مقرر کیا جون نے کہا کہ
لینگٹن کو انگلستان مین داخل تک نہ ہونے دونگا لہذا
پوپ نے انگلستان مین اُس زمانے کی سخت سزا
انٹرڈکٹ یعنی ممانعت نامہ جاری کر دیا۔ گرجے اور قبرستان
بند کر دیے۔ بچون کا بپتسمہ۔ میتون کا نصرانی طور پر دفن
ہونا موقوف کر دیا شادی کے رواسم سڑکون پر ادا کرنا
پڑے حالانکہ لوگون کو ان اسباب سے نہایت درجہ تکلیف
ہوتی تو بھی جون نے اطاعت نہ قبول کی پوپ نے
جون پر فتواے اکسکمیونکیشن یعنی مردودی جاری کیا

رعایا شاہی حکم کی نافرمانی کرنے پر مامور کی گئی کل نصرانی
شہزادون کو معزولی جون کا حکم دیا شاہ فرانس نے فوج
عظیم سے انگلستان پر چڑھائی کی تیاری کی۔ جون ہر جگہ
مدد ڈھونڈھتا پھرتا کوئی حمایت نہ کرتا ناچار پوپ کی خواہش
کے موافق فرمانبرداری قبول کی پوپ نے کارڈینل
پنڈولف کو جون سے اطاعت کرانے کو بھیجا جون کو
کارڈینل کے سامنے گھٹنون کے بھل کھڑا ہونا پڑا تاج
اُتار اُس کے ہاتھ مین دیا پوپ کو اپنا مالک گردان کر
تاج بخشی قبول کی پوپ کا مطلب حاصل ہوا انٹرڈکٹ
یعنی ممانعت نامہ باطل کر دیا۔ ہر شخص اچھی طرح سمجھ سکتا ہے
کہ جون نے باشندگان انگلستان کو کسقدر آزار پہنچایا
اور کیسا ناخوش کیا اسپر بھی جون کے افعال ظلم و جفا
و ناانصافی اسقدر زیادہ ہوتے گئے کہ شرفا نے بغاوت پر
متفق ہو کر الفریڈ دی گریٹ یعنی بزرگ اور اڈورڈ دی
کونفیسر یعنی معترف کے عمدہ عمدہ قوانین کو چمڑے کے
کاغذ پر لکھکر جون سے اُن کے موافق عملداری چاہی پہلے
جون نے انکار صاف و لا ادکیا۔ لیکن چونکہ سب شرفا

متفق تھے منظور ہی کرنا پڑا ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو ایک
میدان سبزہ زار موسوم بہ رنیمیڈ مین لب دریاے ٹیمس
قریب ونڈسور کمیٹی یعنی پنچایت شرفا ہوئی جون کو ان
قوانین پر جنھین گریٹ چارٹر یعنی بڑا عہدنامہ کہتے ہین
دستخط کرنا پڑا گریٹ چارٹر کا لاطنی نام میگنا کارٹا
زیادہ مشہور ہے جون نے بہت جلد ان ضوابط پر مہر
کرنے کے بعد پردیسی سپاہیون کی فوج جمع کرکے شرفا
کے قلعون پر حملہ کیا قلعون کو توڑتا اور جلاتا سمندر واش
پر جو کبھی کبھی بالکل خشک ہو جاتا ہے پہنچا بوقت لبریزی واش
پار ہونا کٹھن اور سخت گذار و خطرناک ہے خود تو محفوظ نکل گیا
مگر گاڑیان اور خزانے بحر فنا کی پلٹتی ہوئی موجونمین بالکل مستغرق
ہوئے شب کو جون ۔ سوینسٹڈ ایبی مین سویا افسوس
و غم سے سخت و شدید بخار مین مبتلا ہو حکومت کے اٹھارھوین
برس نیوآرک جا کر داخل دار البوار ہوا۔

نظم در قدح

جو ہے قلعۂ رون اے ذیشعور	کیا قید ارد ر کو وان بقصور

دیا جون نے حکم جلاد کو
کہ اردر کی آنکھین نکلوا کے دو

ارادہ نہ یہ جب کہ پورا ہوا
ہوا قتل پر مستعد بے حیا

گئی نصف شب جس گھڑی پہر گذر
گیا پاس اردر کے یہ بیخطر

لگا عرض کرنے وہ امیدوار
کہ اے شاہ والاحشم ذیوقار

برائے خدا رحم مجھپر کرو
چچا جان روز جزا سے ڈرو

ہوا اُسکے خاموش تب بیحیا
لیا ہاتھ مین خنجر پُر جفا

کیا قتل اردر کو ناپاک نے
ستم یہ کیا اُس بیباک نے

دیا اُسکی میت کو دریا مین ڈال
ہوا ختم اسطرح اردر کا حال

ہوا جبکہ یہ غلغلہ مشتہر
کہ اردر کو مارا شقی نے بتر

تمامی اعیان نے لعن کی
سبھی خویش واقران نے طعن کی

وہان ایک گرجا ہے کنٹربری
نمازین پڑھاتے ہین وان پادری

تھا اسٹیفن لینگٹن جسکا نام
کیا پوپ نے وان کا اُسکو امام

ہوا پوپ بھی جون سے ناخوشی
لگا کرنے یون اُس سے گردن کشی

کہا پوپ نے بس یہ مردود ہے
یہ بے شبہہ ثانی نمرود ہے

منادی کا فتوی دیا پوپ نے
رواسم کو مٹوا دیا پوپ نے

مُرے حکم کا دھیان ہر دم رہے
مدد جون کی اب نہ کوئی کرے

مددخواہ ہر ایک سے جون تھا
حمایت کی ہر اک سے کی التجا

پھر آخر کو لیکر سپاہِ فرانس | ہوا حملہ ور پادشاہِ فرانس
چڑھا نورمنڈی پہ لیکر سپاہ | کیا اُسکے لشکر کو یکسر تباہ
بدی اسنے سابق مین اُنسے جو کی | رہے نورمن جون کے مدّعی
نہ کوئی ہوا جون کا دستگیر | نہ سمجھا کوئی اُس کو اپنا امیر
گئی ہاتھ سے نورمنڈی نکل | بریٹن کا جاتا رہا یون عمل
دوزانو ہوا کارڈنل کے حضو | کہا عفو کیجیے مرا اب قصور
کیا دستخط میگنا کارٹا | رعایا نے جس کو مرتّب کیا
ستم جون نے پھر یہ برپا کیا | شریفون کے قلعون کو جلوا دیا
سمندر رجھے ہے واش آنیک ذات | ہوئی اُسکے لشکر کی اُسمین وفات
چڑھا رنج و صدمے سے آخر بخار | جہنّم کو راہی ہوا نابکار
وہ ہے منتقم لیگا بدلا ضرور | کرے کوئی بندہ نہ ہرگز غرور
وہ چاہے تو ادنےٰ کو اعلےٰ کرے | وہ چاہے تو قطرہ کو دریا کرے
سمندر کو چاہے تو قطرہ کرے | جو آتش کو چاہے تو لالہ کرے
خودی بس اُسیکو سزاوار ہے | اُسی کا کرم مجھکو درکار ہے
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون | ترحم کا تیرے طلبگار ہون
مرے جرم وعصیان سے تو درگذر | جہنّم سے حاصل ہو مجھکو مفر
بحقِّ نبیّ و علیِّ کریم | مجھے بخشدے اے غفور الرّحیم

ہنری دی تھرڈ یعنی سوم آو ونچسٹر یعنی ونچسٹر کا

۱۲۱۶ء سے ۱۲۷۲ء تک

ہنری - ونچسٹر مین پیدا ہوا باپ کے انتقال کے وقت نو برس کی عمر تھی اسٹیفن لینگٹن نے جو اُس وقت کنٹربری کا آرک بشپ تھا گریٹ چارٹر کے موافق سلطنت کرنے کی قسم کھلا کر تاجدار کیا - ایک عقلمند بہادر شخص ارل آو پمبروک محافظ و نگران مقرر کیا گیا جملہ امور مملکت اُس کے حوالے کیے گئے پمبروک نے ایسی گرمجوشی سے حق نمک ادا کیا کہ رعایا برایا خوشحال و فرحناک ہوئی جب ہنری سلطنت کے لائق ہوا اور انتظام اپنے ہاتھ مین لیا اعضا کی کمزوری اور دماغ کی کم قوتی ایسی ظاہر ہوئی کہ سلطنت پر مصائب ہو گئی - شرفا مضبوط قلعون سے ڈرانے اور ہمسایہ کسان و تاجرون کو لوٹنے لگے اہالیان ملک کو چورون اور قزاقون نے تکلیف دینا اور ستانا شروع کیا جان و مال کی حفاظت و حراست جاتی رہی - ہنری نے ۱۲۳۶ء مین الینور آو پرونس

سے شادی کی الینور بہت سے عزیزون کو انگلستان لائی
ہنری نے اُن کو عہدہ ہاے جلیلہ عطا کیے اُنھین مین سے
ایک شخص کو کنٹربری کا آرک بشپ مقرر کیا رعایا نہایت
ناخوش ہوئی آتش حسد قلبون مین مشتعل ہوئی ہنری بڑا
فضول خرچ تھا لوگون پر ٹیکس یعنی محصول بڑھا دیا یہ ٹیکس اگر
رعایا کی حفاظت وحراست و عزت قومی کے لیے بڑھایا گیا ہوتا
تو لوگ ناخوش نہ ہوتے لوگون نے دیکھا کہ روپیہ صرف
پردیسیون اور بیہودہ کامون کے معرض تصرف مین آتا ہے
آخرکار ۱۲۵۸ء مین نہایت آزردہ ہو کر بمقام ویسٹ منسٹر
مسلح شرفا نے کمیٹی کی ہنری ایک عہدنامہ پر مہر کرنے کو مجبور
کیا گیا بنا بر شرائط اقرارنامہ ہذا بادشاہ سے اختیارات شاہی
و اقتدارات ملکی لے لیے گئے چوبیس شریف مع سرداری سیمنڈ
ڈی مونٹ فورٹ جو ممتاز بخطاب ارل آو لیسٹر تھا
ملک کے منتظم وسلطنت کے مہتمم معین کیے گئے ہنری نے
فوری یہ شرائط منظور کیے لیکن بادشاہ کے بیٹے اڈورڈ نے
نہ قبول کیے فریقین نے سپاہ مسلح کر کے خانہ جنگی شروع کی۔
لوس واقع سسکس مین مقابلہ ہوا بادشاہ مغلوب ہو کر مع اپنے

بیٹے کے مقید ہوا ارل آو لیسٹر ملک کا مدار المہام ہوا
بہبودی ملک کا خواہان نہ ہوکر اپنی اور خاندانی ترقی کی فکر
کرنے لگا شہزادہ اڈورڈ کو کہ اُس زمانے مین قلعۂ
ہیرفورڈ مین اسیر تھا ایک شریف لورڈ مورٹیمر سے ایک
شبدیز تیز دستیاب ہوا شہزادے نے شبرنگ نذر دینے
والے کی نیت تاڑ کر ایک روز رخش تازگی بخش پر سیر کرنے
جو نکلا اپنے محافظون سے فیمابین گھوڑ دوڑ تجویز کی جب بارگی
اکبارگی تھک گئے اڈورڈ نے اپنا اشہب تیز رو جو بالکل
تازہ دم اور دوڑ مین مطلق نہین دوڑا تھا جانب قلعۂ لورڈ موٹیمر
جولان کیا نگہبانون سے بھاگ بچا بہت جلد فوج بیکران و
لشکر بے پایان آراستہ و پیراستہ کیا بہت سے اگلے حامی
اور ساتھی مونٹ فورٹ کی تائید سے دست بردار ہوئے
اڈورڈ نے مونٹ فورٹ سے مقابلہ کیا ایوسہیم واقع
ورسٹر شائر ماہ مئی ۱۲۶۵ء مین لڑائی ہوئی مونٹ فورٹ
شکست پاکر مقتول ہوا ضعیف بادشاہ فوج لڑانے پر درشتی
سے مجبور کیا گیا شہزادے کے ایک سپاہی نے ہنری کو
پشت تگاور سے گرا دیا اگر ہنری بچاؤ مجھکو مین ونچسٹر کا ہنری

ہون" کہکر نہ چیختا تو سپاہی خنجر آبدار جگر شہزادے کے پار کرتا اڈورڈ باپ کی آواز سُنکر گھوڑے سے اُتر پڑا اور بادشاہ کو گوشۂ عافیت مین لے گیا ہنری گویا دوبارہ تاجدار ہوا باقی زندگی جو انمرد و عقلمند بیٹے کے شُورون کی تعمیل مین امن و امان سے بسر کی اڈورڈ بھی کروزیڈ مین شریک ہوا اپنی اہلیہ الینور کے ساتھ بیت المقدس گیا ایکر مین ایک قاتل نے خیمہ کے اندر سم آلود چھُری ماری الینور نے زہر کھینچنے کے لیے زخم چوسا شوہر کے لیے اپنی جان خطرے مین ڈالی ایک برس تک اڈورڈ باپ سے جدا رہا ۵۶ سال کی سلطنت کے بعد ۱۶ - نومبر ۱۲۷۲ء کو ہنری کے دار الفنا سے مُنھ موڑنے کی خبر وحشت اثر اڈورڈ کے گوش زد ہوئی۔

اڈورڈ دی فرسٹ یعنی اول ملقب بہ لونگشینکس یعنی طویل الساق

سنہ ۱۲۷۲ء سے سنہ ۱۳۰۷ء تک

اڈورڈ نے بیت المقدس سے پلٹتے وقت راستے ہی مین اپنے باپ اور دو لڑکون کی جو انگلستان مین تھے خبر

ممات سُنی باپ کے لیے اسقدر مغموم ہوا کہ لوگون نے سوال
کیا کہ آپ کو کیا لڑکون کا رنج نہین ہے اڈورڈ نے جواب
دیا کہ جس خدا نے مجھے دو لڑکے دیے تھے اور بھی دیسکتا
ہے لیکن باپ اب کہان ملیگا اڈورڈ منصف مزاج و
دانا بادشاہ تھا رعایا کی بھلائی کے لیے قانون مرتب کیے
البتہ دام طمع و حرص مین گرفتار سلطنت انگلستان پر قناعت
نہ کر کے اسکوٹلانڈ و ویلس کا بھی فرمان روا ہونا چاہا
ویلس کا تخت نشین اسی کے باشندون مین سے ہوا کرتا
اس زمانے مین لیولن تاجدار ویلس نے اڈورڈ کی فرمان
روائی قبول نہ کر کے انگریزون پر جو کنارہ ویلس سے رہتے
تھے ظلم کیا اڈورڈ۔ لیولن سے لڑا اہالیان ویلس نے
میدان مین مقابلہ نہ کر کے وقتاً فوقتاً وادی و درہاے جبال
مین چھپ کر اڈورڈ پر علے التواتر حملہ ہاے ناگہان کیے کئی
لڑائیون کے بعد لیولن مارا گیا اڈورڈ نے دوسرا بادشاہ
بٹھانے کا وعدہ کر کے باشندگان ویلس کے سردارونکو
قلعۂ کارنارون مین طلب کیا سردارون نے اپنی قوم کے
سوا دوسرے کی حکومت ہرگز نہ منظور کرنے کا اظہار بالاتفاق

کیا اڈورڈ نے تسلی دیکر کہا کہ مین بدل و جان خوشی سے ایسا ہی بادشاہ مقرر کرونگا جس کی ویلس کی پیدائش ہو اور انگریزی کی ایک لفظ بھی نہ جانتا ہو جب اہالیان ویلس اڈورڈ کی اطاعت کا اقرار کرچکے شہریار نے اپنے بچے اڈورڈ آو کارنارون کو منگواکر پرنس آو ویلس یعنی شہزادۂ ویلس مقرر کیا ولش شہزادے کو دیکھکر نہایت متحیر ہوئے لیکن چونکہ ملک زادہ چندروز قبل قلعۂ کارنارون واقع ویلس مین پیدا ہوا تھا اسلیے کوئی تکرار نہ کرسکا پس تاجدار و بزرگ تسلیم کرکے تابعداری قبول و منظور کی اُس زمانے سے شاہ انگلستان کا ولدالاکبر پرنس آو ویلس یعنی شہزادۂ ویلس کہلاتا ہے ویلس کو اپنی سلطنت مین شریک کرکے اڈورڈ۔ بریٹن کے شمالی حصہ یعنی اسکوٹلینڈ کی طرف متوجہ ہوا اسکوٹلینڈ کے دو شہزادون موسوم جون بیلیل و روبرٹ بروس مین تخت نشینی کے لیے بڑی گڑبڑ تھی دونون اڈورڈ کے فیصلۂ استحقاق تخت پر راضی ہوئے سلطان نے بیلیل کو مستحق ٹھہرایا بیلیل تین برس حکمران رہا مگر بجہت دست اندازی کثیر

بیلیل سے نہ رہا گیا اڈورڈ سے آمادہ پیکار ہوا
اڈورڈ نے فوراً اسکوٹ لینڈ پر چڑھائی کی بیلیل کو شکست
دیکر سلطنت کے بڑے حصہ پر دخل کر لیا مگر ایسا ظلم کیا
کہ لوگ بلوہ کر بیٹھے ایک بہادر شریف خود اسپے موسوم
بہ سر ولیم والس کی ماتحتی مین چندروز تک فیروز و ظفر یاب
ہوئے آخر کار جوانمرد والس مغلوب ہو کر جھاڑیون مین
پوشیدہ ہوا جہان بمعیت چند رفقا و معاونین بڑی دلیری
سے اپنے تئین بچایا حتے کہ اُسی کے دوست نے کمینہ پن
سے بہکا کر دھوکا دیا انگریزون نے بڑی بڑی کوششون سے
گرفتار کر لنڈن بھیج ظلم شدید سے قتل کر ڈالا اڈورڈ
کو اسکوٹ لینڈ کی فتح کا خیال پر ملال ہوا اور روبرٹ بروس نے
حامیون کا گروہ جمع کر کے والس کے ارادے کو انجام
دینا چاہا جن قلعون مین اڈورڈ کی فوج تھی اُن پر حملہ ور ہوا
شکست فاش دیکر مثل ہزبر پیچھا کیا خاقان اسکوٹ لینڈ
بن بیٹھا اڈورڈ کو نہایت رنج ہوا بادشاہ و ولیعہد نے
منت مانی کہ جب تک بروس کو سزا نہ دے لینگے کسی جگہ
دو شب یک تخت آرام نہ کرینگے اڈورڈ کو اسکوٹ لینڈ پہنچنا

بھی نہ نصیب ہوا کارلیل کے قریب برگ اپ اون سینڈس مین بیمار پڑکر حکمرانی کے پینتیسوین سال ۷-جولائی ۱۳۰۷ء کو سفر آخرت اختیار کیا۔

اڈورڈ دی سکنڈ یعنی دوم او کارنارون یعنی کارنارون کا

۱۳۰۷ء سے ۱۳۲۷ء تک

اڈورڈ کے باپ نے مرتے وقت تین وصیتین کین اولاً اسکوٹلینڈ کو بے زیر کیے نہ چھوڑنا۔ ثانیاً کروزیڈ مین برابر شرکت کرتے رہنا۔ ثالثاً اپنے کمظرف اور بدخواہ ساتھی گیویسٹن کو جسے مین نے شہر بدر کیا ہے ہرگز نہ بلانا اڈورڈ نے کسی نصیحت کا خیال نہ کیا باپ سے مزاج بالکل عکس تھا لڑائی ناپسند کرتا اپنے پدر عالی قدر کے مرتے ہی اسکوٹلینڈ سے بھاگ کر لنڈن پہنچا تین برس اشغال فضول مین مشغول رہا اس اثنا مین روبرٹ بروس شاہ اسکوٹلینڈ نے انگریزون سے سوا اسٹرلنگ کے سب قلعے خالی کرا لیے۔ سردار اسٹرلنگ نے روبرٹ سے اقرار کیا کہ اگر ایک برس کے اندر کسی نے میری امداد نہ کی تو قلعہ آپ کو خالی کردونگا اسٹرلنگ کے

بچانے کے لیے اڈورڈ ایک لاکھ سپاہ سے بھی زیادہ لیکر
چلا اسٹرلنگ کے قریب بنوک برن مین بروس مع
اپنے کل تیس ہزار بہادر وجنگ آزما سپاہیون کے منتظر تھا
۲۵- جون ۱۳۱۴ء کو ایسی پرغضب وگھنگرج لڑائی ہوئی جسکا
تواریخ انگلستان مین ثانی نہین انگریزون کو شکست فاش
بادشاہ کو یاس جان کی ہراس ہوئی- راویان اخبار وناقلان
آثار حکایات شہریار رابرٹ بروس کو صفحۂ قرطاس پر
یون ترقیم کرتے ہین کہ یہ خسرو ذی وقار سرگرم رزم و پیکار عرصۂ
قتال سے پسپا ہوکر مع اپنے برادر نامدار کے گوشۂ عافیت مین
مثل بوے گل پنہان ہوا جون اَوْلورن کے پانچ آدمیون
نے بروس کے پرورش کردہ کتّے کی تائید سے ڈھونڈھ نکالا
بروس نے پانچون کو صیاد اجل کے حوالے کیا مرتبۂ ثانی پھر
اتفاق سے تین رہزن آفت کے بانی جو کہ اڈورڈ کی طرف سے
اسکے سر لانے پر مامور کیے گئے تھے باہم گرشناسا ہوئے یہ
ناہنجار دشمن جانی موقع قتل کے منتظر وامیدوار تھے بروس
نے انکی نیت پہچانی اپنے برادر رضاعی سے یہ بندوبست کیا
کہ تھوڑی دیر کے واسطے براے دفع کلفت جسمانی تم سوہم

پھرہ دین تھوڑے عرصے تک بجہت رفع حیرانی و پریشانی ہم
آرام کرین تم حفاظت کرو۔ قیصر ند کو رخوابگاہ راحت مین آرام کرتا
تھا قضائے کار اسکے بھائی کو غنودگی عارض ہوئی رہزنون نے
موقع پاکر اُس تھکے ماندے اونگھنے والے وفادار کو شمشیر آبدار
کا ذائقہ چکھایا ابدالآباد کے لیے ماندگی دفع کی خوب سُلایا
بروس مثل بخت بیدار رہو سرگرم نبرد و کارزار رہوا آپس
مین رزم و پیکار ہونے لگی نالائق قزاقون پر غالب آکر تینون
کے متاع حیات کو تاراج کرڈالا۔ سخنوران جادو بیان دوسری
حکایت دلستان اسطرح معرض بیان مین لاتے ہین کہ جب
تاجدار ذیوقار شاہ بروس نہایت مایوس و ناچار دشمنون
سے پوشیدہ ہو داخل غار ہوا۔ قبل ازین چھ مرتبہ کوشش
دیہیم و تخت مین سرگردان و حیران ہو چکا تھا نامرادی و حرمانی
نے ساتھ نہ چھوڑا قسمت نے زندہ درگور بنایا غار مین عجیب
ماجرا نظر آیا ایک مکڑی اپنے جالے پر چڑھتی منزل مقصود تک
نہ پہنچکر بے تحاشا گر پڑتی ہے چھ مرتبہ یہی اتفاق ہوا بروس کو
یہ امر نہایت شاق ہوا مکڑی کی بیوقوفی کا خیال آیا باین کوشش
منزل مقصود تک نہ پہنچنے پر ملال آیا مرتبۂ ہفتم محنت عنکبوت

ٹھکانے لگی بادشاہ نے مکڑی کی عالی ہمتی کی داد دی یہ واقعہ اپنے حق مین فال سمجھا فیروزی و کامیابی کا مآل سمجھا شرمندہ ہوکر تہوّری سے کام لیا شمشیر آبدار کو ہاتھ مین تھام لیا بڑی جوانمردی سے سامان قتال کیا عرصۂ اسکوٹلینڈ کو دشمنون کے خون سے لال کیا مظفر و منصور رہا اُلوالعزمی کا شہرہ بلند دور دور ہوا ہمت نہ ہارنے کا ثمر ملا - دولت و دیہیم و تخت ملا -

ابیات

کرتا ہے امداد عالی ہمتونکی کردگار	لفظ کن سے جسنے پیدا کی خلائق بیشمار
میری بھی ہمت کو دارا اوج ہوا اللہ کرے	مدرسہ میرا اسدا باقی رکھے پروردگار

تواریخ انگلستان مین اس خسرو اُلوالعزم و عالی شان کی داستان جی بھر کے لکھنا مناسب نہ معلوم ہوا ان حکایات سراپا درایات کو خوب غور سے سنو نفس کشی و بلند ہمتی کو ہاتھ سے ندو ہمت نہ ہارنا بگڑے ہوے کام کا سنوارنا ہے کسی امر کو ناممکن و دشوار نہ سمجھو تائید خدا کے امیدوار رہو - غرض اڈورڈ نے ضعیف باپ کے مرتے ہی پُرانے دوست و ساتھی گیویسٹن کو بلوا کر بہت انعام و اکرام دیکر عہدۂ جلیلہ پر فائز کیا - بچپن مین بھی اڈورڈ کو صحبت بد سے نہایت شوق و ذوق تھا چنانچہ ایک مرتبہ اجلاس

مین جا کر گول مال کیا جسکے عوض جج نے جیل دی اڈورڈ
لونگشینکس جج سے بہت خوش ہوا بیٹے کو ملامت کی
گیویسٹن کے پلٹ آنے سے شرفا نے بہت ناراض ہوکر
غدر کیا دونون اِدھر اُدھر بھاگا کیے تھوڑے ہی دنون بعد
گیویسٹن گرفتار ہو کر قتل کیا گیا اڈورڈ نے پھر ہیو لی
ڈسپنسر سے دوستی بڑھا کر شرفا کو برانگیختہ کیا اسکی اہلیہ بادشاہ
ملکہ اسابلا نے بھی جسنے ایک شریف مورٹیمر کے لیے بادشاہ
کو ترک کر دیا تھا شرفا کی بادشاہ سے مخالفت کرنے مین تائید
کی شرفا نے بیچارے بادشاہ کو اسیر کرکے قلعہ کینلورتھ جہان
چند پادری اور شرفا نے کہا کہ انگلستان کی رعایا آپ سے
برخاستہ ہے آپ کو سلطنت نہین کرنے دیگی بھیجدیا سرٹومس
بلونٹ نے جو بہت بڑا کارندہ تھا اپنے عہدے کی
سفید چھڑی توڑ ڈالی اڈورڈ کے شاہی قوت اور اختیارات
سے محروم کردیے جانیکا اشتہار عام دیا کینلورتھ سے
اڈورڈ کو برکلی جہان اسکے دونون محافظ مورٹیمر کے آدمی
گرنی و اوگل بڑی بدسلوکی سے پیش آئے لیگئے جب اس ظلم سے
بھی بادشاہ نہ مرا تو سخت صدمہ پہنچا کر بیدردی و بیرحمی سے مار ڈالا۔

اڈورڈ دی تھرڈ یعنی سوم

مع حکایات

اڈورڈ دی بلیک پرنس یعنی سیاہ شہزادہ

سنہ ۱۳۲۷ء سے سنہ ۱۳۷۷ء تک

اڈورڈ اؤکارناروں اپنے بیٹے کو چودہ برس کا چھوڑ کر مرا چونکہ کمسن تھا امورات مملکت مادر اڈورڈ ملکہ اسابلا کے سپرد کیے گئے اسابلا کے دوست مورٹیمر کی بھی سلطنت کے بندوبست مین شرکت رہی جب اڈورڈ جوان ہوا دیکھا ان لوگون کے انتظام سے قومی ترقی کچھ نہین ہوتی بلکہ دونون صرف عیاشی مین مشغول و مصروف رہتے ہین او رمحض تضیع اوقات کرتے ہین اڈورڈ نے باستمداد چند شرفا دونون کو قلعہ نوٹنگھم مین گرفتار کیا مورٹیمر بعد تدارک ملزم ٹھہر کر قتل کیا گیا اسابلا قلعہ رائزنگ مین قید کی گئی - ملکہ مورٹیمر سے کم نہ تھی لیکن چونکہ بادشاہ کی ماں تھی اسلیے اچھا برتاؤ کیا گیا ہر سال اڈورڈ اسے ایک دفعہ دیکھ آیا کرتا اٹھارہ برس کی عمر مین اڈورڈ نے بڑی منصف مزاجی و

رحم دلی وکمال عقلمندی وعدالت گستری سے بہ نفس نفیس حکمرانی
شروع کی مثل اپنے دادا اڈورڈ ملقب بہ لونگشینکس یعنے
دراز الساق کے بہادر وحوصلہ مند تھا خواہش اقتدار نے
بے اٹکل لڑائیون پر مشتعل کیا اپنی مان اسابلا کا شاہ فرانس
کی بیٹی ہونے کی جہت سے فرانس پر حکمرانی کرنے کا ایک مرتبہ
دعوے کرکے نانا سے لڑائی شروع کی یہ دعوے بالکل بیجا تھا
کیونکہ قانون فرانس کے موافق عورت تخت کی مستحق نہین ہوسکتی
اڈورڈ اپنے تئین شاہ فرانس قرار دے کے استحقاق فاسد
قائم کرنے کے لیے آمادہ بجنگ ہوا شروع لڑائی مین ایک
بڑی جنگ بحری سلوز کے پار ہوئی فرانسیسیون نے شکست
پائی دوسو اسی جہاز تہ و بالا بیس ہزار ملاح قتل کیے گئے فرانسیسیون
پر انگریزون کی یہ پہلی فتح ہے ۱۳۴۶ء مین بادشاہ مع اپنے
شجاع ولیعہد سیاہ شہزادے کے جو بسبب سیاہ فولادی زرہ
پہننے کے معروف بہ بلیک پرنس ہوا کنارۂ فرانس پر
تیس ہزار جوان لیکر جا اُترا فرانس کا بڑا ٹکڑا برباد کرڈالا پیرس
کے پھاٹک تک پہنچکر ایک شاہی محل جلا ڈالا فلپ شاہ فرانس
شتابی سے ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر آ پہنچا چھوٹے شہر کریسی

مین مقابلہ ہوا اڈورڈ نے بڑی ہنرمندی سے معرکہ آرائی کی اگلی
صف کو پرنس آو ویلیس کا یعنے ولیعہد جسکا کل مین پندرہ برس
کا سن تھا محکوم کیا - بادشاہ الگ ایک پہاڑی کے کنارے پر
بلیک پرنس کی شجاعت آزمائی کو ٹھہرا نہایت درشت و
ضدّی لڑائی ہوئی کچھ شرفا نے شہزادے کے لیے خائف
ہوکر بادشاہ سے مدد طلب کی اڈورڈ نے پوچھا "کیا میرا بیٹا قتل
ہوا یا زخمی" جواب نافیہ پاکر بادشاہ نے اُنھین پلٹ جانے کا حکم
دیکر کہا کہ شہزادے سے کہدو کہ آج کی عزت و حرمت محض تمھارے
ہی اوپر منحصر و موقوف ہے مجھے کوئی شک نہین کہ میرا لڑکا اپنے
کانٹے جیت لیگا - دلیر لڑکے کو باپ کے بھروسہ کرنے پر نہایت
خوشی ہوئی فرانسیسیون نے شکست فاش پائی فلپ میدان
کارزار سے بھاگ گیا بڑا قتل و قمع ہوا ضعیف و نابینا شاہ
بوہیمیا بھی مارا گیا اسکی نعش گھوڑے کے قریب جو اُس کے
مصاحبون کی لگامون مین دو طرفہ بندھا ہوا کھڑا تھا پائی گئی شترمرغ
کے تین پرون کی کلغی مع کتابہ اِکڈاین یعنے مین خدمت کرتا ہون
پرنس آو ویلس اور اُسکے جانشینون کو اس نصرت و ظفر کی
یادگاری مین سونپی گئی کریسی کی لڑائی مین باروت پہلی دفعہ

بطور اوزار جنگ استعمال کی گئی ہے۔ اس فیروزی کے بعد
اڈورڈ نے کیلے محصور کیا لیکن باشندون نے کئی مہینے بعد
فاقون کے مارے اطاعت قبول کی اڈورڈ نے اس سرکشی سے
کمال ناراض ہوکر حکم دیا کہ تم لوگون کی جان بخشی صرف اسی شرط
پر ہوسکتی ہے کہ تم مین سے چھ سردار ننگے پانوٗن شہر کی کنجیان
ہاتھون مین لیکر گلون مین رسّیان باندھکر حاضر ہون چھ سردارون
نے جوانمردی سے منظور کیا اڈورڈ کے خیمے مین داخل ہوکر
کنجیان پیرون پر رکھدین بادشاہ پھانسی کا حکم دینے ہی کو تھا کہ
اڈورڈ کی اہلیہ فلپا بادشاہ کے قدمون پر گر پڑی اور بہ آبدیدگی
ملتجی ہوکر چھون کی جان بخشوائی جب اڈورڈ اور اُسکا بیٹا پردیس
مین تھا سلطنت انگلستان سپردگی ملکہ فلپا مین رہی اڈورڈ کی
غیر حاضری مین فلپا نے باشندگان اسکوٹلینڈ کو نیولس کروس
مین ہزیمت دیکر اُن کے بادشاہ ڈیویڈ بروس کو اسیر کرکے بڑی
خوشی و جلوس سے لنڈن لاکر گیارہ برس مقید رکھا ۱۳۵۰ء مین
فلپ شاہ فرانس فوت اور اُسکا بیٹا جون قائم مقام ہوا
اڈورڈ پھر داخل فرانس ہوکر بوجہ دھمکی حملۂ باشندگان اسکوٹلینڈ
علےٰ انگلستان جلد پلٹ آیا باین ہمہ فوج کو تحت فرمان بلیک پرنس

یعنی سیاہ شہزادہ رہنے دیا جون نے ولیعہد سے مقابلہ کیا شہر
پوئٹیرس مین جو فرانس کے غرب واقع ہے جنگ شدید ہوئی
فرانسیسیون کی فوج کو شکست ہوئی بادشاہ مع طفل خُرد سالہ
اسیر کیا گیا بلیک پرنس یعنی سیاہ شہزادے نے بادشاہ سے
نہایت مہربان و معززانہ سلوک کیا بڑی آبرو رکھی خود میز پر کھانا
کھلایا لنڈن لیجاکے ایک عظیم الشان مکمل و مکلل نقرہ گھوڑے پر
جون کو سوار کیا خود ایک چھوٹے ٹٹو پر چڑھا جون کا خون بہا
تیس ۳۰ لاکھ طلائی کرونس مقرر کیا اسکے مہیا کرنے کے لیے فرانس
جانے دیا جون فراہم نکرسکا انگلستان جاکر سنہ ۱۳۶۴ع مین گذر گیا
بلیک پرنس یعنی سیاہ شہزادہ پھر اسپین لڑنے گیا یہان ایسا
بیمار ہوا کہ چند سال جیا مگر صحت کلی نہوئی بوجہ حلم و نیکی ہر شخص محبت کرتا
انگریزون کو اسکی جوانمردی سے امید تھی کہ مثل اپنے باپ کے
ہوگا۔ الغرض ۸ - جون سنہ ۱۳۷۶ع کو اجل آئی اور دوسرے ہی
برس باپ کو بھی ۵۱ برس سلطنت کرکے قضا۔

رچرڈ دی سکنڈ یعنی دوم

سنہ ۱۳۷۷ع سے سنہ ۱۳۹۹ع تک

بلیک پرنس یعنی سیاہ شہزادے کے بیٹے رچرڈ دی سکنڈ یعنی ثانی
کی دادا کے قضا کرنے کے وقت گیارہ برس کی عمر تھی چونکہ بہت
کمسن تھا انتظام سلطنتِ رچرڈ تینون چچا ڈیوکس آو لینکسٹر و
یورک و گلاؤسٹر کے سپرد کیا گیا باپ یعنی اڈورڈ سوم کے سبب
سے کمسن بادشاہ کو رعایا عزیز رکھتی ڈیوکس آو لینکسٹر و یورک
و گلاؤسٹر نے امورات سلطنت اچھی طرح انجام دیے کچھ زمانے
تک ملک مین صلح و امن رہی لیکن چار برس بھی بادشاہ کو تخت پر
بیٹھے نہ گذرے تھے کہ لوگون نے بلوۂ مہیب کیا وجہ بغاوت
پول ٹیکس یعنی محصول جو ہر نفر باشندگان ملک پر جاری کیا گیا
تھا پول ٹیکس نہایت سختی و درشتی سے حاصل و تحصیل کیا جاتا
ایک روز جامع المحصول واٹ ٹیلر کے مکان پر شہر ڈارٹفورڈ
واقع صوبۂ کنٹ مین اُسکے بیٹے سے نہایت گستاخانہ پیش آیا
واٹ نے سُنتے ہی دوڑ گھر آکر جامع المحصول کے سر پر ایک
ہتوڑی رسید کرکے کوچۂ فنا دکھلایا پڑوسیون نے واٹ
ٹیلر کی طرفداری و طرف کشی کی اور اُس جگہ کی بہت سی رعایا نے
متفق ہوکر لنڈن کی جانب کوچ کیا۔ بہت سی بیجا حرکتین کرتے
بڑھے جو بھلا آدمی پردیسی معلوم ہوتا قتل کرتے شرفا کے گھر منہدم

کر ڈالے نہایت ہولناک حالت ہوئی بادشاہ نے اُن سے ملنے اور
تصفیہ کرنے کا عزم کیا پہلے روز اس گروہ سے ایسی ملایمت سے
گفتگو کی اور انصافانہ سلوک کرنے کا وعدہ کیا کہ بہت لوگ گھر پلٹ
گئے دوسرے روز واٹ ٹیلر اور اُس کے بیس ہزار مقتدیون
سے اسمتھفیلڈ مین ملاقات کی ٹیلر ایسی گستاخی سے گویا ہوا
کہ والورتھ جو لنڈن کا لورڈ میر یعنی صاحب حکومت تھا
ضبط نہ کرسکا اور گھوڑے ہی پر سے اس منحرف کو عصا کی ایک ضرب
لگائی جو ہین اُسکے ان پیروان کارنے چیخ کر کہ "تمنے ہمارے سرگروہ
کو مارڈالا" کمانین کھینچین۔ کمسن بادشاہ گھوڑے پر سوار آگے بڑھا
اور پکارا کہ یارو مین تمھارا بادشاہ تو ہون سرگروہ بھی ہونگا لوگ
اپنے کمسن بادشاہ کا یہ کلام سُن خوش ہوکر رچرڈ کے ہمراہ
میدان گئے رچرڈ نے ان سے بھی وہی وعدہ وعید جو اُنکے
ساتھیون سے کیے تھے کیے سب کے سب صلح سے اپنے اپنے گھر
پلٹ گئے۔ رچرڈ کی اس دلیری سے لوگون کو امید ہوئی کہ یہ عقلمند
اور اچھا بادشاہ ہوگا۔ لیکن ایفاے امید نہ ہوئی۔ سولہ برس کی عمر
مین این آو بوہیمیا سے جو ایسی حلیم ورحمدل تھی کہ برابر دی گوڈ
کوئن این یعنی نیک ملکہ این کہلاتی منسوب ہوا۔ ضیافت وشکار کا

بہت بڑا شوقین تھا - چونکہ نقشہ بہت خوبصورت تھا عمدہ و بیش قیمت
لباس پہننے سے بہت خوش ہوتا کوٹ مین جس کا اسی ہزار
پونڈس مول تھا الماس و ہیرے ٹکے تھے اسکوٹلینڈ و
فرانس سے لڑنے مین انگلستان کی بڑی بے عزتی و بے حرمتی
ہوئی جو عظمت و بزرگی گذشتہ عہد مین حاصل ہوئی تھی جاتی رہی
ایک دفعہ بادشاہ کے چچازاد بھائی ہنری بولنگبروک
وڈیوک آو نورفوک مین بحث ہوئی تصفیہ اسپر ٹھہرا کہ دونون
آپسمین لڑمرین دونون جنگ آور اکھاڑے مین داخل ہو چکے تھے
کہ بادشاہ نے اپنا عصا زمین پر مار کر لڑائی روک دی اور حکم دیا
کہ نورفوک عمر بھر کے لیے شہر بدر کیا جائے - اور بولنگبروک
دس برس کے لیے - جلا وطنی مین بولنگبروک کے باپ نے
قضا کی بادشاہ نے اُسکی جائداد ضبط کر لی بولنگبروک کو سخت
غصہ آیا بادشاہ کو تخت پر سے اُتارنے کا ارادہ کر کے رچرڈ کی
انگلستان سے غیر حاضری کو موافق پا کر یورک شائر کے
کنارے مع ساٹھ معینون کے اُترا - بہت سے شرفا جو رچرڈ
سے ناراض تھے بولنگبروک کے شریک ہوئے رچرڈ
نے انگلستان پلٹ کر اپنے تئین مقابل کا نہ پایا برج مین جا کر

اقرار کرنا پڑا کہ مین اپنے چچازاد بھائی ہنری بولنگبروک کو تاج بخشتا ہون بعد ازان قلعۂ پونٹیفرالکٹ مین قید ہوا قضا کیونکر آئی معلوم نہین - کچھ لوگ کہتے ہین کہ تبر کی ضرب کاری لگی اور بعضون کا قول ہے کہ فاقون سے مارڈالا گیا -

ہنری دی فورتھ یعنی چہارم

سنہ ۱۳۹۹ع سے سنہ ۱۴۱۳ع تک

جب رچرڈ دی سکنڈ یعنی ثانی سلطنت سے استعفا دینے پر مجبور کیا گیا پارلمنٹ یعنی دیوان عام نے اُسکے چچازاد بھائی ہنری بولنگبروک کو جو ہنری آو لینکاسٹر بھی کہلاتا ہے تخت پر بیٹھنے کی اجازت دی ہنری وارث حقیقی نہ تھا کیونکہ تیسرے بیٹے اڈورڈ دی تھرڈ یعنی سوم کی نسل مین تھا حالانکہ ایڈمنڈ مورٹیمر جو ارل آو مارچ کہلاتا تھا دوسرے بیٹے کی اولاد زندہ تھا اس کا یاد رکھنا ضرور ہے کیونکہ ہوسز آو یورک و لینکاسٹر یعنی خاندان یورک و لینکاسٹر مین کل لڑائیون کی یہی وجہ تھی کئی سال تک اسی باعث سے بیکلی رہی تاجپوشی کے بعد ہنری کو بہت کم خوشی ہوئی آسایش مین جی اُچاٹ اور کمسن ارل او مارچ کے جو قلعۂ

ونڈسور مین مقید رہتا دوستون کی سازشش کا برابر خائف رہتا- در زمان عہد رچرڈ دی سکنڈ یعنی ثانی ایک باشندۂ ویلس اوین گلنڈوور نامے دربار مین رہتا ویلس کے آخری شاہزادے لیولن کی نسل سے ہونے کا دعوےٰ رکھتا رچرڈ نے جب انتقال کیا گلنڈوور اپنے وطن جو لورڈگرے ڈے رتھن کی جائداد کے قریب واقع تھا چلا گیا اس زبردست نواب نے گلنڈوور کی زمین کا ایک ٹکڑا ضبط کر لیا تھا منصفون سے داد نہ پاکر گلنڈوور نے خود عوض لینا چاہا اپنے ہموطنون کو جمع کر کے شہر رتھن اُجاڑ و جلا ڈالا باشندگان ویلس اس انتقام سے بہت خوش ہوئے انگریزون کو ویلس سے نکال دینے کا اچھا موقع خیال کر کے گلنڈوور کو پرنس آو ویلس قرار دیا ہنری اور اُسکی فوج سے طلب جنگ کی بادشاہ کا رسالہ انھین شکست نہ دیسکا ایک مباحثہ مین ارل آو مارچ کا چچا سر ایڈمنڈ مورٹیمر اسیر کر لیا گیا ویلس مین جب یہ کیفیت تھی باشندگان اسکوٹلینڈ نے تحت بہادر ارل آو ڈوگلاس شمال انگلستان پر چڑھائی کر کے لوگون کو لوٹا شہرون کو جلا دیا- ماہ ستمبر ۱۴۰۲ء مین ارل آو نورتھمبرلنڈ

اور اُس کے بیٹے سر ہنری پرسی نے جو اپنی طبع دلیر و مزاج
تیز کے سبب سے ہوٹسپر یعنی آتشی کانٹا کہلاتا ہو ملڈن
مین مقابلہ کرکے اسکوٹس کو بڑی خونریزی کے ساتھ ہزیمت
دی ڈوگلاس مع اشخاص دیگر قید کیا گیا نورتھمبرلینڈ اور
بادشاہ کے درمیان اُن قیدیون کے بارے مین قدرے
ناچاقی ہوئی مگر رفتہ رفتہ بڑھنے لگی یہانتک کہ نورتھمبرلینڈ اور
گلنڈوور نے ہنری کو تخت سے اُتارنے اور کمسن ارل
آو مارچ کو تخت نشین کرنے کی بندش کرکے فوج آراستہ
کی قبل اسکے کہ نورتھمبرلینڈ۔ گلنڈوور سے جا ملے بادشاہ او
اسکا بیٹا پرنس آو ویلس ۲۱- جولائی ۱۴۰۳ء کو شروزبری
پر حملہ ور ہوا دونون یعنی ہنری پلینٹا جینٹ اور ہوٹسپر
بڑی شجاعت سے لڑے ہوٹسپر یعنی آتشی کانٹا قتل
کیا گیا بادشاہ کا لشکر فیروز و منصور رہا شہزادۂ ہنری کی دلیری
کا شہرہ نزدیک و دور ہوا اسکی تہوّری و جانبازی سے قوم خوش
ہوئی مگر لنڈن جاکر ملک زادے نے سُست و نالائق لوگون
کی صحبت اختیار کی۔ ایک دفعہ شہزادے کے رفیق کو سر ولیم
گیسکوین نے جو میر عدل تھا مقید کرایا ہنری نے عدالت

جا کر رہائی طلب کی حاکم خاک ملتفت نہوا شہزادے نے
بکمال غضب میر عدل پر دست ظلم دراز کیا حالانکہ بادشاہ
کا بیٹا تھا مگر قاضی نے شہزادے کو زندان مین لیجانے کا
عہدہ دارون کو حکم دیا ہنری ایسا بیوقوف نہ تھا کہ اس امر
سے ناخوش ہوتا بلکہ سلطان کو یہ انصاف پسند آیا چھیالیس[۴۶]
برس کی عمر مین راج کی دوڑ دھوپ نے بادشاہ کو بالکل
فرسودہ کر دیا غش آیا کرتا اور کبھی کبھی دیر تک طاری رہتا
ایک مرتبہ شاہزادہ ویلیس باپ کو اس مرض مین بالکل
ٹھنڈا سمجھکر تاج جو سلطان کے پلنگ کے کنارے رکھا تھا
دوسرے کمرے مین لے گیا۔ بادشاہ کو جب ہوش آیا تاج
نہ پاکر معلوم ہوا کہ بیٹے نے سرکا دیا ہے۔ بادشاہ نے کمال
ملول ہو کر خیال کیا کہ شاہزادہ میری موت کا خواہان ہے
شاہزادے نے تاج لاکر اور باپ کو زندہ پاکر ایسی خوشی ظاہر
کی کہ بادشاہ کو اطمینان ہو گیا کہ میرا بیٹا غلطی سے اُٹھا لے گیا تھا
ہنری اپنی سلطنت کے چودھوین برس ۱۹- مارچ سنہ ۱۴۱۳ء
کو عالم فانی سے سوے عالم جاودانی
رخصت ہوا۔

ہنری دی ففتھ یعنی پنجم آف مونموتھ یعنی مونموتھ کا

سنہ ۱۴۱۳ء سے سنہ ۱۴۲۲ء تک

ہنری پنجم نے قلعۂ مونموتھ مین تولد ہو کر ایک دہقانی
عورت کے کنار عاطفت و قریۂ قرب وجوار مین پرورش
پائی کمسنی مین نحیف الجثّہ تھا مگر ترقی عمر کے ساتھ ایسا بہادر
و دلیر ہوتا گیا کہ ہر شخص پسند کرنے لگا پرسیز کے ساتھ
شروزبری اور گلنڈوور کے ساتھ ویلس کی لڑائیون مین
فن سپاہگری بھی حاصل کیا۔ جنگی اشغال جب نہ رہتے نکمّے
لوگون کی صحبت مین وقت ضائع کرتا۔ باپ کو اسکی تخت نشینی
کے خیال سے بد انتظامی کا بڑا کھٹکا تھا۔ لیکن عموماً قوم شہزادے
کے کلولون اور کھلنڈرے پن پر بہت دُرشتی و سختی سے نظر نہ کرتی
چنانچہ خطاب ہنری میڈکیپ یعنی اکلیل السودا دیا۔ سریر آرا
ہو کر ہنری نے اپنے وحشی ساتھیون کو ترک کر کے نہایت
سنجیدہ و فہمیدہ لوگون کو مشیر کار قرار دیا۔ منصف مزاج میر عدل
گیسکوین پر خاص توجہ ظاہر کی ارل آف مارچ کو جسے باپ
نے قید شدید مین رکھا تھا رہا کر کے نوکر رکھ لیا۔ رعایا اِن فہمیدہ

وانصافانہ قواعد سے نہایت شاد ہوئی۔ چونکہ حریص وطامع اور
بہادر وجری تھا فرانس کے بادشاہ سے وہ ٹکڑا جو پیشتر
انگلستان کے تابع تھا لے لینے کا عزم کیا اس زمانے مین
فرانس کی حالت ابتر و تباہ تھی۔ فرانس کا خاقان چارلس
ششم دیوانہ تھا بازی تاس اسی کے لیے ایجاد کی گئی شرفا ے
فرانس آپس مین لڑا کرتے ہنری نے ماہ اگست ۱۴۱۵ء
مین فرانس جا کر ہارفلیور محصور کیا۔ نہایت سخت مزاحمت
کے بعد ظفر حاصل ہوئی پھر کیلے کی طرف بڑھا لیکن فوج قحط
و علالت سے صرف بارہ ہزار تعداد مین رہگئی تھی۔ مشیرون نے
انگلستان واپس جانے کا شورہ دیا ہنری نے باواز بلند
جواب دیا کہ "نہین ہمارے نصیب مین فرانس کی اور بھی زمین
دیکھنا ہے"۔ بستی اجنکورٹ مین پچیسوین تاریخ ماہ اکٹوبر ۱۴۱۵ء
کو لوی کی ماتحتی مین ایک لاکھ فوج مقابل ہوئی۔ فرانسیسیون
کی شکست آسان کا سامان نظر آیا۔ فرانسیسیون نے لڑائی
کے قبل رات کھانے پینے مین صرف کی۔ انگریز اپنے سردار پر
پورا اعتماد و بھروسہ رکھتے ظفریابی و جان دہی پر مستعد تھے
ہنری اپنے رسالے مین گھوڑے پر چڑھکر تسلی دیتا اور عظمت

کریسی و پوئٹیرس یاد دلاتا علے الصباح انگریزون نے حملہ کیا
پہلے تیر مارے پھر تبرہاے رزمی و تیغہاے بزمی کھینچکر فرانسیسیون
پر جھپٹ پڑے - بڑی خونریزی کے ساتھ فرانسیسیون کو
پیچھے ہٹا دیا - ہنری بڑے خطرے کی حالت مین مبتلا ہوا اٹھارہ
فرانسیسی خود اسپون نے ہنری کو زندہ ہو یا مردہ لانے
کی قسم کھائی تھی - ان مین سے ایک شخص ڈگڈی الکن
نامے نے ہنری کا خود چاک کر ڈالا لیکن خود مجروح ہو کر اور
گھوڑے سے گر کر قتل کیا گیا - انگریزون نے بڑی ظفر پائی
فرانسیسیون نے نہایت رنجیدگی اُٹھائی بہت سے شرفا
مارے اور اسیر کیے گئے ہنری خوش و خرم انگلستان لوٹا
ہنری کا ہر جگہ استقبال شادیانہ کیا گیا لنڈن مین سڑکون پر
شراب بہائی گئی اور تمام گھر جھنڈیون سے آراستہ و پیراستہ
کیے گئے سنہ ۱۴۱۸ع مین ہنری نے فرانس پر پھر چڑھائی
کی فرانسیسیون کو اتنی مرتبہ شکست دی کہ فریقین کے
درمیان ایک عہدنامہ جس مین شرائط ذیل تصفیہ پا کر درج کیے
گئے مرتب کیا گیا - اولاً جب تک چارلس جیے سلطنت کرے
ثانیاً ہنری کی شاہ فرانس کی بیٹی کیتھارائن سے شادی ہو

ثالثاً ہنری بعد وفات چارلس وارث سلطنت فرانس ہو-
شادی کے بعد ہنری تھوڑے عرصے تک انگلستان مین آکر
رہا لیکن چونکہ ڈوفن نے ہنری کی غیبت مین کئی بار انگریزون
کو شکست دی ہنری کو فرانس پلٹ جانا پڑا جاتے ہی
ڈوفن کو مغلوب کر کے شمالی حصہ فرانس کا فتح کر لیا- ہنری
کو زمانۂ شباب و اثناے اشغال کارزار مین ایک مرض مہلک
ملحق ہوا انگلستان کی عملداری کے کل انتظامات ضروری اور
اپنے طفل خُرد سالہ کی حفاظت کے بندوبست کر دیے - علالت
مین نہایت صابر و خاموش رہتا- دوستون کو تسلی و تشفی دیتا
تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین اکتیسوین ۳۱ اگسٹ ۱۴۲۲ء کو راہی ملک
عدم ہوا- کیتھارائن بعد انتقال ہنری- ویلس کے ایک
بھلے آدمی اُووین ٹیوڈر سے منسوب ہوئی اور ایک لڑکا موسوم
بہ اڈمنڈ جسکو خطاب ارل آف رچمنڈ دیا گیا بھی ہوا-

ہنری دی سکستھ یعنی ششم اُونڈسر یعنی ونڈسر کا

۱۴۲۲ء سے ۱۴۶۱ء تک

ہنری پنجم نے اپنے بیٹے یعنی ہنری ششم کو جو پیدایش

ونڈسور تھا نو مہینے کا چھوڑ کر قضا کی ویسٹ منسٹر ایبی
مین مان نے گود مین لیکر تاج پوشی کرائی- عملداری فرانس چچا
ڈیوک آف بڈفورڈ کے ذمے کی گئی- ڈیوک آف گلاوسٹر
انگلستان مین قائم مقام ہوا- چارلس شاہ فرانس
ہنری پنجم کی وفات کے بعد دو مہینے جیا شاہ شیر خوار یعنی
ہنری ششم دونون انگلستان و فرانس کی سلطنتون کا
شہریار ہوا- عمر کے ساتوین برس پیرس مین سریر آرا کیا گیا
لیکن صرف تاج پوشی سے شاہی اقتدار نہین حاصل ہوتا- فرانسیسیون
کو شاہ انگلستان کی اطاعت مقبول نہ تھی اکثر اُن مین سے
چارلس دی سکستھ یعنی ششم کو اپنا بادشاہ سمجھتے انگریزون
اور فرانسیسیون مین بہت لڑائیان ہوئین چارلس بڑی
مصیبت زدہ اور تباہ حالت مین مبتلا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ تمام
فرانس کو انگلستان کی اطاعت و فرمانبرداری قبول و اختیار
کرنا پڑیگی لیکن اِس قسمت سے نہایت عجیب و غریب طریقے پر
محفوظ رہا اسکی آزاد بخش اور معجز نما ایک بھولی بھالی دیہاتن
لڑکی موسوم بہ جین ڈارک ہوئی انگریز اسے غلطی سے
جون آف آرک کہتے ہین جین ڈارک نے انگریزون کو پہلے

شکست اورلینس مین دی اس سبب سے میڈ آو
اورلینس یعنی سوکلی اورلینس کہلاتی ہے جین ڈارک
کے والدین غریب تھے سن سولہ برس کا تھا لوگون سے
فرانس کی غمگین حالت اور کمسن شاہزادے کی مصیبت کا
تذکرہ اکثر سُنا کرتی جین ڈارک کا نرم و ملائم قلب دردو
رحم سے فرانس کی تباہ حالت پر موم سان پگھل جاتا پیشتر سے
پیشین گوئی کی جسکے بموجب باکرہ صوبہ لورین۔ فرانس
کو بچاتی معتقد تھی اور ملک مقرب یعنی میکائیل کی شکل وہی
چارلس پاس جاکے ریمس لیجا تخت نشین و سریر آرا
کرنے کی ندا دیتی ہوئی نظر آنے لگی یقین واثق ہوگیا کہ آزادی
فرانس مجھی پر منحصر و موقوف ہے اکثر لوگون نے مجنونہ تصور
کیا لیکن بہت سی مشکلات پر غالب آکر آخرش چارلس کے
سامنے حاضر کی جاکر مبیّن ہوئی کہ مجھپر شہر اورلینس جسے انگریز
محصور کر رہے ہین بچانے اور آپ کو ریمس لیجا کر تاج پہنانے
کی وحی نازل ہوئی ہے چونکہ بالکل مایوس و ناچار تھا اور کوئی
صورت بچاؤ کی نہ تھی چارلس نے جین سے کہا جیسی تمھاری
مرضی ہو ویسا کرو بلا ترس و بیم زرہ پہن شمشیر باندھ ایک مقدس

جھنڈا جسکا پھریرا سر پہ لہراتا جاتا تھا ہین لے فرس جنگی پر مرد کیطرح
ٹانگین چیر کر سوار ہو دس ۱۰۰۰۰ ہزار جگر خستہ و تباہ حال سپاہیون
کی سردار بنکر انگریزی فوج پر ٹوٹ پڑی - لڑائی مین یہ سب کے
آگے رہی - کمند ڈالکر قلعہ پر حملہ کرنے کو چڑھ رہی تھی کہ ایک تیر
کھا کر مجروح ہوئی لیکن حصار اورلینس قطع کر ڈالا قوی الجثّہ
انگریز نہایت ہیبت زدہ و ہراسان ہو کر دب گئے فرانیسی
جین کی رسالت کے مقلّد ہوئے فرانیسی افسرون کی جو
دریاے لورین ہی پر لڑنا چاہتے تھے جین نے ایک نہ سنی
اپنی فوج ظفر سوج کو ارض السبق فتح کرتی ریمس لے گئی بہت
لڑائیان جیتی نیکنام ہوئی اچھے سے اچھے دلاور رسالداران
انگلستان کو ہزیمت دیکر قید کر لیا افسران فرانس
نیکنامی کے خواہشمند اسکی شہرت سے ناراض ہوئے
فرانسیسیون کو پھر امید ہوئی اور اس کنواری کی ہدایت
سے اورلینس کے بچانے اور راہ شہر ریمس کھولنے مین
سرسبز ہوئے جین نے چارلس کو ریمس لیجا پہلو مین
کھڑے ہو کر اپنی نظر کے سامنے تاج شاہ فرانس پہنوایا اس
امر محال کے معائنے کے بعد جسکو اپنا کار رسالت تصور کرتی

اگلا سیدھا سادا طرز زندگی اختیار کرنا چاہا کیونکہ اپنے قول کے
موافق ہاتف برخاستہ اور فرستادگی تمام ہوچکی تھی چارلس
راضی نہوا اسلیے بہادرانہ لڑتی ہوئی اُسی کے ہمراہ رہی لیکن
فورًا حالت مین تبدل و تغیر ہونے لگا اعتقاد تائید غیبی جاتا رہا
پہلے ہی سے اُس خطرے کی جو عنقریب آنے والا تھا واقفیت
غمزدہ ہوچکی تھی یہ خوفناک آگاہی پوری ہوئی محاصرۂ کوئیپین
کی بیچ لڑائی مین اکیلی چھوڑدی گئی باشندگان برگنڈی نے
اسیر کرکے انگریزون کے ہاتھ بیچ کرڈالا چارلس نے بچانے
کی کوئی کوشش نہ کی جین کا آخری زمانہ فرانسیسیون
کے لیے جنکو بچایا اور انگریزون کے لیے جو مشاہدۂ جرأت
کرچکے تھے اور ہرشخص کے لیے سوا خود اس کمسن بیگناہ
دوشیزہ کے فسانۂ شرمندگی و بیحیائی ہے۔ یہ دلیر لڑکی بازار روئین
مین ساحرہ کا چھدار کھا جاکر زندہ جلا ڈالی گئی جلتے وقت بھی کہتی رہی
کہ مجھے اسکی ندا خدا کی طرف سے آئی تھی آخری لفظ جو جلتے ہوئے
شعلون مین جین کی زبان پر جاری ہوئی یا عیسٰے" تھی جین کی روح
شریف جھوٹے دوستون اور سنگدل دشمنون سے اُس جگہ
جہان بدکار نیکون کو آزار نہین پہنچا سکتے اور جہان تھکے ماندے

آرام پاتے ہین جابجی - جب تک دنیا قائم ہے یہ عجیب و غریب رہائی یادگار رہیگی فرانسیسیون کی ہاری ہوئی ہمت پھر آئی -

نظم در مدح

پلا ساقیا ساغرِ بینظیر | کہ لکھتا ہون اک قصۂ دلپذیر
مصیبت مین جب چارلس تھا پھنس گیا | فلاکت مین جب ہو گیا مبتلا
مددگار اُسکی ہوئی جین ڈارک | جو انگلش مین کہلاتی ہے جون آوارک
کرون اُسکے تعریف کیا حُسن کی | وہ دوشیزہ تھی ایک رشکِ پری
برس پندرہ یا کہ سولہ کا سِن | جوانی کی راتین مرادون کے دن
دہاتن تھی اور ذی ہنر اور عقیل | مصیبت مین شہ کی ہوئی وہ کفیل
شکست اسنے پہلے جو ہنری کو دی | اسے میڈ کہتے ہین اور سو گلی
تھے مان باپ اسکے نہایت غریب | وہ کرتے تھے فاقے مصیبت نصیب
یہ اکثر سُنا کرتی تھی تذکراۂ | رعایا کے غمگین احوال کا
جو سنتی یہ احوال شہزادہ کا | پگھل جاتا تھا اسکا دل موم سا
یہ پیشین گوئی یہ رکھتی تھی گام | کہ اک باکرہ سے یہ ہوئیگا کام
جو دوشیزہ لورین کی ہو مقیم | اُسی سے یہ سر ہو مہم عظیم
حضوری مین یہ شہ کی حاضر ہوئی | اور اسطرح سے عرض کرنے لگی

بٹھاؤن ضرور آپ کو تخت پر | پنھاؤن گی اس فرق پر تاج زر

یہ تھا بسکہ مایوس امیدوار | کیا اسکے وعدون پہ دارومدار

کہا جیسی مرضی ہوا ے مہ لقا | کرو۔ تمپہ مین جان و دل سے فدا

مری فوج کی اب تم افسر بنو | حریفون سے میرے تمھین لڑو

پہن اسنے بس تن پہ جنگی لباس | گئی فوج رزمی کے نزدیک و پاس

جو زیب کمر اسکے شمشیر تھی | تو رایت کی بھی سر پہ تنویر تھی

لڑائی مین یہ سب کے آگے رہی | مظفر یہ دشمن پہ اپنے ہوئی

چڑھی قلعہ پر پھینک کر پھر کمند | ہوا فتح کا نجم طالع بلند

ہراسان ہوئی دشمنونکی سپاہ | ہوئی رنج سے سب کی حالت تباہ

مقر اُسکی جرأت کے سب ہو گئے | خجل اپنی کردار بد سے ہوئے

کیے فتح اسنے بہت سے جدال | بہادر تھی بے شبہہ یہ خوشخصال

اُلو العزمیون سے اُبھرتی ہوئی | گئی ریمس تک فتح کرتی ہوئی

رکھا سر پہ تاج شہی شاہ کے | یہ سب کام اس باکرہ نے کیے

کیے پورے جب اسنے وعدے تمام | کہا اب مین رکھونگی عزلت سے کام

مین گوشہ نشینی کرون اختیار | مناسب یہی ہے مجھے شہریار

یہ بات اُسکی شہ کو ہوئی ناپسند | کیا اُسکا ساتھ اپنے رکھنا پسند

ہوئی کوششین مین جو جنگ و جدال | یہ لڑنے مین مصروف تھی باکمال

نہ ہمراہ کچھ فوج اس کے رہی ... یہ تنہا حریفون مین بس گھر گئی
جو سکناے برگنڈی تھے کچھ شریر ... کیا آخرش اسکو سب نے اسیر
ہوئی بیچ اُسوقت یہ نیکنام ... یہ افسانۂ شرم سے ہے لاکلام
پھر انگریز بولے کہ او ساحرا ... تجھے زندہ جلوائین گے برملا
نہ لی چارلس نے بھی کچھ اُسکی خبر ... کیا کام ابلیس کا بے خطر
جلی میڈ اور لینس بے گناہ ... لیا نام عیسیٰؑ کا کی دل سے آہ
گئی اُس جگہ اُسکی روح شریف ... نہین دیتے آزار جسجا حریف
نکو کار بچتے ہین بدکار سے ... تھکے ماندے درماندہ آزار سے
یہ حالت رہیگی سدا یادگار ... زمانے مین جبتک ہے لیل و نہار
فرانسیسیون کی بڑھین سطوتین ... پلٹ آئین ہاری ہوئی ہمتین
اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار ... نہو اُس سے مایوس امیدوار
خدایا جسے تو معزز کرے ... بھلا کون ذلت اُسے دے سکے
دل و جان سے دارا کی ہے یہ دعا ... کہ ہو مدرسے کو ترقی خدا

اس سوزش بیجا و بیرحم کے بعد انگریزی امورات ملک فرانس مین برعکس گذرنے لگے ڈیوک آو بڈفورڈ پژمردہ ہوکر سنہ ۱۴۳۵ع مین مرگیا جب تک شاہ ہنری بالغ ہو فرانس مین قریب قریب تمام دخل جاتا رہا انگلستان کی بہت غمگین حالت ہوئی ہنری

کے عہد شباب مین اوصاف شاہی نہ پائے گئے امورات
سلطنت اپنی ہلیلۂ جلیلہ مارگرٹ آو انجو کے سپرد کیے ملکہ
علاوہ حسن وجمال کے شجاع و دلیر بھی تھی مگر ساتھ ہی اُسکے
بڑی خونخوار و سنگدل سنہ ۱۴۵۵ء مین رچرڈ ڈیوک آو یورک
یعنی امیر یورک نے اپنا سلسلۂ نسل اڈورڈ سوم کے
دوسرے بیٹے سے قائم کر کے تخت پر دعوے کیا دراخالیکہ
جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون ہنری بادشاہ کے تیسرے
بیٹے کا بیٹا تھا۔ ایک روز مابین امیر یورک اور امیر
سومرسٹ۔ ٹمپل گارڈنس یعنی باغات مندری مین
فی الجملہ بحث ہوئی۔ حاضرین مجلس نے مختلف پہلو اختیار کیے
دوستان امیر یورک نے سفید گلاب توڑ کر اپنی ٹوپیو نمین
لگائے۔ رفقاے شاہی نے سرخ۔ اس فساد سے اُن رنجیدہ
خانہ جنگیون کی بنیاد جن سے تیس ۳۰ برس تک ملک مین تہلکہ رہا
اور جو وارس آو دی روزس یعنی گلاب کی لڑائیان
کہلاتی ہین شروع ہوئی پہلی لڑائی درمیان پیروان سرخ و سفید
گلاب سینٹ البانس مین جہان امیر یورک مظفر و منصور
اور کمزور و غریب بادشاہ اسیر و مجبور ہوا ہوئی۔ تاہم سلسلۂ

جدال وقتال منقطع نہ ہوا بہت لڑائیان ہوئین ایک دفعہ امیر وارک سے ملکہ کی فوج کو ہزیمت دیکر مع طفل شیرخوار اسکوٹلینڈ بھاگ جانے پر مجبور وناچار کیا امیر یورک نے اپنے دعوے دیوان عام وخاص مین پیش کیے حسب تصفیۂ پارلیمینٹ یہ امر قرارداد ہوا کہ تا حین حیات ہنری سریر سلطنت پر متمکن رہے اور امیر یورک اُسکا جانشین ہو ملکہ نے اپنے بیٹے کے دعوے کی تنسیخ سے نہایت منغّص ہو کر فی الفور اٹھارہ ہزار جوانون کا جمّ غفیر ومجمع کثیر لیکر ویکفیلڈ گرین مین امیر یورک کا مقابلہ کیا - ملکہ منصور اور امیر مقتول ہوا بعد ازان لنڈن کوچ کرکے اپنے شوہر کو تخت نشین کیا - لیکن یہ فیروزی قلیل القیام ومختصر الایام تھی اڈورڈ امیر یورک کا بڑا بیٹا ابتک ایک بڑی فوج پر قابض ومتصرف تھا فوری ملکہ کو لنڈن سے جہان نہایت ناپسند کی جاتی ناچار بھگا دیا اور بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ ۱۴۶۱ء کو کمسن اڈورڈ بلقب اڈورڈ چہارم بادشاہ ہوا -

اڈورڈ دی فورتھ یعنی چہارم

سنہ ۱۴۶۱ء سے سنہ ۱۴۸۳ء تک

اڈورڈ باوجود تخت نشینی انگلستان پر پورا پورا قابض
و متصرف نہوا کیونکہ ہنری ششم نے مع اپنی ہمدم و ہمراز ملکہ
مارگرٹ کے اسکوٹلینڈ گریزان ہو کر بڑی فوج آراستہ
کی اڈورڈ نے تعاقب کیا تین لڑائیون مین جو ٹوٹن و ھجلے مور
و ہکسہیم مین ہوئین ظفر پائی یہ فتوحات ایسے کامل تھے کہ ملکہ اور
شاہزادہ ویلس کو پناہ ملنا بھی دشوار ہوا صحرا مین بھاگ گئے
رہزنون نے گھیر کر ملکہ سے تمام جواہرات اور نقد و جنس
چھین لیا قزاق آپس مین لوٹ تقسیم کرنے مین مشغول رہے
کہ ملکہ بھاگ بچی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ ایک اور ٹھگ شمشیر
بدست نے روکا ملکہ نے رحم کا ملتجی ہونا چاہا کمسن شاہزادے
کا طرز شاہانہ پر ہاتھ پکڑ کے کہنے لگی کہ لو میرے مخلص مین تمھارے
بادشاہ کے بیٹے کی حفظ جان تمھارے سپرد کرتی ہون یہ اعتبار
و بھروسہ بجا تھا ڈاکو نے ساحل پر لیجا اُنکو اپنی نظر کے سامنے
جہاز پر سوار کر فلانڈرس بھیجدیا ہنری کچھ عرصے تک
چھپا رہا لیکن آخر کو دشمنون کے ہاتھ لگا امیر وارک نے
لنڈن لیجا کر برج مین قید کیا نو سال تک اڈورڈ کی حکومت
صلح سے کٹی امیر وارک جسکو اُس زمانے مین بڑی قوت

حاصل تھی بڑا حامی رہا وارک سلطان ساز کہلاتا ملکہ کے عزیزون
کی قدر و منزلت کی جہت سے وارک کو رشک پیدا ہوا
بادشاہ سے نفاق کا یہی باعث ہوا ملکہ موسوم الیزبتھ وڈوایل
ایک لینکاسٹرین خود اسپے کی بیوہ انگریزن تھی - مغرور و
متکبر رؤسا اس شادی سے نہایت آزردہ تھے سازش
کرکے شاہ ہنری کو تخت نشین کرنے کا قصد کیا ملکہ مارگرٹ
نے مع اپنے بیٹے کے جو اب اٹھارہ برس کا کڑیل جوان تھا
لوئی یازدہم شاہ فرانس کے دربار مین پناہ لی تھی پُرانے
دشمن امیر وارک کی ملاقات سے نہایت متعجب ہوئی دونون
مین ملاپ ہوا اور یہ امر تصفیہ پایا کہ نوجوان شاہزادہ وارک
کی دختر بی بی این نیول سے منسوب ہو وارک نے
انگلستان پلٹ کر جلد ایک فوج کثیر جمع کی اڈورڈ اس
آفت ناگہانی سے ہولینڈ بھاگا اُسکی زوجہ نے درگاہ دھرم سالہ
ویسٹ منسٹر مین پناہ لی چند مہینون کے بعد اڈورڈ پلٹ آیا
پیشتر لوگون نے لاپروائی ظاہر کی لیکن جلد ایک فوج کثیر لیکر
وارک سے مقابلہ کرنے کے قابل ہوا جنگ بارنٹ
مین جو ۱۴- اپریل ۱۴۷۱ء کو واقع ہوئی وارک قتل کیا گیا

فوج کو شکست ہوئی ملکہ مارگرٹ انگلستان مین اُتری ہی تھی
کہ وارک کی شکست و موت کی خبر آئی۔ صدمۂ ناگہان سے
زمین پر بیہوش ہو کر گر پڑی مگر ہمت نہ ہاری پھر کوشش
کرنے کا قصد کیا اڈورڈ کی ظفریاب فوج سے ٹیوکسبری مین
۴۔مئی ۱۴۷۱ء کو مقابلہ کیا شکست پاکر مع شاہزادۂ ویلس
اسیر کی جاکر اڈورڈ کے سامنے حاضر کی گئی بادشاہ نے
شاہزادے سے بہ طنز پوچھا کہ آپ کسواسطے انگلستان تشریف
لائے ہین اس جوان نے مردانگی سے جواب دیا کہ اکلیل
آبائی و حقوق اجدادی واپس لینے کو۔ اڈورڈ نے اُسکے
چہرۂ گلفام پر آہنی دستانہ پہنے بیرحمی سے گھونسا مارا بادشاہ
کے بھائی امراے کلارنس و گلاوسٹر نے ملکہ کے سامنے
اپنے خنجرہاے پرجفا سے شہزادے کو ہلاک کیا ملکہ کو صوبۂ انجو
مین میراث پر جانے کی اجازت ملی بیچاری نے اپنی باقی زندگی
نہایت مصیبت مین بسر کی شوہر کو رچرڈ گلاوسٹر نے برج
مین قتل کیا اڈورڈ نے جب تک تاج و تخت پر اچھی طرح
قابض و متصرف نہوا بڑی ہمت ظاہر کی لیکن اب ظلم و عیاشی
کرنے لگا اسکا بھائی رچرڈ جو چاہتا تہ کرتا دوسرا بھائی

کلارنس ایک ادنے جرم کے لیے گرفتار ہوکر برج مین ڈالدیا گیا اور شراب مین ڈبوا کر مروا ڈالا گیا بھائی کی وفات کے بعد بادشاہ چار برس جیا عمر کے تینتالیسوین سال ماہ اپریل سنہ ۱۴۸۳ع مین انتقال کیا دو چھوٹے بیٹے اور پانچ لڑکیان چھوڑ گیا۔

اڈورڈ دی ففتھ یعنی پنجم

سنہ ۱۴۸۳ء

اڈورڈ پنجم جس نے صرف دو مہینے سلطنت کی درگاہ ویسٹ منسٹر مین پیدا ہوا چونکہ اپنے باپ کی رحلت کے وقت بوجہ سیزدہ سالگی و ناتجربہ کاری عہد طفولیت خود انتظام مملکت مین قاصر تھا اسلیے اُسکا چچا رچرڈ جو امیر گلاؤسٹر کہلاتا ملک کا محافظ و نگہبان مقرر کیا گیا جلد ظاہر ہوگیا کہ سوا تخت و تاج کے کوئی شے رچرڈ کی حرص و طمع نہ مٹا سکے گی چند شرفا کو عیاری اور دھمکی سے اپنی طرف کرکے اڈورڈ اور اُسکے چھوٹے بھائی رچرڈ پر قابض ہوکر بقول اپنے حفاظت کے لحاظ سے برج لنڈن مین رکھا پھر جنھین اپنے منصوبے کی انجام دہی مین مانع سمجھا دور و دفع کیا ملکہ کے بھائی لورڈ ریورس اور اُسکے کئی رشتہ دارون کو

گرفتار کرا قتل کرا ڈالا جسدن قتل کا حکم دیا شرفا کو برج مین طلب
کر کے محفل مین غصہ ور داخل ہو کر کہا مجھکو معلوم ہوا ہے کہ
بعض لوگ میری جان لینے کی فکر مین ہین لورڈ ہیسٹنگس
سے جو کمسن بادشاہ سے الفت رکھتا تھا مخاطب ہو کر کہا
ایسون کے ساتھ کیا سلوک لازم ہے لورڈ ہیسٹنگس نے
جواب دیا کہ اگر لوگون کا ایسا ارادہ ہے تو بلا شک سخت سزا
کے مستحق ہین رچرڈ نے چیخ کر کہا کہ تو مجھکو اگر کے ساتھ جواب
دیتا ہے ولی پاول کی قسم جب تک تیرا سر نہ قلم کیا جائیگا
مین کھانا نہ کھاؤنگا اشارہ کرتے ہی سپاہیون نے داخل
ہو کر ہیسٹنگس کو کمرے سے باہر گھسیٹ کر مقابل گرجا
برج کے سبزہ زار مین ایک لکڑی کے لٹھے پر اُس بیگناہ
کا سر رکھکر قلم کر ڈالا تھوڑے دنون بعد چند بدذات شرفا نے
بدیس مین کمسن بادشاہ کے سلطنت کا مستحق نہ ہونے کی اور
رچرڈ کی تاج پوشی کی بندش کی سرگوشیان شروع کین اس
شریر اظلم نے بعد انکار رفا سد شاہی قبول کی جو ہین یہ نامعقول
تاج پوشش ہوا کمسن شاہزادون کو برج کے دوسرے حصے
مین سر کوا دیا شہزادے پھر کبھی نظر نہ پڑے رچرڈ نے ایک

بدطینت شخص موسوم ٹایرل کو شہزادون کے قتل کا حکم دیا۔
منقول ہے کہ اس ملعون و مردود نے تعمیل کارد وجلادون
کے سپرد کی ان دونون کمبخت و بدنصیبون نے اُس کمرے
مین جہان شاہزادے ایک ہی پلنگ پر سوتے داخل ہو کر
معصوم بچون پر تکیے رکھکے گلے گھونٹ ڈالے لغشین زینے
کے نیچے ایک غار مین پوشیدہ کردی گیئن شاہ چارلس ثانی
کے عہد مین صرف ہڈیان ملین اور دھرم سالۂ ویسٹ منسٹر
مین دفن کی گیئن دونون شاہزادون کا یادگار مقبرہ ابتک معاینہ کیا جاسکتا ہے

رچرڈ دی تھرڈ یعنی سوم ملقب بہ کروکبیک یعنی لشپت خمیدہ

۱۴۸۳ء سے ۱۴۸۵ء تک

رچرڈ سوم بڑا ظالم و مکار وطامع وحریص و بدقطع وکریہ المنظر تھا
ایک شانہ دوسرے سے اونچا ہونے کے سبب کبڑا کہتے
ولیعہد کی اہلیہ لیڈی این نیول نے تصور کرکے کہ لوگ میری
طرف توجہ وخیال نکرین بلکہ بالکل بیخبر رہین لنڈن مین پیشہ
باورچن اختیار کیا اور اسی ادنے وعاجز درجے مین زندگی بسر
کرنا چاہا۔ یہ تو یاد ہوگا کہ امراے گلاوسٹر وکلیرنس نے

اسی کے شوہر کو کس سنگدلی و بیرحمی سے بعد جنگ ٹیوکسبری
ہلاک کیا تھا رچرڈ واقف تھا کہ این نیول تونگر امیر
وارک کی نصف جائداد کی وارث ہے لہذا ڈھونڈھکر بڑی
دھمکیون سے اپنے ساتھ شادی کرنے پر ناچار و مجبور کیا اس
نسبت سے ایک بیٹا پیدا ہوا رچرڈ کا حکم ہوا کہ لڑکا سن
بلوغیت کو پہنچکر شاہزادی الیزبتھ وڈوائل سے منسوب ہو
لیکن لڑکے کی موت سے یہ منصوبہ انجام نہ پایا این لڑکے کی
فوت کے بعد صرف چند دنون جی لڑکے کی وفات اور رچرڈ
کی بدسلوکی و ظلم سے نہایت غمگین رہتی انھین رنج و آفت زدگی
مین کڑھا اور بلک بلک کر تاریک قبر مین جا لیٹی رچرڈ کی سلطنت
مختصر و دقدار و ایذا رسان ہوئی کسی پر اعتبار نہ کرتا امیر بکنگھیم
رچرڈ کا رشتہ دار بھائی اصل معین رہا ایک مرتبہ زیادہ لطف
و کرم کا خواہان ہوکر رچرڈ سے جواب انکار قطعی پایا بکنگھیم نے
نہایت آزردہ ہو شرفا کو شریک کرکے رچرڈ کو معزول اور
ہنری ٹیوڈر کو جو امیر رچمنڈ کہلاتا تخت نشین کرنے کا ارادہ
و بند و بست کیا رچمنڈ نسل جون آف لینکاسٹر سے تھا اور
بیوہ ہنری پنجم موسوم بہ کیتھارائن کا اور صوبہ ویلس کے

ایک شخص معزز مسمےٰ بہ اُووین ٹیوڈر کا جس سے کیتھارائن
منسوب ہوئی تھی پوتا ہے بکنگھیم کا ارادہ پورا نہوا فوج پراگندہ
ومنتشر ہوگئی خود مقید ہوکر ماہ نومبر ۱۴۸۳ء میں قتل کیا گیا
ہنری ٹیوڈر دو ہزار مقتدی لیکر فورًا ویلس مین آ اُترا
بہت سے باشندگان وشرفاے ویلس شریک ہوئے
یہانتک کہ لیسٹر شائر مین پہنچکر فوج کی مقدار چھ ہزار
آدمی ہوگئی ۲۱- اگسٹ ۱۴۸۵ء کی شام کو شہر بوسورتھ
مین جو لیسٹر سے چھ کوس کے فاصلے پر واقع ہے لشکران
فریقین جمع ہوئے شب بھر رچرڈ نے مضطرب و وحشت انگیز
خواب دیکھے اور تمام مظلوم جنکو قتل کیا تھا عالم رویا مین نظر
آئے پہلے بھتیجا جو بیدردی و بیرحمی سے ٹیوکسبری کی لڑائی
کے بعد قتل کیا گیا تھا دکھائی دیا- بعد ازان بھولا بھالا شاہ
ہنری ششم جو برج مین ہلاک کیا گیا- پھر اُن شرفا کا دل
جنکے سر قلم کرائے تھے- اُسکے بعد وہ دونون کمسن حسین شاہزادے
جنکا بچپن کی پیاری نیند مین خونخواری و بدکاری سے گلا گھونٹا گیا
اور سب کے پیچھے غریب وبیچاری بی بی مصیبت کی ماری این
جو پشت خمیدہ کی بدسلوکی سے رنج وصدمہ پاکر کشتۂ جور وجفا ہوئی-

صبح کو فوجون مین مقابلہ ہوا لڑائی شروع ہوتے ہی **لورڈ استانلی** جو فوج شاہی کی جماعت کثیر پر حکمران تھا مع اپنے رسالے کے **رچرڈ** کو ترک کرکے امیر **رچمنڈ** کا شریک ہوا **رچرڈ** کو فوراً معلوم ہو گیا کہ لڑائی ہاتھ سے گئی مثل جنگلی درندون اور وحشی بہائم کے طیش مین آ اور غضبناک ہو کر غنیم کی فوج مین صید سمجھکر گھس پڑا جب تک تن مین دم رہا لڑا کیا **لورڈ استانلی** نے تاج زمین سے اُٹھا کر **ارل آو رچمنڈ** کے سر پر رکھا درانحالیکہ تمام لشکر نے شاہ **ہنری ہفتم** کی درازیِ عمر کی دعا کا شور بلند کیا بعد فتح **رچرڈ** کی لاش مجروح و زخمی ایک گروہ مقتول کے نیچے دبی پائی گئی گھوڑے پر لاد **لیسٹر** لیجا کر دو شبانہ روز سر بازار کھلا رکھا تاکہ کل وجزو دیکھین کہ ظالم کی جسکی جزا ابتک باقی ہے یہ سزا ہے **پلینٹا جینٹ** کا شاہی خاندان جو **ہنری** دوم سے شروع ہوا اور تین سو تیس برس تک تخت **انگلستان** پر قابض و متصرف رہا یون تمام ہوا۔ شروع زمانہ **پلینٹا جینٹ** مین باشندگان **انگلستان** نے فنون و علوم مین ترقی کی تھی مگر گلابون کی جنگ وجدال کے زمانے مین بجز لڑائی کے کسی امر کی فکر نہ رہی پس

اہالیان **انگلستان** خونریز و بیرحم و بیدرد و ظالم و جاہل
ہوگئے کبر و نخوت نے دلون مین گھر بنایا سنہ ۱۴۳۸ء مین ملک
جرمنی کے ایک شخص **گٹنبرگ** نامے نے فن چھاپا اختراع
کیا سنہ ۱۴۷۱ء مین **ولیم کیکسٹن** نے **انگلستان** مین جاری
کیا یہ ایجاد بدیس مین لوگون کی علمی ترقی کا بڑا باعث ہوئی پہلے
صرف قلمی کتابین لکھی جاتی تھین اور بہت شاذ و مشکل سے
دستیاب ہوتین سوا پادریون کے تھوڑے ہی لوگ اس
قابل تھے کہ خرید کر پڑھ سکتے۔

ہنری دی سونتھ یعنی ہفتم اور رچمنڈ یعنی رچمنڈ کا
سنہ ۱۴۸۵ء سے سنہ ۱۵۰۹ء تک

ہنری ہفتم ظفر پاکر بادشاہ تو ہوا مگر استحقاق خاندانی نہایت
ضعیف رکھتا۔ سریر آرائی کے چند مہینے بعد دختر **اڈورڈ**
چہارم یعنی شہزادی **الیزبتھ** سے شادی کرکے تخت **انگلستان**
پر دعوے قوی و مستحکم کرلیا۔ فریقین سفید و سرخ گلاب مین یہ
عروسی باعث امن و صلح ہوئی **ہنری** فہمیدہ و شجاع تو تھا لیکن
خاص و عام سے ارتباط و اختلاط نہ رکھتا **ہنری** کے بہت سے

اعدا تھے جو بظاہر تو مقابلہ نہ کر سکتے لیکن حیلہ سازون کو تخت
انگلستان پہ دعوے کرنے کا اشتعال دیا کرتے صرف
ایک ہی مرد خاندان پلینٹا جینٹ امیر کلیرنس کا بیٹا
موسوم اڈورڈ جو ارل آو وارک بھی کہلاتا اور جو صغرسنی
سے زندان مین مقید رہا باقی تھا عہد ہنری کے دوسرے
سال ایک شخص نوجوان موسوم بہ لیمبرٹ سمنل نے جو
اصل مین نان پز کا لڑکا تھا جزیرۂ آئرلینڈ جاکر ارل آو
وارک ہونے اور برج سے بھاگ بچنے کا دعوے کیا
کچھ لوگ جو ہنری اور اُسکی حکومت سے ناراض تھے شریک
ہو کر سمنل کے ہمراہ انگلستان گئے ہنری نے جنگ
اسٹوک مین ۱۴۸۷ع سمنل کو ہزیمت دیکر گرفتار کر لیا۔
چونکہ لیمبرٹ بازیچۂ مردم تھا اور مجرد اُنھین کی تائید و اشتعال
سے انگلستان پر چڑھا اسلیے ہنری نے جان بخش کر
باورچیخانے مین بطور میٹھر رہنے دیا ۱۴۹۲ع مین بڑا مہیب و
خوفناک بلوہ و فساد ہوا ایک خوبصورت کمسن خوش طرز جوان
نے شہر کورک واقع آئرلینڈ مین اپنے تئین رچرڈ یعنی امیر
یورک مشہور کیا اُس مصنوعی رچرڈ کا بیان تھا کہ جب میرا

بھائی اڈورڈ پنجم برج مین قتل کیا گیا قاتلون نے میری گریہ و
زاری پر رحم کر کے رہا کیا چونکہ اڈورڈ چہارم سے بہت مشابہ
تھا باشندگان آئرلینڈ نے تخت کا مستحق سمجھکر اسکوٹلینڈ
کے شاہ جیمس پاس روانہ کیا جیمس اس گرمجوشی سے
اعانت پر مستعد ہوا کہ شریف و حسین لیڈی کیتھارائن
گورڈن سے منسوب کر کے انگلستان پر حملہ ور ہوا۔
حیلہ ساز نے کورنوال جا کر بہ آسانی تین ہزار جوان اعانت
پر مستعد پائے شہر اکسیٹر محصور کر رہا تھا کہ سلطان ہنری
کی فوج نے حملہ ور ہو کر مکار کا لشکر درہم و برہم کر ڈالا فریبی نے
نیو فورسٹ یعنی نئے صحرا کے عبادت خانے مین پناہ لی
سنہ ۱۴۹۷ء مین قید کر کے برج جہان ایک یہودی کا لڑکا موسوم بہ
پرکن واربک ہونے کا مقر ہوا بھیجدیا گیا کچھ دنون بعد
امیر وارک کے ساتھ برج سے بھاگ نکلنے کا بندوبست
کیا شاہ نے مطلع ہو کر سنہ ۱۴۹۹ء مین دونون کو قتل کرا ڈالا۔
ہنری کی غیر ملکون پر چڑھائی کرنے کی مطلق خواہش نہ تھی
پس باقی زندگی صلح و قوانین کی ترتیب و ترمیم مین گذاری
لوگون کو علم و فنون و حکمت کی طرف راغب کیا۔ اہالیان

صنعت وحرفت اور سنگتراش بدیس سے بلوا کر انگلستان
مین بسائے۔ شہر رچمنڈ مین ایک کاخ منور و بلند اور خانقاہ
ویسٹ منسٹر کا وہ خوشش قطع ٹکڑا جس سے ہنری رچمنڈ
کا آج تک نام روشن ہے تعمیر کرایا سنہ ۱۴۹۶ء مین ملک
اسپین کے ایک شخص مسمے بہ کولمبس نے برّ اعظم امریکا
ڈھونڈھ نکالا فخر و مباہات مین شریک ہونے کا خواستگار
ہو کر ہنری نے دو جہاز آراستہ کر کے ایک مشہور و
چالاک ملاح مسمے بہ سبیسٹین کیبٹ کے حوالے
اور تابع فرمان کیے کیبٹ شخص اول ہے کہ جزیرہ
نیوفونڈلینڈ یعنی زمین نو یافت پہنچا۔ ہنری بڑا لالچی تھا
سِن کے ساتھ حرص وطمع بھی بڑھتی گئی دو قانون دان امپسن
اور ڈڈلے جو نہایت بے انصافانہ و غیر واجبی طور پر رعایا
سے زبردستی وصول زر کرتے مقرر کیے اپنے تن پر ہنری ادھی
بھی خرچ نہ کرتا اور مثل قارون کے بڑی دولت جمع کی
ایک روز امیر اوکسفورڈ نے بادشاہ کی نہایت عمدہ طرز
پر ضیافت کی بادشاہ نے کہا اُے امیر تمھارے پاس تو قانون
کے موافق جسقدر نوکر ہونا چاہیے اُس سے زیادہ ہین قسم اپنے

ایمان کی میرے مہربان اس اعلیٰ دعوت سے تمھارا مین نہایت ممنون و مشکور رہوا اگر اپنی موجودگی مین کوئی امر خلاف قاعدہ و قانون جائز نہین رکھہ سکتا اس بارے مین میرا وکیل تمسے ضرور گفتگو کریگا" بیچارے امیر کو اس جرم کے عوض پندرہ ہزار مارکس جو انگلستان مین سکۂ رائج اُوقت سے دینا پڑے ۱۵۰۹ء مین سلطنت کے تیسوین برس ہنری نے انتقال کیا ہنری کے دو بیٹے تھے ایک ارتھر جو کیتھارائن آواراگون سے منسوب ہونے کے دوسرے ہی سال یعنی ۱۵۰۲ء مین گذر گیا اور دوسرا ہنری جو تخت انگلستان پر بیدا رجنت ہوا۔

ہنری دی ایٹھتہ یعنی ہشتم

۱۵۰۹ء سے ۱۵۴۷ء تک

ہنریِ ہشتم کی سریر آرائی سلطنتِ اقبالمند کی روشن و قوی امیدون کے ساتھ ہوئی خزانہ پر قرب وجوار کے بادشاہون سے امن و صلح۔ اور دعواے رقیبان خاندان یورک و لینکاسٹر ذات مین موجود اٹھارہ برس کے

سِن مین گدی نشین ہوا۔ ایسا صاف دل سلیس و بردبار تھا کہ تمام رعایا کے دل پسند ہوا پوپ سے اجازت لیکر اپنے بھائی اردر کی بیوہ کیتھارائن سے شادی کی اٹھارہ برس خوشی وخرمی مین کٹے کئی اولاد ہوئین لیکن صرف ایک شاہزادی مسمے بہ میری زندہ رہی۔ باپ کی طرح غیر قومون سے جنگ وجدال کرنے مین ہنری پرہیز نہ کرتا تاج پوشی کے چار برس بعد بغیر کسی وجہ معقول کے ملک فرانس پر حملہ ور ہوا۔ نہایت قلیل العرصہ لڑائی ہوئی سنہ ۱۵۱۳ء مین ایک ہی جنگ کے بعد جسے فرانسیسیون کی تلوارون کے بہ نسبت خارہاے مہمیزی زیادہ استعمال کرنے کے سبب سے جنگ خارا کہتے ہین ہنری نے خوشی سے صلح کرلی ہنری تو فرانس مین یون مشغول تھا یکایک اسکوٹلینڈ کے شاہ جیمس چہارم نے انگلستان پر چڑھائی کی انگریزی سپاہ نے بہادر امیر سرے کی ماتحتی مین بہ میدان فلاوڈن مقابلہ کیا جیمس مع بہت شرفاے اسکوٹلینڈ مقتول ہوا اسی اثنا مین فرانسیس اول تخت فرانس پر رونق افروز ہوا چونکہ ہنری کا ہمسن تھا فریقین کو باہمدگر

ملاقات وصحبت کی رغبت وآرزو ہوئی پہلی ملاقات کے لیے ایک
جگہ قریب شہر آرڈرس صوبۂ پکارڈی مین قرار پائی۔ بڑے
بڑے شرفاے انگلستان وفرانس مع اپنی عورتون
کے نہایت عمدہ اور قیمتی پوشاک وزیورات سے مرصع وکمل ہوکر
وقت معینہ پر جمع ہوئے کوئی تین ہزار فوق البھڑک خیمے میدان
کے قرب وجوار مین ڈالے گئے لوگون کے کپڑون اور گھوڑون
کی زیبائیش مین اسقدر اسباب طلائی ٹکا تھا کہ وہ جگہ عرصۂ
پوشاک طلائی مشہور ہوئی کل انتظامات کارڈینل وُلسے
کے جو اُسوقت شاہ ہنری کا بڑا مقرب وپیارا تھا محول تھے
وُلسے شہر اپسوچ کے ایک قصاب کا بیٹا تھا۔ مگر نہایت
لائق وفائق وعہدۂ جلیلہ پر فائض وقابض تھا قسمت مین
شاہزادون کی تلون طبعی وبے اعتباری کا تجربہ بدا تھا کسی ام
مین جسکی انجام دہی کے لیے بدل وجان کوشان تھا مالک
کی رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے ذلیل کیا گیا۔ دولت
بھی تمام وکمال ضبط وتلف کرلی گئی۔ رنج کے مارے علیل ہوکر
وقت نزع یہ آخری الفاظ وُلسے کی زبان پر جاری ہوئے۔ اگر ایسی
ہی سپاس گذاری ونمک حلالی سے کہ مین نے بادشاہ کا کام کیا

خدا کا کرتا تو اسوقت کہ میرے بال سفید ہو گئے ہین پروردگار
عالم مجھے ہرگز ترک نہ کرتا" ہنری کے خاندان کی کیفیت عجیب
وغریب ہے چھ جوروین کین پہلی بی بی کا حال تو لکھا جا چکا
ہے کہ ہنری کے بھائی اردر کی بیوہ تھی کئی سال تک تو
کیتھارائن کے ساتھ عیش و عشرت مین بسر کی یہانتک کہ
دربار کی ایک کمسن عورت موسوم این بولین کے حسن و
زندہ دلی نے ہنری کو بیاہ کرنے پر رجوع و راغب کیا
بھائی کی بیوہ سے عروسی شرعًا ناجائز ہونے کے بہانے
سے وفادار کیتھارائن کو طلاق دیکر فورًا بولین سے
شادی کرلی بولین کو تین ہی برس ملکہ بننا نصیب ہوا
ہنری کے مزاج کی غیر استقلالی وخودغرضی بڑھتی گئی بیچاری
کا بدعصمتی کی تہمت رکھکر سر کٹوا ڈالا۔ مرتے وقت تک ہنری
سے اس امر کی ملتجی رہی کہ اپنی بیٹی الیزبتھ پر نگاہ شفقت وتلطف
رکھنا این کے قتل کے دوسرے ہی دن اس سنگدل
بادشاہ نے جین سیمر سے کدخدائی کی سیمر ایک برس بھی
نہ بچی ایک شاہزادہ جو بعد وفات ہنری ہشتم تخت انگلستان
پر بخطاب اڈورڈ ششم بیٹھا جن کے دو دن بعد داخل

ملک عدم ہوئی۔ ہنری پھر این آؤ کلیوس کی تصویر پر جو
ہولبین مصور نے رنگی تھی عاشق ہوکر این سے منسوب
ہوا جب شکل دیکھی تو نہایت منغص و آزردہ ہوکر بڑی ناشایستگی
سے مسلوک ہوا کلیوس بھی مثل ملکہ کیتھارائن مطلقہ
ہوئی۔ اسکے بعد ہنری نے امیر نورفوک کی بھانجی
کیتھارائن ہوورڈ سے عقد کیا۔ تھوڑے ہی دنون مین ظالم
بیمثل نے ہوورڈ کو بھی بدافعال کا جو بقول ہنری قبلِ عقد
وقوع مین آئے تھے ملزم ٹھہراکر مع کئی عزیزون کے قتل
کرا ڈالا کیتھارائن پار۔ ہنری کی آخری زوجہ تھی کئی مرتبہ
پار کو بھی بڑی بڑی مصیبتین پیش آئین لیکن چونکہ زیرک
و دوراندیش تھی مرتے دم تک بادشاہ کی معشوقہ و محبوبہ بنی رہی
ریفارمیشن یعنی اصلاح مذہب بھی ہنری ہشتم کے عہد
سلطنت مین ہوئی پوپ لے او دہم نے تمام یورپ مین
اندلجنس کی جسکے اصلی معنی رعایت ہین مگر یہان کاغذ کے
پرچے جنکے ذریعے سے بغیر اجر وجزا لوگ گناہ و پاپ کرسکتے
فروخت کی اجازت دیدی مارٹن لوتھر درویش جرمنی اسکے
نہایت خلاف تھا بہت سے لوگون کو ہمخیال کرکے خطاب

ریفارمرس یعنی مصلح الدین اختیار کیا ہنری نے لوتھر
کے خلاف ایک رسالۂ رد تصنیف کیا پوپ نے نہایت
خوش ہو کر ہنری کو خطاب دفنڈر اَوْ دی فیتھ یعنی
حافظ الدین دیا۔ یہ خطاب شاہان انگلستان مین آج تک
سینہ بسینہ چلا آتا ہے پوپ اور ہنری مین بہت جلد
ناچاقی کی صورت پیدا ہوئی کیونکہ جب پوپ نے ہنری
کی پہلی زوجہ یعنی کیتھارائن کی طلاق کے لیے اپنی
رضامندی نہ دی ہنری نے جماعت مذہب روم سے اپنے تئین
علیحدہ کر کے باشندگان و پادریان انگلستان پر پوپ کا
مطلق اختیار و مقدور نہ ہونے اور بادشاہ کا مذہب انگلستان
کا رئیس اعظم ہونے کا اشتہار دیا۔ ملک کے کل معبد و
خانقاہ بند کر دیے چونکہ پوپ کے عہد مین رہبان و پادریان
کاہل و مغرور تھے اور بڑی بے ترکیبی و بدانتظامی تھی لوگون
نے عموماً کوئی عذر نہ کیا۔ اکثر لوگ خانقاہون کا مال مدارس
قائم و جاری کرنے مین صرف کیے جانے کے خواہشمند تھے
لیکن ایسے فائدہ مند کامون مین صرف زر ہونا ہنری کی طمع
وحرص سے دور و بعید تھا حالانکہ ہنری نے اپنے تئین

پوپ سے الگ وعلیٰحدہ کرلیا تھا مگر عقائد جماعت مذہب روم کا مقلد رہا۔ جسکے عقائد ہنری کے خلاف ہوتے اُسے بیرحمی سے برابر دق و پریشان کرتا۔ سر ٹومس مور جو کسی زمانے مین ہنری کا صدر دیوان تھا اور جسکی بسبب دیانت دارو ہوشیار خصائل کے لوگ بڑی تعظیم وتکریم کرتے اُن لوگون مین سے تھا جنھون نے ہنری کو رئیس اعظم مذہب انگلستان نہین قبول کیا سر ٹومس چلسی مین سکونت کرتا مور کے مکان کے متصل ایک نہایت پر فضا باغ دریاے ٹیمس کے کنارے واقع تھا سر ٹومس اپنے پیارے بچون کے ساتھ اِس باغ مین سیر کرنے کے بہ نسبت کسی امر سے زیادہ خوش نہوتا۔ ہنری بھی گاہے بگاہے ملاقات کو جاکر باغ مین سر ٹومس کے ساتھ سیر کیا کرتا با این ہمہ چونکہ شاہی حکم کے موافق مور نے اپنے مذہبی عقائد نہ بدلے ہنری نے اُسکی دوستی کا مطلق خیال نہ کرکے گرفتار کرا برج مین بھجوا ملزم ٹھہرا قتل کرا ڈالا۔ جون جون پیری وضعیفی آتی گئی۔ ہنری کے مزاج مین تشدد وظلم بڑھتا گیا ہنری کے آخری سنگدل کامون مین سے ایک بڑا جو رامیر نورفوک کا جسنے جب ممتاز

بخطاب امیر سر ے تھا بڑی شجاعت سے اسکوٹس کو
میدان فلاوڈن مین شکست دی تھی مرگ نامہ دستخط کرنا ہے
ہنری کی اجل اس بہادر کے قتل پر مانع ہوئی ہنری اپنی
عمر کے چھپنوین[۵۶] سال اور حکومت کے اڑتیسوین[۳۸] برس ۲۸ جنوری
۱۵۴۷ء کو مر گیا۔

اڈورڈ دی سکستھ یعنی ششم

۱۵۴۷ء سے ۱۵۵۳ء تک

ہنری تین اولاد چھوڑ کر مرا۔ کیتھارائن آواراگون کی
طرف سے میری۔ این بولین کی طرف سے الیزبتھ۔
جین سیمر کی طرف سے اڈورڈ۔ اڈورڈ نو برس کی عمر مین
باپ کا جانشین ہوا نرم دل وخوش مزاج چھ برس کے سن
مین دینداری کے ثبوت واوصاف ظاہر کیے ایک دن ہمسنون
کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ کوئی چیز جس تک پہنچ نہین سکتا اٹھانا
چاہی ایک لڑکے نے انجیل کی ایک جلد زمین پر رکھدی تاکہ
اڈورڈ اسپر کھڑا ہو کر وہ چیز اٹھالے اڈورڈ نے جھنجلا کر انجیل
آنکھون سے لگا کے اپنی جگہ پر رکھدی اڈورڈ علم کا بڑا شوق رکھتا

آٹھ برس کے سن مین والد کو لاطینی زبان مین خط لکھا کرتا جبتک
حکمران رہا روزنامچۂ سوانح سلطنت لکھا کیا چونکہ خود پروٹسٹنٹ
تھا اور ہادی دین یعنی پادری کرنیمر بھی اسلیے دین اصلاح یافتہ
کے اصول کو بڑی تقویت پہنچی رڈلے نے کوورڈیل نے
لیٹیمر نے کرنیمر کی بڑی تائید کی گرجہ سینٹ پول
کے مقابل کوٹھی کروس مین لیٹیمر اکثر وعظ کہا کرتا
اڈورڈ بھی گاہے بگاہے سُنا کرتا اور صرف سننے ہی پر اکتفا
نہین کرتا بلکہ حتے الوسعت عمل بھی کرتا - ایک روز رڈلے
امیرون کے غریبون کی احتیاج پورا کرنے کے بارے مین
وعظ کہہ رہا تھا کہ بعد اختتام نصیحت اڈورڈ نے پوچھا کہ ان
احکام شرعی بجالانے کے لیے کون طریقہ سب سے افضل
واعلےٰ ہے رڈلے نے باشندگان لنڈن سے
شورہ کرکے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ اڈورڈ نے معصومون اور
یتیمون کے لیے عیسائی شفاخانہ قائم کرکے قیام بقا کے لیے
سند وزمین دی - مریض اور اپاہجون کے لیے سینٹ ٹومس
اور بارتھولومیو کے اور کاہل وناکارون کے لیے برڈویل
کے شفاخانے کھولے اڈورڈ نے ان عہدنامون پر موت کے

صرف دو دن قبل دستخط کی - وقت نزع زبان پر الفاظ ذیل جاری
ہوئے - "اے میرے مالک خدا مین بدل و جان تیرا شکر
کرتا ہون کہ تو نے مجھے اتنی عمر دراز تو عطا کی کہ مین ان
کامون کو جن سے صرف تیری ہی شان و قدرت ظاہر و
عیان ہوتی ہے انجام بخیر دیسکا" - اڈورڈ کے زمانے مین
خطبے کا جو ابتک زبان لاطینی مین پڑھا جاتا تھا انگریزی لسان مین
ترجمہ کیا گیا اڈورڈ نے عوام الناس کو انجیل پڑھنے پر بہت
راغب کیا لیکن انتظام ملک خیر و خوبی سے انجام نہ دے سکا
بادشاہ کا چچا امیر سومرسٹ حامی الملک معین کیا گیا
اس شخص شریف کی تاکہ دونون ممالک کا ایک بادشاہ
ہو جائے میری کمسن ملکہ اسکوٹلینڈ کے کسی صورت سے
منسوب بہ اڈورڈ ہونے کی دلی خواہش تھی باشندگان
اسکوٹلینڈ برعکس تھے سومرسٹ نے فوج کثیر لیکر
اسکوٹس کے مقابل مین میدان کارزار پکڑا اور بڑے قتل و قمع
سے بتاریخ دہم ماہ سپٹمبر ۱۵۴۷ء شہر ادنبرگ کے قریب
پنکی مین شکست دی عشق بازی کے اس طرز ناتراشیدہ سے
باشندگان اسکوٹلینڈ نے اس نسبت کو اور بھی ناپسند کیا

اپنی کمسن ملکہ کی فرانس بھیجکر ڈوفن سے شادی کر دی
اسکوٹلینڈ سے لوٹ کر سومرسٹ نے اپنے بھائی
ٹومس سیمر امیر الامرا الاعلے البحر کو مطلع ہو کر کہ میرے خلاف
منصوبے گڑھ رہا ہے زندان بھیج اور ملزم ٹھرا ۱۵۴۹ء مین
قتل کرا ڈالا سومرسٹ عہدے پر بہت دنون نرہا شرفا
نے جنکا سردار و سرگروہ ڈڈلے جو معروف و ممتاز
بہ خطاب امیر نورتھمبرلینڈ تھا سومرسٹ کو بغاوت کا
مرتکب ٹھرا کر بتاریخ ۲۲- ماہ جنوری ۱۵۵۲ء ٹاور ہل یعنی
گنبد کوہ پر قتل کرا ڈالا بعد وفات سومرسٹ - نورتھمبرلینڈ
امیر الملک مقرر کیا گیا اس عہدۂ جلیلہ پر قابض ہوتے ہی تقویت
الاعلے حاصل کرنے کے منصوبے گڑھنے لگا کمسن بادشاہ کی
صحت کا دن بہ دن زوال ہونے لگا تھا ڈڈلے ہر وقت
اڈورڈ پاس رہتا اور شاہزادے سے ورغلان کر ایک وصیت نامہ
جسکے بنا بر اڈورڈ کی سوتیلی بہنون یعنی میری اور الیزبتھ کے
سلطنت پر قابض ہونے کے دعوے مفقود اور بی بی جین
گرے کے جو اڈورڈ ششم کے باپ ہنری ہشتم کی
بہن میری کے بیٹے فرانسیس کی بیٹی اور امیر نورتھمبرلینڈ

سے کے بیٹے امیر گلڈ فورڈ ڈڈلے کی جورو تھی تخت انگلستان
پر جانشین ہونے کے حقوق محفوظ کیے گئے لکھوالیا اڈورڈ
کی صحت دن بدن بدتر ہوتی گئی عملداری کے ساتوین برس
اور عمر کے سولھوین سال بتاریخ ۱۶ - ماہ جولائی ۱۵۵۳ء شہر
گرینوِچ مین قوم کے نہایت افسوس وغم مین انتقال کیا۔

میری

۱۵۵۳ء سے ۱۵۵۸ء تک

اڈورڈ کی وفات کے دو روز بعد امیر نورتھمبرلینڈ نے
بی بی جین گرے کو تخت انگلستان پر بٹھایا مسماۃ مذکورہ
اپنے چچا اڈورڈ ششم کی ہمسن بڑی چالاک و تعلیم یافتہ تھی
اس نئے عہدے کی اطلاع پاکر غش طاری ہوا ہوش مین آکر
پھپیون میری اور الیزبتھ کی موجودگی مین اپنے تئین مستحق
نہ سمجھکر سلطنت قبول نہ کی لیکن والدین کی منت وسماجت سے
ناچار کیا آخرش منظور کرنا پڑا اگر میری کے تخت پر دعوے
کرنے کے قصد کے سنتے ہی خانہ نشینی اختیار کی دس دن
بیچاری نے سلطنت کی میری نے جین گرے اور اُسکے

کمسن شوہر کو آٹھ مہینے برج مین قید رکھا ایک کی دوسرے سے
رویت نہونے دی پھر دونون کو قتل کرا ڈالا دونون مین کسیکا
وقت قتال سترہ برس کا سن نہ تھا اِن دونون کمسن بیگناہون
کے جان بحق تسلیم ہونے سے میری پر لوگون کی نفرین
ابد الآباد پیدا کی امیر نورتھمبرلینڈ کو بھی مع کئی ساتھیون
کے میری نے گرفتار کرا اور ملزم ٹھہرا چاشنی مرگ
چکھوائی اڈورڈ کے فوت کے وقت میری کی اڑتیس
برس کی عمر تھی اور کلیساے روم کی پکی پیرو تھی میری کا مذہب
کیتھولک کے سوا کل مذہبون کے غلط اُن کے مقلدین کے
بدکار اور اُن کی سزا وجزا واجب ولازم ہونے کا اعتقاد تھا
اُن تغیرات وتبدلات پر جو اڈورڈ نے کیے تھے بڑی ہیبت
ودرشتی کی نظر رکھتی تخت انگلستان پر قابض ومتصرف
ہوتے ہی اڈورڈ کی کارروائیون کو تہ وبالا کر ڈالنا چاہا لاٹ
پادری کرنیمر کو قید کیا انجیل کی انگریزی زبان مین تلاوت کی منادی
وممانعت کردی انگلستان کو پھر پوپ کے تابع وزیر فرمان کرنا
چاہا ان امورات کے اصل مشیران کار روچیسٹر اور لنڈن کے
نگران کلیسان روم یعنی گارڈنیر اور بونر تھے ۔روم کے عیسائی

مذہب کے منکرون سے میری کو اسدرجہ نفرت تھی کہ کچھ
پرٹسٹنٹس کو زندہ جلوا ڈالا ایک مرد نیکنام دینداری و علم مین
مشہور موسوم بہ روجرس سب کے پہلے اس مصیبت مین مبتلا
ہوکر اسمتھفیلڈ مین جلایا گیا نگران کلیسان روم عابد و عالم
رڈلے اور نیکنام و ضعیف لیٹیمر بھی بمقام شہر اوکسفورڈ
۱۵۵۵ء مین جلا ڈالے گئے باوجودیکہ لیٹیمر کا پچاسی برس کا سن
تھا مگر مرتے دم تک مستقل و خوش رہا جلتے وقت رڈلے
سے گویا ہوا "بھائی خوش ہو ہم لوگ انشاء اللہ تعالیٰ انگلستان
مین آج ایسی شمع روشن کرین گے کہ کبھی نہ بجھے"۔ ایک اور نگران
کلیسئہ روم ہو پر نامے گلاوسٹر مین جلایا گیا چونکہ سردار پادریان
یعنی کرینمر کا بسبب اسیری دراز القیام و کثیر الایام دماغ کمزور ہوگیا
تھا پس ایک عہدنامہ بموجب جسکے دین اصلاح یافتہ کی غلطیان
قبول کرکے روگردان ہوا دستخط کردیا کچھ دنون بعد پچھتا اور اپنی
حرکت ناشایستہ پر نادم و خجل ہوکر توبہ کی پس مثل اورون کے
مرتکب و ملزم ٹھہرایا جاکر ۱۵۵۶ء مین زندہ جلا ڈالا گیا۔ کھمبے مین جب
باندھا گیا تو اپنا داہنا ہاتھ آگ کے شعلون مین پھیلا کر چیخا "اگر قصور
کیا ہے تو اس ہاتھ نے"۔ اسی طرح کے ظلم و ستم تین برس تک

ہوا کیسے دس کم تین سو بشر جلائے گئے انھین جور و جفا کی وجہ سے
میری بلڈی یعنی خونی کہلاتی ہے - ان آتش زدہ لوگون مین سے
پانچ نگران کلیسان مذہب نصرانی روم تھے اکیس خدام دین مسیحی
آٹھ بھل منسے چوراسی تجار اور بچپن امرأۃ و اطفال - **میری** نے
رعایا کی خواہش کے بالکل خلاف **فلپ** شاہ **اسپین** سے
جو کٹر و بیرحم مقلد **پوپ** تھا شادی کی **فلپ** نے **میری** کو شاہ
فرانس سے جنگ و جدال مین مصروف کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ شہر
کیلے جو سنہ ۱۳۴۷ء سے انگریزون کے تابع حکم تھا **فرانسیسیون**
نے چھین لیا رعایا ے **انگلستان** کو نہایت رنج و صدمہ ہوا **میری**
کو بھی اسقدر تاسف ہوا کہ کہنے لگی "بعد مرگ بھی لفظ **کیلے** کا میرے
دل پر نقش کالحجر ہوگا" **میری** نے تنہائی و شکستہ حالی مین عمر بسر کی
مرض درد انگیز مین مبتلا شوہر کی لاپروائی سے مغموم اور رعایا کی نفرین کی
ممیز رہتی سوتیلی بہن شاہزادی **الیزبتھ** کے جسے نہایت ناپسند کرتی
اور جو دین اصلاح یافتہ پر پکے طور سے گرویدہ و دلبستہ تھی تخت پر بیٹھتے ہی
پوپ کی تقلید کی بحالی کے تہ و بالا کیے جانے کے خیال سے **میری** کا
آخری زمانہ حکومت تلخ رہا عمر کے چونتیسوین اور حکمرانی کے چھٹے سال سترھوین
نومبر سنہ ۱۵۵۸ء کو سرائے فانی سے مُنھ موڑ کے راہی ملک جاودانی ہوئی -

الیزبتھ

سنہ ۱۵۵۸ء سے سنہ ۱۶۰۳ء تک

ہنری ہشتم کی این بولین کی طرف سے بیٹی یعنی شہزادی الیزبتھ نے پچیس برس کی عمر مین تخت انگلستان پر اجلاس کیا۔ طویل القامت۔ شریف شکل۔ معزز اطوار تھی الیزبتھ کی سر پر آرائی سے رعایا کو نہایت خوشی و شادمانی ہوئی جو اشخاص کہ میری کے مذہبی تعصب سے قید کیے گئے تھے سب کے پہلے انھین کو الیزبتھ نے رہا کیا اڈورڈ ششم کی ایجاد کی ہوئی کتاب عبادت پھر جاری کی۔ تلاوت انجیل کا حکم دیا مشیران کار لارڈس کیپر بیکن اور برلے اور والسنگھیم کی صلاح سے ترقی تجارت و سوداگری کے لیے بہت سے عمدہ عمدہ قوانین جاری کیے۔ ترقی بحری کی طرف ایسی توجہ کی کہ ملقب بہ "ملکہ بحران شمالی" ہوئی انگلستان مین زمانہ خوشحالی و صلح آیا۔ تجارت کی ترقی ہوئی تمام رعایا برایا خوش و خرم و تر و تازہ ہوئی بہت سے باشندگان فلینڈرس اور ہولینڈ جو پروٹسٹنٹ ہونے کی وجہ سے جلاوطن کیے

گئے تھے انگلستان پلٹ آئے انگریز نہایت گرمجوشی سے
پیش آئے۔ رنگسازی و بننا و دیگر فنون مفید انھین سے
حاصل کیے۔ اسی زمانے مین چھری۔ کانٹا۔ جیب گھڑی۔ تمباکو وغیرہ
بھی انگلستان مین آیا۔ بادشاہون کو جو مشکلات عہد حکومت
مین واقع ہوتے ہین الیزبتھ کو بھی پیش آئے رومن کیتھولکس
اسے ناپسند کرتے اور کئی مرتبہ اس کی جان لینے کا سامان و
بندوبست کیا پوپ پائیس پنجم نے الیزبتھ کو غاصب ٹھہرا کر
باشندگان انگلستان و دیگر شاہزادگان یورپ کو برانگیختہ
ومخالف کرنا چاہا اسکوٹلینڈ کی کمسن ملکہ الیزبتھ کی عموزاد بہن
میری اسٹورٹ نے پوپ کے این بولین کی
ہنری ہشتم سے شادی جائز نہ رکھنے کی بنا پر تخت انگلستان
پر دعوے کیا میری اسٹورٹ کے شوہر ڈوفن شاہ
فرانس نے خطاب شاہ انگلستان اختیار کیا۔ جو حسن
وجمال مستورات مین ممکن ہے ملکہ میری کی ذات والاصفات مین
بکمال موجود تھا الیزبتھ کو بڑا رشک پیدا ہوا میری سے برابر
کینہ کش رہتی۔ حسینہ وجمیلہ میری کی بڑی سخت و پُر مصیبت زندگی
کٹی اہالیان اسکوٹلینڈ نے تخت سے محروم کرکے اُس کے

شیر خوار بالک کو قائم مقام کیا غریب و بیچاری نے ۱۵۶۸ء سنہ
انگلستان مین پناہ لی الیزبتھ نے اسکوٹلینڈ مین
سخت قصور کرنے کا مرتکب ٹھہرا کر اٹھارہ برس تک زندان مین
مقید رکھا آخر ش جھوٹی تہمت لگا کر ۱۵۸۷ء سنہ مین بمقام فوڈنگی
سر کٹوا ڈالا - یہ فعل بیرحم و سنگدل اور حرکت ناشایستہ
و ناتراشیدہ الیزبتھ کے خصائل پر ایسا سنگین دھبہ ہے
کہ کبھی نہ دھویا جا سکتا نہ مٹ سکتا ہے میری کی وفات ہی پر
الیزبتھ کے مشکلات کا حل ہونا موقوف و منحصر نہین تھا فلپ
شاہ اسپین نے جو کئی وجوہات سے خار کھاتا انگلستان
پر چڑھائی کر کے دین رومن کیتھولکس کو رونق دینا چاہا
ایک سو تیس ۱۳۰ جہاز جن مین چوبیس ہزار سپاہ چڑھ سکتی
انونسبل ارماڈا یعنی غیر مغلوب مسلح جہاز نام رکھکر ۱۵۸۸ء سنہ
مین انگلستان کی فتح کے لیے روانہ کیے - نہایت بیباکی
سے انگریزون نے سامان مقابلہ کیا الیزبتھ نے موافق خواہش
خود اپنے تئین مادر رعایاے انگلستان ثابت کیا تمام رعایا
سے اپنی ملکہ کو اور اپنے مذہب و ملک و گھر بار بچانے کی استمداد
چاہی - لورڈ افنگھیم کی ماتحتی مین جہاز بمقام پلیموتھ اور نفرہ اسباب

جنگی پر سوار ہو کر فوج قلعۂ ٹلبری مین ملاحظہ کی۔ سپاہیون کو
کلام بلند مقام و الفاظ خوش بیان سے خوب رجھایا اور
کہنے لگی "مجھے معلوم ہے کہ میرا جسم جسم زن کم قوت ہے
مگر میرا دل بادشاہ کا ہے اور بادشاہ بھی کیسا کہ انگلستان کا"
ارماڈا متشکل بہ ہلال تھا اور ساڑھے تین کوس کے دائرۂ
نصف کی طرح پھیل کر انگلستان پہلا لورڈ افنگھیم کے
چھوٹے چست و چالاک پھرتیلے جہازون نے ارماڈا کے
آس پاس منڈلا کر بہت سے جہاز اسپین آوارہ کیے بارہ
جہازون مین آگ لگا دی اور سخت و تیز آندھی جس نے باقی ماندہ
جہازون کو ابتر کر ڈالا آ پڑی المختصر تمام اُس زور آور و حیرت انگیز
حلقۂ جہاز سے شاید ایک بھی خبر ہولناک سُنانے اسپین نہ پہنچا
الیزبتھ مین حالانکہ بہت سے عمدہ اور نیک اوصاف تھے لیکن
تریا نقص کا بھی بڑا حصہ موجود تھا لباس کی شوقین۔ حُسن پر بڑا
گھمنڈ۔ بناؤ سنگھار بہت کرتی۔ اپنے تئین سنوارنا مقدم جانتی۔
خوشامد پسند حُسن پرست۔ عفت ظاہرا کے خلاف۔ شروع سلطنت
مین خوبصورت و خوشامدی امیر لیسٹر کی طرف بڑی توجہ رکھتی۔ امیر
لیسٹر کا بھتیجا فلپ سڈنے اور ہی قسم کا آدمی تھا عالم و بہادر

تمام ہنر مین یکتاے زمان جنگ زوتفین مین مہلکانہ مجروح بخار سے ہلہلاتا اور جھلسا ہوا پڑا تھا کہ دوست نے کوزۂ آب لاکر دیا ہونٹون سے لگانے ہی کو تھا کہ ایک بیچارے سپاہی کو حالت جان کندنی مین پیالے پر بڑی حسرت سے نظر ڈالتے دیکھکر بغیر زبان تر کیے پانی سپاہی کو بھجوا دیا اور کہا کہ تم اسکو قبول کرو کیونکہ "تمھاری احتیاج مجھسے زیادہ ہے"۔ اس بلند ہمتی و انکساری و خود انکاری و نیک کرداری سے سر فلپ کا رہتی دنیا تک نام رہیگا امیر لیسٹر کے مرنے سے امیر اسکس ملکہ کا مقرب ہوا اسکس بڑا ضدی تھا اور بہت سی بیہودہ کارروائیوں کا مرتکب و مجرم ہے اسقدر اپنے تئین بھولا کہ لنڈن مین بلوہ برپا کرنے کی کوشش کی مگر یہ منصوبہ ظاہر ہوگیا اور مرتکب بہ موت کیا گیا۔ الیزبتھ کو نہایت رنج ہوا کسی زمانے مین ملکہ نے اسکس کو انگوٹھی عنایت کی تھی اور کہا تھا کہ اگر کبھی تم پر مصیبت پڑے تو انگشتری مجھے بھیجدینا اسکس کو اب ضرورت پڑی انگوٹھی نوٹنگھیم بیگم کے ہاتھ بھیجی بیگم نے جو اسکس کی عدوے باطن تھی ملکہ تک نہ پہنچائی الیزبتھ نے اسکس کو سرکش تصور کرکے قتل کا حکم دیدیا نوٹنگھیم نے اپنے بستر مرگ پر

یہ دغابازی و بیوفائی الیزبتھ پر ظاہر کی ملکہ ہیبت و حیرت سے
بیہوش ہوگئی اور بیگم کا شانہ پکڑ کے زور سے ہلا کر چیخی "خدا
تمھین بخشنے مین نہین معاف کر سکتی"- اس صدمے کی بیماری سے
الیزبتھ نے شفا نہ پائی اور چند دنون بعد بمقام شہر رچمنڈ ستر برس
کی عمر مین حکمرانی کے پینتالیسوین[۴۵] سال سنہ ۱۶۰۳ء مین فوت ہوئی -

باب دوم

آغاز

نئے سلاطین نیا ٹھکانہ	نئی حکومت نیا فسانہ
نئی ریاست نیا خزانہ	نئی سیاست نیا زمانہ

جیمس دی فرسٹ یعنی اول

سنہ ۱۶۰۳ء سے سنہ ۱۶۲۵ء تک

جیمس (یعنی یعقوب) ششم اسکوٹلینڈ و اول انگلینڈ۔ ہنری ہفتم کی دختر مارگرٹ ٹیوڈر کی نسل سے تھا بعد وفات الیزبتھ بلا شرکت غیرے تخت انگلستان کا وارث ہوا اسکوٹلینڈ کا تو بادشاہ تھا ہی پس تخت انگلستان پر اجلاس کرنے سے دونون سلطنتین متفق و باہم ہوگئین۔ اُسوقت سے آج تک دونون کا ایک بادشاہ ہوا کیا ہے۔ جیمس بڑا عالم تھا لیکن ساتھ ہی اُسکے اپنے علم پر بڑا گھمنڈ کرتا جسم کی ساخت اور حرکات بدنما الفاظ نہایت سختی سے ادا کرتا گویا مُنھ زبان کے لیے کفایت نہ کرتا شاہ ڈنمارک کی بیٹی این سے شادی

کی تھی۔ سریرآرائی کے وقت تین اولاد ہنری۔ الیزبتھ۔ چارلس
موجود تھین چارلس ایسا نحیف الجثہ وضعیف القوہ تھا کہ کسی
مسماۃ ایوان شاہی نے محافظت ونگرانی اُسکے ضائع ہونے کے
خوف سے قبول نہ کی جیمس کی تاج پوشی کے بعد ہی بادشاہ
کی بھانجی ارابلا اسٹورٹ کو تخت پر بٹھانے کی سازش
پکڑی گئی ملکہ الیزبتھ کا بڑا پیارا مشہور ومعروف سر والٹر ریلے
بھی شریک سازش تھا ریلے مع کئی اشخاص کے متلزم بہ موت
کیا گیا۔ مگر تیرہ۱۳ برس کا وقفہ دیا گیا اس اثنا مین برابر برج مین قید رہا
تیرہ برس بعد جنوبی امریکا کی نہایت پُرزر سونے کی کان کے علم کی
خبر مشتہر کی بادشاہ سے ڈھونڈھ نکالنے کی اجازت ملی مگر ریلے
ناکامیاب ونامراد پلٹا پھر قید کیا جاکر اگلے جرم کے موافق سزا کے
حکم کی تعمیل مین مقتول ہوا شاید اسپین کے بادشاہ کو جو والٹر
سے ناراض تھا خوش کرنے کے لیے یہ خون کیا گیا ۱۶۰۵ء مین
سازش بارود پکڑی گئی رومن کیتھولکس جیمس سے بہ سبب
اُس کی مان اسکوٹلینڈ کی میری کے بڑی رعایت کی امید
رکھتے لیکن یہ خیال فاسد تھا کیونکہ جیمس ایسا کٹر پروٹسٹنٹ
تھا جیسی الیزبتھ پس کچھ لوگون نے مایوس ہوکر بادشاہ اور

پارلیمنٹ کے غارت کرنے کا قصد کیا پارلیمنٹ کی کوٹھی
کے نیچے ایک بڑی کوٹھری کرایہ پر لیکر کئی بارود کے پیپے لکڑی
کے گٹھون اور چیلون سے چھپا کر رکھے گائی فوکس بڑا
بے خوف و سرگرم شخص وقت معینہ پر آگ لگانے کو مقرر کیا
گیا پارلیمنٹ جمع ہونے کے چند روز قبل لارڈ مونٹیگل
نے بعید الفہم بے نامی خط جس مین مونٹیگل کے دہات چلے
جانے اور پارلیمنٹ مین شریک نہ ہونے کا شورہ درج
تھا پا کر متحیر ہو بادشاہ کے اراکین محفل کے سامنے پیش کیا
بادشاہ خوب غور کر کے سچ تاڑ گیا- خانہ تلاشی کا حکم دیا اور گائی
فوکس تاریک و ٹمٹماتی لالٹین لیے بارود مین آگ لگانے کو
مستعد گرفتار کیا گیا گائی فوکس نے تشدد ایذا کے سبب
تمام سازش کی کیفیت بیان کر دی شرکاے سازش باندھ لیے
گئے- بعض جہان گرفتار کیے گئے وہین مار ڈالے گئے باقی ملزم
ٹھہرائے جا کر قتل کیے گئے جیمس نے حکم دیا کہ آیندہ سے
تاریخ پنجم ماہ نومبر اس خوفناک سازش سے اپنی نجات پانے
کی یادگار مین مانی جایا کرے- جیمس کے عہد حکومت مین حال کا
ترجمہٗ انجیل چھاپا گیا قبل بھی کئی ترجمے کیے گئے لیکن صحیح نہ تھے

جیمس نے اُس وقت کے بڑے عالمون مین سے اڑتالیس[۴۸] اشخاص ترجمہ کرنے پر تعین کیے ۱۶۰۳ سنہ ع مین ترجمہ شروع ہوا اور ۱۶۱۱ سنہ ع مین ختم جیمس بڑا کثیر العیال تھا لیکن دو ہی اولاد الیزبیتھ اور چارلس وفات کے وقت بقید حیات تھین ولیعہد ہنری شستہ خوش بچن کڑیل جوان اٹھارہ برس کی عمر مین قوم کے بڑے افسوس و غم مین دار ناپائدار سے روگردان ہوکر شہر خموشان مین جا بسا خسرو جیمس کمسن چارلس سے جس کو بہ سبب نحیف و لاغر و زار ہونے کے برابر لڑکی چارلس کہا کرتا نہایت محبّت کرتا خا قانون کا جاہ وجلال واقتدار و قوت و عظمت چارلس کے ذہن نشین کرنے مین جیمس بڑی کوشش کرتا چارلس کو عوام الناس کا صرف بادشاہ کی اطاعت کے لیے خلق ہونا تعلیم کیا چارلس کے لیے جب وہ خود تخت نشین ہوا یہ سبق نہایت مضر ٹھہرا جیمس نے عمر کے اُنسٹھوین[۵۹] برس اور سلطنت کے تیئیسوین[۲۳] سال ماہ مارچ ۱۶۲۵ سنہ ع مین دار الفنا سے مُنھ موڑ کر داخل دار البقا ہوا۔

چارلس دی فرسٹ یعنی اول

سنہ ۱۶۲۵ع سے سنہ ۱۶۴۹ع تک

چارلس پچیس[۲۵] برس کی عمر مین باپ کا جانشین ہوا نقشہ خوش قطع لیکن چہرے سے خفقان جو موافق پیشین گوئی پیش خبری وشگون سخت وشدید وبدبخت وفات تھا آشکارا - امیر اسٹریفورڈ اور لاوڈ پادری اصل میشران کار تھے بادشاہون کی قدر ومنزلت کی تعلیم بلند خیال جو چارلس نے صغر سنی مین پائی تھی ان لوگون کی صحبت کے اثر واشتعال سے زیادہ مشتعل ہوئی آزادی رعایا کی قلت وخفت اور شاہی اقتدار واختیارات کی ترقی وزیادتی ہونے لگی اسکوٹلینڈ مین وہی طریقہ عبادت کا جو انگلستان مین تھا جاری کرنے کا لاوڈ نہایت خواہشمند ہوا باشندگان اسکوٹلینڈ اس مبادلے کے بالکل خلاف تھے پہلے ہی اتوار کو ایک پادری گرجہ پیر گائیلس واقع شہر اڈنبرا مین نماز پڑھانے جو گیا تو لوگون نے تپائیان اور کتابین پھینک کر مارنا شروع کیا بمشکل جان بچا کر بھاگنا پڑا اسکوچ نے اس لحاظ سے کہ ہمارے مذہب مین پھر دست اندازی

کرنے کی کوشش نہ کی جائے ایک عہد نامہ جسکا نام سولمن لیگ
اور کوینانٹ یعنی سنجیدہ و پکی بندش اور اقرار نامہ رکھا
تسطیر و ترتیب کیا چارلس نے کئی مرتبہ پارلیمنٹ طلب
کی مگر چونکہ اراکین پارلیمنٹ نے چارلس کی خواہش کے
موافق کارروائی نہ کی اسلیے برابر کے لیے موقوف کردی قیصر مذکور
نے گیارہ برس تک بغیر پارلیمنٹ حکمرانی کی مطلب کے
موافق ٹیکس جو رعایا کو بہت کھلتے خوب باندھے روز بروز
ناراضی رعایا بڑھتی گئی ایک گروہ مذہبی نے جو معروف بہ
پیوریٹنس یعنی دیندار تھا اور جو اپنے قول کے موافق
فضول رسومات سے مذہب کو پاک کرنا چاہتا تھا بڑی قوت و
قدرت حاصل کی پادری لاوڈ نے اس فرقہ کی بڑی مخالفت
کی اکثر مجبور ہوکر امریکا چلے گئے بادشاہ ان لوگون کو انگلستان
مین رہنے کے لیے مجبور کرنا مصلحت سمجھا جو اشخاص رو کے
گئے اُن مین سے جون ہیمپڈن اور اولیور کرومول
بھی تھے یہ دونون بادشاہ کے بڑے حریف نکلے چارلس
کو روپیے کی ضرورت ہوئی ناچار پارلیمنٹ طلب کرنا پڑی
پارلیمنٹ نے روپیہ دینے کے عوض اسٹریفورڈ اور

لاوڈ کو بیوفائی و بغاوت کا مرتکب ٹھہرایا باوجودیکہ چارلس
نے اُن کے بچانے مین بڑی کوشش کی لیکن دونون ملزم ٹھہرائے
جاکر قتل کیے گئے صاف ظاہر ہوگیا کہ پارلیمنٹ نے
بادشاہ کے خلاف کارروائی کرنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے
پارلیمنٹ نے بہت سے اختیارات جو پہلے نہ تھے حاصل
کرلیے اور ایک قانون کہ جس کے موافق بغیر اپنی رضامندی
کے پارلیمنٹ کا موقوف ہونا نادرست و ناجائز ہوتا جاری
کیا باشندگان انگلستان کے دو بڑے فرقے ہوگئے جو
بادشاہ کے مطیع رہے وہ کیولیرس کہلاتے اور جو پارلیمنٹ
کے شریک ہوئے وہ راونڈہڈس - بہت سی ہولناک
لڑائیان ہوئین بادشاہ کے لشکر نے اجھل - مارسٹن مور
اور نیسبی مین پورے طور پر شکست پائی چارلس فوج
اسکوٹلینڈ مین پناہ لینے کا راغب کیا گیا سلطان کے اعتبار
سے لشکریون نے فائدہ بیجا اُٹھایا نہایت کمینے پن سے بادشاہ
کو کچھ زر نقد کے عوض انگریزی سپاہ کے سپرد کردیا انگریز
چارلس کو پہلے قلعہ ہولمبی واقع نورتھمپٹن شائر لیگئے
اور بعد ازان دربار ہیمپٹن - چارلس نے فرا

بھاگ جانا چاہا کامیاب نہوا اور قلعۂ کیرس بروک واقع جزیرۂ
وائٹ مین سال بھر کے لیے اسیر رکھا گیا ایک بڑے گروہ
فوج کے پیوریٹنس سے بھی زیادہ بڑھے چڑھے خیالات
تھے - یہ جماعت اپنے تئین انڈپینڈنٹس یعنی آزاد کہتی
کرومول اس فرقے کا سردار تھا کرومول نے اسی قبیلہ
کی تائید سے اُن اراکین پارلیمنٹ کو جنھون نے اُسکی اور
اُس کے پیروان کار کی اطاعت نہ منظور کی پارلیمنٹ سے
نکال دیا باقی ممبران وشرکاے پارلیمنٹ کو جو دی رمپ
کہلاتے تھے بادشاہ کی آزمایش اور مقدمہ کرنے کے لیے
عادل ومنصف مقرر کرنے کی ترغیب دلائی چارلس کو شہر لنڈن
لیجا کر ستائیسوین جنوری ۱۶۴۹ء کو ملزم ٹھہرا چوتھے دن یعنی
تیسوین کو قتل کر ڈالا چارلس نہایت حسرت وعبرت سے موت کا
سامان کرنے مین چار دن مصروف رہا دس بجے صبح کو زندگی
کے آخری روز محل وائٹ ہال کے سامنے کی قتلگاہ روانہ
ہوا مقتل جا رہا تھا کہ ایک سپاہی نے بخشش چارلس کی
دعا کی بعد اداے نماز بہبودگی ملک وجور وجفاے اعدا چارلس
نے دو زانو ہو کر سر لٹھے پر رکھدیا - ایک ہی ضرب مین سر خاقان

ذی احتشام قلم و نشان سلطنت جمہوری علم ہوا سراے فانی گیتی ناپائدار سے شہریار گردون وقار نے رحلت کر کے خوابگاہ دوامی مین مسکن بنایا۔

دی کومن ولتھ یعنی انتظام جمہوری

سنہ ۱۶۴۹ء سے سنہ ۱۶۶۰ء تک

بادشاہ کی نہایت غمگین و متاسف موت کے بعد پارلیمنٹ کے اُس فرقے نے جو پیوریٹنس کہلاتا ملک کا انتظام و بندوبست شروع کیا بہت سے آئین بدلے کسی شخص کو ولیعہد چارلس کو شاہ انگلستان کہنے کی اجازت نہ تھی پارلیمنٹ خاندان شرفا موقوف کی پادریون کو یا چپ رہنا پڑا یا جلاوطن ہونا۔ بادشاہ کے قتل اور پارلیمنٹ کے تغیرات و تبدلات کرنے کی وجہ سے رعایا عموماً ناراض تھی آئرلینڈ مین رومن کیتھولکس نے امیر اورمنڈ کی ماتحتی مین پارلیمنٹ سے لڑائی شروع کی کرومول نے جزیرہ آئرلینڈ پہنچ نائب مقرر ہو کئی سخت لڑائیون کے بعد تمام باشندگان آئرلینڈ کو مطیع کر لیا انگلستان پلٹتے وقت ایک شخص بلند ہمت

موسوم بہ آئرٹن کو بلحاظ بغاوت وغدر چھوڑ آیا باوجودیکہ
اسکوٹس نے بادشاہ کو دشمنون کے ہاتھ بیچ کر ڈالا تھا مگر
قتل کے خواہان نہ تھے چنانچہ چارلس اول کے فرزند ارجمند
پرنس آف ویلس یعنی ولیعہد کو جو ۱۶۶۰ء مین بہ خطاب چارلس
دی سکنڈ یعنی دوم تخت انگلستان پر رونق افروز ہوا
اسکوٹلینڈ مین حکومت کرنے کو مدعو کیا شہر اڈنبرا مین پہنچکر
اُس طرز زندگی سے جو وہان اختیار کرنا پڑی نہایت عاجز
و پریشان ہوا مثل قیدیون کے نہ مثل بادشاہون کے برتاؤ
کیا جاتا باپ کی بدچلنی کے بابت لنبی چوڑی وعظین سُننے پر
مجبور کیا جاتا کہ کرومول نے اسکوٹلینڈ پر تاخت کرکے
جنرل لسلی کو ڈنبار مین شکست دی چارلس نے باقی لشکر
کا حکمران بنکر انگلستان مین ورسٹر تک چڑھائی کی کیویلیرس
نے جو تابع فرمان شاہ تھے چارلس کو خطاب شاہ دیا کرومول
نے کہ چارلس کے تعقب مین تھا ۱۶۵۱ء مین ہزیمت دی
چارلس چار پانچ رفقا کے ساتھ بھاگ بچا چارلس کو بھاگنے
کی کوشش مین بہت سے معرکے پیش آئے کچھ دنون تک
اسٹفورڈ شائر کے قریب بوسکون مین ایک کسان موسوم

یہ پنڈرل کے زیر سایہ رہا ایک مرتبہ اپنے تئین پوشیدہ رکھنے کے لیے بلوط کے درخت پر چوبیس گھنٹے تک چڑھا رہا کروموَل کے بہت سے سپاہیون کو گذرتے دیکھا اور بادشاہ دور نہین ہے کہتے سُنا۔ یہ درخت بعد کو دی رائل اوک یعنی شاہی درخت بلوط کہا جانے لگا۔ آخر کو اُن لوگون کی وفاداری کے ذریعہ سے جنھون نے اُس کے بھاگ بچنے کی تائید مین اپنی جانون کا بھی خیال نہ کیا شورہیم واقع سسکس مین ایک جہاز پا کر فرانس روانہ ہوا۔ ہندوستان مین ڈچ انگریزون سے نہایت بے رحمی سے مسلوک ہوئے کروموَل نے عوض لینے کا عزم کیا انگریزون کا سپہ سالار بحری میرالبحر بلیک تھا ڈچ کا میرالبحر وین ٹرومپ دونون افسران جری تھے بہت سی بحری لڑائیان ہوئین ڈچ کا باوجودیکہ کئی مرتبہ ظفریاب ہوئے ایسا نقصان ہوا کہ آخرکار صلح کرنے پر مستعد ہوئے کروموَل پر فوج کی تائید سے بغیر پارلیمنٹ عمل کرنے کی قوت مکشوف و آشکار ہوئی ایک روز بہت سی سپاہ لیکر پارلیمنٹ گیا تھوڑی دیر تو مباحثہ بڑے غور سے سُنا پھر چینخا کہ "چلے جاؤ جو لوگ تم سے زیادہ ایماندار

ہین اُن کے لیے جگہ خالی کرو" عث کی طرف اشارہ کر کے سپاہی
کو حکم دیا کہ یہ احمقون کا کھلونا لیجاؤ سپاہیون کو کمرہ خالی کرنے
کا حکم دیکر قفل لگا کے کنجی جیب مین رکھلی بعد ازان **کرومول**
نے انتظام ملک افسرون کی پنچایت کے حوالے کیا۔ اس
مجلس نے **کرومول** کو **لورڈ پروٹکٹر** یعنی مالک و محافظ معین
کیا بادشاہ کہلانے کا یہ دوسرا طریقہ تھا اِس عہدہ پر **کرومول**
نے بڑی لیاقت و سرگرمی ظاہر کی بڑے بڑے چالاک لوگونکو
منصف و حاکم مقرر کیا شجاعان و بہادران کو برّی و بحری فوج کا
افسر بنایا **انگلستان** مین قومی ترقی ہوئی غیر ملکون مین
انگلستان کے نام کی بہ نسبت پیشتر کے زیادہ قدر و منزلت
و وقعت ہونے لگی **کرومول** کا آخری زمانہ رنج و صدمہ مین کٹا
جان کا دائمی خوف لگا رہتا کپڑون کے نیچے بکتر پہنتا اور متواتر
دو تین رات سے زیادہ ایک کمرہ مین نہ سوتا عمر کے اُنسٹھوین[۵۹] سال
تیسری **سپٹمبر ۱۶۵۸ء** سنہ کو موت کا ذائقہ چکھا۔ **شعر**

بہشتے بُدے گیتی از رنگ و بو	اگر مرگ و پیری نہ بودے دراو

بعد وفات بعض دوستان و رفیقان **کرومول** نے **کرومول**
کے ولد الاکبر **رچرڈ** کے **پروٹکٹر** یعنی محافظ و نگران مقرر ہونے

کی خواہش ظاہر کی لیکن رچرڈ صلح جو اور لا حرص وطمع تھا
تھوڑے ہی عرصے بعد پروٹکٹر شپ یعنی محافظت ملک
سے دست بردار ہو کر گوشۂ عافیت مین خلوت گزین ہوا۔

دی رسٹوریشن یعنی بجالی سلطان

شعر

کرم کرے تو تعجب کسی کو کیا آمین	سوا خدا کے غفور الرحیم ہے کوئی

چارلس دی سکنڈ یعنی دوم

سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۸۵ء تک

جنرل **مونک** اُس فوج کا جسکو **کرومول** کی جہت سے ایسی
قوت حاصل ہوئی تھی کہ **انگلستان** مین اپنا مقابل نہ رکھتی
سردار رہا **مونک** نے بڑے بڑے لوگون سے شورہ کرکے
پارلیمنٹ مین تجویز کی کہ بادشاہ جلاوطن کو تخت نشین کرنا چاہیے

یہ امر قوم کو نہایت مستحسن معلوم ہوا اُنتیسوین مے سنہ ۱۶۶۰ع کو
چارلس کی تیسوین سالگرہ کا دن تھا کہ اپنے آبائی تخت
انگلستان پر بیٹھنے کے لیے شہر لنڈن مین داخل ہوا
مونک مستفیض بہ خطاب ڈیوک آو البمارل یعنی امیر
البمارل ہوا اور ارل آو کلارنڈن یعنی امیر کلارنڈن
وزیر اعظم قرار دیا گیا۔ پہلے تو اپنی خوش خلقی و خوش مزاجی
سے چارلس نے سب کے دل چھین لیے مگر چونکہ اصل مین
سست و لاپروا و خود غرض تھا لوگ اُسے مری مونرک
یعنی ہنس مکھ بادشاہ کہتے۔ عیّاشی و مزیداری مین مصروف رہتا
فرائض شاہی کا خیال نہ رکھتا اس زمانے مین لوگون کے
عادات و لباس مین بہت بڑا تغیر و تبدل واقع ہوا جھالر وفیتہ
لگے ہوئے ریشمی و اطلس کے مختلف خوش رنگ کپڑے
پہننا شروع کیے راونڈ ہڈس کے چھوٹے کٹے ہوئے بالون
کے خلاف لنبے لنبے گھونگروالے شانون تک لٹکتے ہوئے
پٹّے پہننے لگے ۱۶۶۴ع مین چارلس نے حاکم ہولینڈ سے
لڑائی شروع کی دونون کا نقصان کثیر ہوا ایک مرتبہ ڈچ
نے اپنے جہازون کو دریاے ٹیمس مین داخل کر کے انگریزی جہاز

بمقام چیتھام جلادیے قرب وجوار کی بستی لوٹ لی کامل ایک
برس تک بہ ۱۶۶۵ سنہ ع شہر لنڈن مین وباے خوفناک
ومہلک جسکو گریٹ پلیگ آو لنڈن یعنی لنڈن
کا بڑا مرض طاعون کہتے ہین پھیلی رہی تمام جزیرہ کو درہم وبرہم
کر ڈالا ایک لاکھ آدمی سے زیادہ ہلاک ہوئے جس مکان مین
چھوت لگتی ایک سرخ صلیب بنادی جاتی اور بند کردیا جاتا
خوف زدہ وہولناک سڑکون پر سواے اُن لوگون کے
جو مردون کی گاڑیون کے ساتھ رہتے کوئی نہین دکھائی دیتا
سڑکون پر سے لاشین گاڑیون مین جمع کی جاکر خندقون مین
ڈال دی جاتین۔ اس مصیبت پر ایک اور مصیبت ہوئی
لنڈن کے پل کے قریب ایک نان پز کی دُکان مین آگ
لگ گئی تین شبانہ روز مشتعل رہی آدھا شہر مع نواسی گرجون
کے جن مین سینٹ پولس کتھیڈرال بھی تھا
جل گیا جس جگہ پر آگ شروع ہوئی تھی وہان ایک اونچا
ستون جو مونومنٹ یعنی مینار کہلاتا ہے تعمیر کیا گیا تھوڑے
ہی عرصے مین شہر پھر درست وآراستہ کردیا گیا سڑکین
پیشتر کی نسبت زیادہ چوڑی ووسیع وباقاعدہ تازگی بخش

بنائی گئین اسکوٹلینڈ مین چارلس نے باپ کے
قصد ترکیب نماز کے تغیرات کو انجام دینا چاہا اسکوٹس
نے عبادت کے طریقہ کو بدلنا نہایت ناپسند کیا شہرون
کے گرجے چھوڑ کر پہاڑون کے اطراف مین زیر فلک نیلگون
کمیٹیان کین سپاہیون نے مجالس مین اکثر دست اندازی
کی مستورات و اطفال پر سخت ظلم و تشدد کیا چارلس
اور اُس کے درباری ایسی سستی و آسایش مین بسر
کرنے لگے کہ رعایا برہم و آزردہ ہو گئی عیاشی و مزیداری
کے لیے ملکی خزانہ صرف کرنے مین پرہیز نہ کرتا شاہ
فرانس سے اُسکی اصلاح قبول کر کے اُسپر عمل کرنے
کے عوض سالانہ پنشن منظور کر لی وزیر اعظم کلیرنڈن
کو موقوف کر کے ذلیل و کمظرف لوگون کو اراکین سلطنت قرار دیا
بادشاہ پوپری یعنی مذہب پوپ کی طرف راغب و مائل
تھا اُس کا بھائی جیمس وارث تخت کھلا ہوا رومن
کیتھولک تھا رعایا نہایت گھبرائی ہوئی تھی کچھ نیک و
زیرک و دانا اشخاص متفق ہو کر جمع ہوا کرتے اور ملکی امورات
پر مباحثہ و مناقشہ کرتے بادشاہ نے مطلع ہو کر کہا کہ یہ لوگ

میری جان کے دشمن ہین چنانچہ لورڈ ولیم رسل اور
الجرنن سڈنے اسی بنا پر قتل کیے گئے لورڈ رسل کی
زوجہ نے اپنے شوہر کی جان بچانے مین بڑی کوشش کی
بادشاہ پاس کئی درخواستین گذرانی اور اُس کی جان بخشی
کا نعم البدل کرنے کو مستعد تھی جب بیچاری کی کوششونکا
کوئی نتیجہ نہ ہوا قتل کا یقین ہو گیا اور خون بہانہ منظور کیا گیا
تو جبر و صبر اختیار کرکے اور دلسوزی کو ضبط و اخفا کرکے
حتے الامکان اپنے شوہر کی دلجوئی و تسلّی کی۔ ترپن۵۳ برس
آٹھ مہینے آٹھ دن زندگانی اور چوبیس۲۴ برس آٹھ مہینے آٹھ
دن حکمرانی کرکے چھٹی فبروری سنہ ۱۶۸۵ء کو چارلس
منتقل بہ ملک عدم ہوا۔

جیمس دی سکنڈ یعنی دوم

سنہ ۱۶۸۵ء سے سنہ ۱۶۸۸ء تک

چارلس کی وفات پر اُسکا بھائی جیمس جو ابتک امیر یورک
کہلاتا تھا تخت نشین ہوا رعایا پر انصافانہ عملداری کے اقرار
کے ساتھ انتظام سلطنت شروع کیا تھوڑے ہی دنون مین

جیمس کو لوگ مکار و فریبی تصور کرنے لگے چونکہ خود پابند کلیسۂ
روم تھا اس لیے تمام قوم سے اُس مذہب کے اختیار کر لینے
کی خواہش رکھتا جب لوگون کو اپنے آبا و اجداد کے اُس
مذہب کی تنسیخ مین مصائب و تکلیفات کا خیال
گذرا تو جیمس کی اس مذہب کے پھر بحال کرنے کی
کوششون سے نہایت آزردہ و ناراض ہوئے بادشاہ کے
بھتیجے امیر مونموتھ کو بسبب رعایا کی برانگیختگی کے انگلستان
پر چڑھائی کرنے کا خوب موقع ملا انگلستان مین جب آکر
اُترا تو چند ساتھی تھے لیکن تھوڑے ہی عرصے مین چھ ہزار
آدمی شریک ہو گئے بادشاہ کے لشکر سے برجواٹر مین مقابلہ
ہوا اور شکست فاش پا کر مونموتھ میدان کارزار سے
بھاگ بچا کچھ دنون نہایت غمزدہ حالت مین اِدھر اُدھر سرگردان
رہا آخرکار بائیے تقدیر ایک چرواہے کے بھیس مین خندق
سے جہان اپنے تئین پوشیدہ کیا تھا گرفتار کیا گیا مونموتھ
کے رفقا پر نہایت تشدد و سخت ظلم اور خود شہر لنڈن مین
قتل کیا گیا۔ شاہی فوج کے سپہ سالار کرنل کرک کی
ترغیب سے سپاہیون نے جنھین کرک بھیڑی کے بچے

کہکر خطاب کرتا دست تعدّی نہایت دراز کیے اور بڑی بڑی
بدکاریان کین کرک سنگدل تو تھا مگر بدنام میر عدل موسوم
بہ جفریز کا سا شاید نہ تھا جفریز کے حکم سے بہت سے لوگ
وسٹ انڈیز مین بیع ہوئے اور غلام بنائے گئے ڈھائی
سَو آدمیون سے زیادہ قتل کیے گئے - ہم یون نتیجہ نکال سکتے
ہین اور سمجھ سکتے ہین کہ جیمس نے ان افعال و حرکات بیرحم
کو پسند کیا کیونکہ جفریز کچھ دنون بعد لورڈ چینسلر کے عہدہ
پر فائض و ممتاز کیا گیا۔ جیمس نے اب پوپ کے مذہب
کو قائم رکھنے اور بغیر پارلیمنٹ کے حکم کرنے کے ارادون
کو ظاہر کر دیا - اونچے اور بلند عہدون پر رومن کیتھولکس
مقرر کیے سات پادریون پر جنھون نے اس امر کی شکایت کی
قید کیے جا کر فتنہ انگیزی کی تہمت لگائی گئی منصفون نے ظلم
نہ عائد کرکے بری کر دیا لوگ جو عدالت کے باہر مجتمع ہو کر حکم
سُننے کے منتظر تھے پادریون کی براءت کا حکم سُنکر اس زور
سے چیخے کہ بادشاہ نے جو قریب باغ مین تھا سُن پایا پوچھا کہ
شور و غل کا ہیکا ہے مصاحب نے جواب دیا کچھ نہین سپاہی
پادریون کی بریّت پر خوش ہو کر شور و غل مچا رہے ہین بادشاہ

نے غصے مین آکر کہا اُسکو تم کہتے ہو کچھہ نہین اُن کے حق مین بہت
بُرا ہوگا۔ دسوین جولائی ۱۶۸۸ء کو جیمس کا فرزند تولد ہوا
اُن لوگون کو جو جیمس کی بڑی بیٹی میری کی تخت نشینی کے
منتظر تھے بڑی مایوسی و نا امیدی ہوئی میری پروٹسٹنٹ
تھی اور ولیم آوا ورنج سے جو خود بھی کٹر و متعصب پروٹسٹنٹ
تھا منسوب ہوئی تھی لوگون کی فکر بڑھتی اور جیمس کی
قوت گھٹتی گئی رعایا جیمس کی بدچلنی سے ایسی عاجز و متردد
و پریشان تھی کہ اب ولیم کی طرف متوجہ ہوئی بہت سے
عالی درجہ کے لوگون نے میری کو خفیہ پیغام بھیجے اور
انگلستان مین اُس کی آمد کا کامل و پکّا بندوبست کرلیا
ولیم نے قوم کی کل شکایتون کو دفع کردینے اور برابر پارلیمنٹ
کی صلاح پر عمل کرنے اور کبھی پوپ کو انتظام انگلستان مین
دخل نہ دینے پانے اور کسی طور پر دست اندازی نہ کرنے دینے
کا پکّا اقرار و وعدہ کرکے تمامی ملک مین عہدنامہ مشتہر کرادیا
پانچوین نومبر ۱۶۸۸ء کو ولیم ٹوربے واقع ڈیون شائر
مین چودہ ہزار سپاہ لیکر آ اُترا چند روز مین اکثر شرفا و امرا
بھی شریک حال ہوئے جیمس کو کل وجز نے ترک کردیا

یہان تک کہ اُس کی بیٹی شہزادی این اور داماد یعنی
ڈنمارک کے شہزادہ جورج نے بھی کنارہ
کیا بادشاہ کو جب یہ خبر وحشت اثر پہنچی آنکھون
سے اشک روان ہوئے اور کہنے لگا کہ خدا میری مدد
کرے مجھے میرے بچون نے بھی فراموش کیا کفیل
نہ ہوئے جیمس نے بالکل مقابلہ نہ کیا اور گریٹ
سیل یعنی بڑی مہر لیکر روچسٹر بھاگا بارہ[۱۲] بجے
شب کو مصاحب کے ساتھ ناؤ پر سوار ہوکر فرانیسی
جہاز مین پہنچا جہاز پر جاتے مین مہر پانی مین ڈال دی گئی
مہینے تک پڑی رہی حتیٰ کہ اتفاق سے ایک ماہی گیر
نے اپنے دام مین گھسیٹ لیا بادشاہ نے ملکہ کو مع
اپنے شیرخوار بالک کے ایک فرانیسیی شریف کے
جو اُنھین نہایت ہوشیاری و حفاظت سے فرانس
لے گیا سپرد کردیا شاہ فرانس اُن سے نہایت مہربانی
و تلطف سے پیش آیا لوگون کی ہنگام خوشی مین ولیم نے
شہر لنڈن مین داخل ہوکر سینٹ جیمس پیلس
یعنی محل پیر جیمس مین سکونت اختیار کی۔

دی انگلش ریولیوشن یعنی انگریزی گردش سلطنت

ولیم دی تھرڈ آف اورنج یعنی سوم اورنج کا اور میری دی سکنڈ یعنی دوم

۱۶۸۸ء سے ۱۷۰۲ء تک

جو ہین جیمس ثانی انگلستان سے روانہ ہوا پارلیمنٹ نے معزول کر کے بڑی بیٹی میری اور داماد ولیم آف اورنج یعنی اورنج کے ولیم کو جیمس کا قائم مقام گردانا میری دوم اور ولیم سوم کی گیارھوین جون ۱۶۸۹ء کو تاج پوشی ہوئی اس مبادلہ کو انگلش ریولیوشن یعنی انگریزی گردش و انقلاب سلطنت کہتے ہین یہ دربارۂ شاہی قوت و آزادی رعایا بہت سی نااتفاقیون اور تفرقون کے تصفیہ پانے کا باعث ہوئی ولیم کی آغاز سلطنت مین بہت سے مشکلات پیش آئے اکثر باشندگان اسکوٹلینڈ نے انقلاب شاہی پسند کیا لیکن پھر بھی بہت سے ہائیلینڈرس جیمس کے سلطنت کرنے کی آرزو و تمنا رکھتے اُن مین سے

ایک مشہور و معروف سردار موسوم بہ میکڈونلڈ آو گلنکو
یعنی ساکن گلنکو بھی تھا ولیم نے ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ ایک روز
معینہ کے قبل ہر شخص مجہکو اپنا حکمران قبول کرنے کی قسم
کھائے اور میرے منحرف قتل کیے جائین میکڈونلڈ
ولیم کی اطاعت کرنے پر مستعد تھا لیکن چونکہ اُس جگہ کو جہان
قسم کھانا چاہیے تھی بہت بعد و فاصلہ تھا اور چونکہ برف باری
کثرت و شدت سے ہوئی تھی لہذا قسم کھانے کے وقت
مقررہ سے ایک روز تجاوز کر گیا بادشاہ کو میکڈونلڈ کی
اطاعت کی خبر نہ پہنچی چنانچہ کیپٹن کیمبل آو گلینلین یعنی
ساکن گلینلین کو مع فوج گلنکو پر تاخت کرنے کا حکم دیا پندرہ
روز تک تو یہ نالائق میکڈونلڈ کے گھر مین بطور مہمان مقیم ہو کر
اظہار دوستی مین مصروف و مشغول رہے پھر ان نامعقولون
نے بیچارے بے خطا و بے قصور میزبانون پر حملہ ور ہو کر
ہر ایک کو تہ تیغ بیدریغ کیا یہان تک کہ چھوٹے چھوٹے بچون کو بھی
جنھون نے دو زانو ہو کر رحم کے طلب کی استدعا کی نہ چھوڑا
کل مکانات جلا ڈالے مویشی و مال و اسباب چھین لیے
اس خوف زدہ و ہولناک دغا بازی و قتل نے ہائیلینڈرس

کے دلون مین ولیم اور انگریزون کی طرف سے بڑی نفرین پیدا کی اکثر باشندگان آئرلینڈ نے رومن کیتھولکس ہونے کی وجہ سے جیمس کی طرف کشی کی جیمس نے شاہ فرانس یعنی لوئی چہاردہم سے تائید لیکر جزیرۂ آئرلینڈ مین اپنے حقوق توڑنے کا قصد کیا جنوبی حصے جزیرۂ مین ظفریاب ہوا لیکن شمال مین جہان کرومول کے بہت سے جنگ آزمودہ و کہاگ سپاہی بسے ہوئے تھے نہایت سخت مقابلہ و مجادلہ ہوا ولیم خود آئرلینڈ پہنچکر یکم جولائی ۱۶۹۰ع کو جیمس کی فوج سے جو قریب ڈنڈاک ساحل بوئین پر مقیم تھی مقابل ہوا پوری حزیمت دی جو ہین دیکھا کہ ولیم جیتنے کو ہے جیمس۔ فرانس پلٹ گیا۔۔ بعد تیرہ ۱۳ برس کی جلاوطنی کے سن ۱۷۰۱ع مین قضا کی۔ پس تحقیق کے یکم جولائی واسی جہت سے پروٹسٹنٹ باشندگان آئرلینڈ جو اپنے تئین ولیم آف اورنج کے سبب سے اورنج من یعنی مردمان اورنج کہتے ہین اب تک بطور تہوار مانتے ہین۔ سنہ ۱۶۹۲ع مین شاہ فرانس نے جیمس کو پھر تخت نشین کرنے کا ارادہ کیا لیکن حملۂ انگلستان

کے لیے جو فوج بحری مسلح کی اُسے ولیم کے امرار البحر نے
مشہور و معروف نبرد لاہوگ مین پسپا کر ڈالا ولیم خود
بھی ایسا ہنرمند و بہادر تھا کہ شاہ فرانس کے اچھے اچھے
افسرون کو متحیر کر دیا یہان تک کہ لوئی کی خواہش رزم
جاتی رہی ۱۶۹۷ سنہ۶ء مین رسوک واقع ہولینڈ مین فرانس
وانگلستان کے درمیان صلح ہوئی فرانس سے
لڑنے مین ولیم کو صرف کثیر پڑا چونکہ معمولی محصول اس کے
لیے کافی نہوتا اسلیے پارلیمنٹ نے زر حاجت قرض لوایا
اور یہ گریٹ بریٹن کے نیشنل ڈٹ یعنی قومی
قرض کی ابتدا ہے۔ جب ولیم پردیسی لڑائی پر رہتا تو ملکہ میری
ملک کا بندوبست کرتی اس زیرکی و حسن خوبی سے انتظام
کرتی کہ رعایا کے دلون مین اُسکی طرف سے بہت بڑی جگہ
پیدا ہوئی ۱۶۹۶ سنہ۶ء مین اپنے سن کے پینتیسوین سال اور
حکمرانی کے چھٹے برس چیچک کے مرض مین مبتلا ہو کر منتقل
بہ ملک عدم ہوئی۔ بادشاہ اور تمام قوم کو نہایت رنج و صدمہ
ہوا ولیم اپنی زوجہ کی وفات کے بعد صرف سات سال جیا
دربار ہیمپٹن کے قریب گھوڑے پر سے گرنا اجل کا پیغام تھا

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۷۰۲ء اپنی عمر کے باونویں برس
اور اجلاس کے تیرھویں سال دار الفنا سے راہی دار البقا
ہوا۔ پارلیمنٹ نے تاکہ تخت انگلستان پر پھر کوئی
رومن کیتھولک جلوس نہ کرے چند قوانین جن کے
بنا بر ولیم اور اُس کے جانشین این کے لاولد مرنے سے
تخت انگلستان جیمس اول کی نواسی موسوم بہ سوفیا
اور اُسکی اولاد کو جو سب پروٹسٹنٹس تھے پہنچتا مرتب کیے۔

این

۱۷۰۲ء سے ۱۷۱۴ء تک

ولیم کی وفات پر جیمس دوم کی دوسری بیٹی اور میری
دوم کی بہن تخت انگلستان پر رونق افروز ہوئی این کا پہلا
کام شاہ فرانس یعنی لوئی چہاردہم سے آغاز سلسلۂ
جنگ وجدال کرنا تھا لوئی بڑا طامع و حریص و مذہب
پروٹسٹنٹ کے خلاف تھا ولیم کے آخری عہد میں تو
خاموش رہا لیکن اب چونکہ وہ جبری بادشاہ سرائے فانی
سے کوچ کر گیا لوئی نے خیال کیا کہ فی الحال میرا کوئی مقابل

نہین ہے۔ ولیم کی سپاہ خوب تعلیم یافتہ تھی عہد این مین
ایک مشہور و معروف بڑا بہادر انگریزی سپہ سالار موسوم
بہ مارلبرا جس نے لوئی کا خیال خام و غلطی جلد ظاہر و
ثابت کر دی گذرا ہے۔ عہد ولیم مین فن سپہ گری کا کمال
ظاہر و مبرہن کر چکا تھا جو مین انگریزون نے فرانسیسیون
کے مقابلے مین میدان کارزار پکڑا فوراً ڈنمارک اور جرمنی
کی ریاستین شریک حال ہوئین ڈیوک آو مارلبرا کل
فوج بری کا سپہ سالار اور ملکہ کا شوہر ڈنمارک کا شہزادہ
جورج لشکر بحری کا افسر مقرر ہوا مارلبرا کے علاوہ ایک اور
بھی مشہور جنرل موسوم بہ شہزادۂ یوجین ساکن سوائے
تھا ۱۳۔ اگسٹ ۱۷۰۴ء کو بلنہیم مین پہلی بڑی لڑائی ہوئی
طرفین شجاعت سے لڑے چھ ۶ گھنٹے تک گولی چلی ابتدا ے
جنگ مین ایک گولہ ڈیوک آو مارلبرا کے پیرون کے
قریب زمین پر گرا لوگون کو ڈیوک کے گھائل ہو کر
مرجانے کا گمان گذرا الغرض فرانسیسیون کو ہزیمت
ہوئی پچیس ۲۵۰۰۰ ہزار سپاہی مارے گئے انگریزون کی طرف صرف
تیرہ ۱۳۰۰۰ ہزار کا خون ہوا پھر تو مارلبرا نے فرانسیسیون کو

ریمیلیز۔ او ڈینارڈ اور میلپلیکٹ مین بھی شکست
دی دس برس کی جدال و قتال۔ کے بعد فرانسیسیون
سے ۱۷۱۳ء مین شہر اُٹرکٹ مین صلح کرلی اس صلحنامے
مین لوئی نے این اور اُس کے جانشینون کو بطور سلاطین
انگلستان ماننے کا اقرار کیا قوم انگلیشیہ نے اپنے بہادر
جنرل کے حقوق اچھی طرح پہچانے اور مانے ڈیوک کو بہت
انعام دیا گیا ووڈسٹوک مین ڈیوک کے لیے جائداد
جسپر ایک خوبصورت مکان بلنہیم نامے تعمیر کیا گیا خریدی گئی
ادھر تو متفق لشکر بلنہیم مین فتحیاب ہوئے اُدھر امیر البحر روک
کی ماتحتی مین بحری فوج نے اسپین مین پہاڑی قلعہ جبرالٹر
فرانسیسیون سے چھین لیا کل جہازون کو جو بحر
مڈیٹرینین سے بحر اٹلانٹک جاوین جبرالٹر سے ضرور
گذرنا پڑتا ہے پس جو اس قلعے پر قابض ہو جہازون کی آمدو
رفت بند کر سکتا ہے۔ اس گڑھی کی فتح سے انگریز بہت شاد و
خرم ہوئے۔ ولیم کا عزم تھا کہ اسکوٹلینڈ و انگلینڈ
کی پارلیمنٹس ایک کر دی جائین مگر موت ارادے کی
ناکامیابی کا موجب ہوئی ملکہ این کی بھی اب یہی خواہش ہوئی

لیکن باشندگان اسکوٹلینڈ اسقدر خلاف تھے کہ کوئی کوشش کارگر نہوتی اتفاقاً سنہ ۱۷۰۶ء مین اسکوٹس کی استرضا موافق پائی گئی اور ممالک شمالی و جنوبی کی ایک ہی پارلیمنٹ بیٹھنے لگی این کے زمانے مین اُن بڑے فریقین مین جو وہگس و ٹوریز کہلاتے تھے شدید جھگڑے پیدا ہوئے عہد چارلس دوم مین یہ الفاظ ذلت و توہین کے تصور کیے جاتے مگر اب اور ہی معنی ہو گئے بادشاہ اور مذہب کے خیر خواہ ٹوریز کہلاتے اور جو امورات سلطنت و مذہب مین زیادہ آزادی چاہتے وہ وہگس - ابتداے حکومت مین ملکہ این نے وزراے فریقہ وہگس کے ذریعہ سے انتظام سلطنت کیا مارلبرا بھی اُسی جماعت کا مقلد تھا مارلبرا کی اہلیہ ملکہ کی بہت زمانے تک بڑی مقرب و دُلاری رہی لیکن آخر کار اُس کے کبر و نخوت سے ملکہ ایسی بیزار ہوئی کہ وزراے جماعت وہگس کو بالکل موقوف کر کے ہارلی کو اپنا معتمد و رازدان گردان کر ارل آو اوکسفورڈ یعنی امیر اوکسفورڈ کا خطاب دیا اپنے سن کے اُنچاسوین سال اور حکمرانی کے تیرھوین برس گیتی ناپایدار

سے رحلت کی ملکہ این بہت چالاک و ہوشیار تو نہ تھی لیکن
محبوب و خوش مزاج اور خاندان اسٹورٹ کی آخری تاجدار ۔

جورج دی فرسٹ یعنی اول

۱۷۱۴ء سے ۱۷۲۷ء تک

چونکہ پہلے ہی سے تصفیہ پاچکا تھا کہ رومن کیتھولک
تخت انگلستان پر نہ بیٹھ سکے اسلیے الکٹرس سُفایا کا
بیٹا الکٹر آو ہینوور یعنی جورج تخت نشین کیا گیا تاہم
اسکوٹلینڈ مین اور انگلینڈ مین بھی بہت سے لوگون
کے نزدیک اگلے اسٹورٹ کے خاندان کے کسی شخص
کا جانشین ہونا مناسب تھا جو جیمس ثانی کی طرف سے تھے
وہ جیمس کے لیے لاطینی لفظ جیکوبس سے جیکوبائٹس
کہلائے جیکوبائٹس نے شہزادہ جیمس کو تخت پر بٹھانے
کے لیے پہلے شاہ فرانس سے تائید چاہی لیکن چونکہ
لوئی چہاردہم انتقال کرچکا تھا اور اُسکا جانشین نہایت
کمسن تھا اسلیے مدد نہ مل سکی شہزادہ جیمس کے یارغار
ارل آو مار نے چھٹی سپٹمبر ۱۷۱۵ء کو اپنے مطیعان

وفرمان برداران کو اسکوٹلینڈ کی ایک جگہ بریار نامے
پر مجتمع کرکے شہزادے کو جیمس ہشتم شاہ اسکوٹلینڈ
مشتہر کیا تھوڑے ہی عرصے مین اسقدر لوگ شریک
ہوئے کہ دس ہزار سپاہ مسلح تیار ہوگئی ڈیوک آو
ارگائیل جو اسکوٹلینڈ مین شاہی فوج کا سردار تھا
پرخاش کرنے چلا شرفمیو ٹر واقع پرتھشایر
مین مقابل ہوا ـ ع لڑائی مین دونون برابر رہے +
بادشاہ کو صرف اسی قدر فائدہ ہوا اگر یہ فائدہ تصور
کیا جائے کہ ہائیلینڈرس جنوب مین آنے سے
روک دیے گئے چنانچہ اکثر اُن مین سے اپنے وطن پلٹ
گئے ارل آو ڈرونٹواٹر نے انگلستان کے شمال
مین جیمس کو سلطان انگلستان گردانا بادشاہ نے
اُس کے مقابلے مین بھی صف آرائی کی جس روز جنگ
شرفمیو ٹر ہوئی اُسی روز سٹیبنز پرسٹن مین
ڈرونٹواٹر کے لشکر کو شکست ہوئی بائیسوین ڈسمبر
کو شہزادہ جیمس جو پریٹنڈر یعنی دعوی دار کہلاتا تھا مع
صرف چھ روسا کے اسکوٹلینڈ پہنچا چونکہ قابل آدمی نہ تھا

اسلیے کوئی معین و مددگار نہوا اسکوٹلینڈ مین ڈیڑھ
مہینے قیام کیا بعد ازان ایک فرانسیسی جہاز مین
فرانس پلٹ گیا جو بادشاہ سے لڑتے تھے جورج نے
سب کو سخت سزا دی ایک ہزار سے زیادہ تو امریکا
مین کاشتکاری کے لیے بھیجدیے گئے ڈرونٹواٹر
اور کنمیور ٹاور ہل مین قتل کیے گئے علاوہ ان کے
اور بہت سے ٹائیبرن مین لورڈ ڈرونٹواٹر کے
ورثا کی جائداد چھین کر ۱۷۳۵ سنہ ع مین مانجھیون کے شفاخانے
واقع گرینچ مین بطور عطیہ دیدی گئی ۔ ع

حلوائی کی دُکان پہ دادا کا فاتحہ

ارل آف نتھسڈیل کو بھی حکم قتل ہوا تھا لیکن اپنی
زوجہ کے ذریعہ سے شام کو قبل یوم قتل برج سے
بھاگ بچا بیگم کو مع اپنی ماما کے قیدخانے مین ملاقات
کے لیے جانے کی اجازت ملی تھی بیگم زنانہ لباس
ساتھ لے گئی زندان مین پہنچکر شوہر کو وہی کپڑے پہنائے
نتھسڈیل آنکھون پر رومال رکھکر تاکہ لوگونکو قیدی کی مفارقت
مین اشک فشانی اور گریانی کا باعث معلوم ہو برج سے

باہر نکل آیا چوکیدار بالکل نہ پہچان سکے اور نتھسڈیل
ایک جائے محفوظ و عافیت مین پہنچکر تھوڑے ہی
وقفے مین فرانس روانہ ہوگیا ۱۷۱۵ء کے
بلوے کا یون اختتام ہوا اور بھی کئی مرتبہ پریٹنڈر
کو تخت نشین کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی
کبھی نہ حاصل ہوئی ۱۷۲۷ء مین بادشاہ اپنی ریاست
ہینوور ملاحظہ کرنے گیا اوسنیبرگ جانے
مین فالج گرا اور بروز یکشنبہ تاریخ یازدہم ماہ جون ۱۷۲۷ء
اپنی عمر کے اڑسٹھوین برس اور اجلاس کے تیرھوین
سال قضا کی۔ جورج اول کا تخت نشینی کے
وقت بچپن سال کا سن تھا اور صرف ایک مرتبہ
صغرسنی مین انگلستان گیا تھا اسلیے انگریزون
سے طرز زندگی بالکل نہ ملتا انگریزی زبان سے بھی بالکل
ماہر نہ تھا لاطینی یا فرانسیسی مین ملکی امورات
کی گفتگو کرتا وزیر اعظم اُس کا سر روبرٹ
والپول بڑا قابل و لائق و فائق تھا۔

جورج دی سکنڈ یعنی دوم

۱۷۲۷ء سے ۱۷۶۰ء تک

جورج اول کا بیٹا جورج دوم گیارھوین اکتوبر ۱۷۲۷ء کو عمر کے چوالیسوین برس تخت **انگلستان** پر جلوہ گر ہوا اس کے عہد حکومت مین بہت سے دیسی جھگڑے اور بدیسی لڑائیان وقوع مین آئین ۱۷۴۳ء مین جائداد **ہینوور** کا بڑا خوف وخطرہ تھا اسلیے وہان **فرانسیسیون** کے مقابلے مین ایک فوج کثیر بھیجی بادشاہ نے خود اس فوج کو لڑایا اور دریاے مین پر ڈٹنجن مین **فرانسیسیون** کو شکست دی بڑی شجاعت ظاہر کی اور جہان معرکۂ رزم نہایت گرم ہوتا وہین موجود رہتا یہ بات خوب یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ آخری دفعہ ہے کہ خاقان **انگلستان** نے رزم مین خود سپاہ لڑائی ہو جیمس دوم کا بیٹا یعنی **پریٹنڈر** اب سن رسیدہ اور نحیف و لاغر ہوچکا تھا آبائی تاج کے لیے مطلق لڑنا نہ چاہتا لیکن اُس کا بیٹا چارلس اڈورڈ جو **ینگ شولیر** یعنی کڑیل شہسوار کہلاتا

ایک اصل جانباز پچیس ۲۵ برس کا گبرو جوان تھا چارلس
نے بادشاہ کو بدیسی لڑائی مین مشغول پاکر اسکوٹلینڈ مین
اپنا بخت بیدار کرنے کا ارادہ کیا شہزادہ چارلس سے
شاہ فرانس نے بہت وعدہ و وعید و قول و قرار کیے کچھ
زر نقد بھی عطا کیا چنانچہ اُنیسوین ۱۹ اگست ۱۷۴۵ء کو چارلس
اسکوٹلینڈ مین جا اُترا بہت سے سرداران ہائیلینڈ
و اُمرا اپنے مقتدیون کے شریک حال ہوئے اسکوٹلینڈ
کا جلاے وطن جیمس ہشتم یعنی شہزادہ چارلس کا باپ
جواب اولڈ پریٹنڈر یعنی ضعیف دعوے دار معروف تھا
گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کا شہریار مشتہر کیا گیا اور
چارلس اڈورڈ اُس کا ریجنٹ یعنی نائب و قائم مقام
باشندگان اڈنبرہ کو یہ بندوبست نہایت دلپذیر و مقبول
ہوا ہولی رُوڈ کے پرانے محل کو چارلس نے اپنا مسکن
گردانا بڑے کرّوفر سے دربار کرتا اور زنان اسکوٹلینڈ کی صحبت
مین راگ و رنگ و ناچ و گانے مین مصروف و مشغول رہتا پہلے
تو شہزادہ چارلس اُن لوگون پر جو اُس کے مقابلے مین لڑنے
آئے تھے ظفریاب ہوا سر جون کوپ کو قریب اڈنبرہ

پرسٹن پینس مین شکست دیکر دوڑتا آتا انگلستان روانہ
ہوا انگلستان کے جیکوبائیٹس کی امداد و کمک کی
امید قوی رکھتا تھا مگر بہت ہی کم لوگ شریک و معین ہوئے
جب ڈربی جو لنڈن سے صرف ترسٹھ کوس ہے
پہنچا ہائیلینڈرس بسبب اپنے وطن کے بُعد کے نہایت
پریشان و مضطرب ہوئے اور ڈیوک آو کمبرلینڈ کے
تعقب مین ہونے کی خبر سُنکر شہزادے کو پلٹ جانا پڑا
امیر نے پیچھا نہ چھوڑا کلوڈن مین مقابلہ کر کے شکست
فاش دی شہزادہ چارلس عرصۂ کارزار سے بھاگ بچا
پانچ مہینے تک پہاڑیون اور دلدل و ریت مین بہت سے
معرکون اور حادثون اور خطرون سے مقابلہ کرتا ہوا گمراہ و
سرگردان بھٹکتا پھرا جورج نے شہزادے کو اسیر کر لانے
والے کو تیس ہزار پاونڈس انعام دینے کا اقرار کیا وقتاً
فوقتاً بہت سے لوگون کو اُس کی جاے مستور کا علم رہا مگر کبھی
کسی نے دغا نہ کی گاہے بگاہے یک لخت کئی روز تک صرف
جنگلی پھل کھا کر بسر کرتا رہزنون سے گھرے ہوئے غارون مین
سوتا ایک وقت مسماۃ فلورا میکڈونلڈ کی ماما بن رہا فلورا کے

زیرک و فہمیدہ و نیک اطوار کی تائید سے باموقع بندوبست
کرکے پھر فرانس پلٹ گیا ۱۷۶۶ء مین قضا کی چارلس
کا بھائی ہنری جو پروانۂ تقدس حاصل کرکے خاصان
مین شمار کیا گیا تھا اپنے بڑے بھائی چارلس کے لقب
ینگ پریٹنڈر یعنی خرعبیل نوجوان سے مشہور و معروف
ہوا جورج ثانی کے زمانے مین جنوبی امریکہ مین اہل اسپین
کا بہت سے شہرون پر جہان کثرت سے سونا اور چاندی
حاصل ہوتا قبضہ تھا وہان کے باشندون سے انگریزون کا
تجارت کرنا اسپینیرڈس کو بالکل ناگوار ہوتا جب کچھ
انگریز سوداگرون نے تجارت کرنا چاہا اسپینیرڈس نے
انگریزون پر حملہ کیا بہت خون کرڈالے انگریزی جہاز بھی بحری
فوج کے سردار اینسن کی تحت مین اسپینیرڈس سے
مزاحمت کرنے کے واسطے بھیجے گئے اسپین کے جہاز جنھین
گیلینس یعنی بادی کشتیان کہتے ہین سونے چاندی سے
لدے ہوئے چھین لیے۔ کئی ساحلی شہر جلا ڈالے ہندوستان
مین لورڈ کلایو نے فرانسیسی جنرل لیلی کو ہزیمت دی
اور انگلستان کے قبضہ و قوت کی ہند مین بڑی ترقی ہوئی اس

لڑائی مین انگریزون پہ ایک بہت بڑی مصیبت زدہ آفت آئی
سراج الدولہ نواب بنگالہ نے کلکتہ پہنچکر ایک سو
چھیالیس افسران و تجار کو قید کرکے سات گز سے بھی کم
چوکور کوٹھری مین جو آجتک دی بلیک ہول آو کیلکٹا
یعنی کلکتہ کا غار سخت کہلاتا ہے نہایت موسم گرم مین بند کروادیا
صبح کو جو دروازہ کھولا گیا تو صرف تئیس ۲۳ آدمی زندہ نکلے جنرل
پوسٹ آفس یعنی کلکتہ کا عام بڑا ڈاک خانہ اسی جگہ پر جہان
بلیک ہول آو کیلکٹا تھا تعمیر کیا گیا ہے جورج ثانی
نے بھی مثل اپنے باپ کے جرمنی مین پرورش پائی تھی
اور انگریزون کے خصائل اس مین کبھی نہ پیدا ہوئے ۲۵- اکتوبر
سنہ ۱۷۶۰ع کو سن کے اٹھترویں سال اور حکومت کے تینتیسوین
برس راہی دار الدوام ہوا۔

جورج دی تھرڈ یعنی سوم

سنہ ۱۷۶۰ع سے سنہ ۱۸۲۰ع تک

جورج دوم کا پوتا جورج سوم تخت نشینی کے وقت بائیس برس
کا تھا انگلستان مین تولد ہوکر وہین پرورش و تربیت پائی متقی

ہر کام مین جو اپنے اوپر فرض سمجھتا ثابت و مستقل جرمنی کی ایک
شاہزادی موسوم بہ شارلٹ آو مکلنبرگ یعنی ساکن
مکلنبرگ سے منسوب ہوا بہت سی اولاد ہوئین دو لڑائیون
مین زیادہ تر مصروف رہا ایک تو شمالی امریکہ کی نوآباد بستیون
کی اور دوسری فرنچ ریولیوشن یعنی فرانسیسی شورہ گردی
کی جورج ثانی کے آخری عہد مین جو لڑائیان ہوئین اُن مین صرف
کثیر ہوا تھا انگریزون پر محصول ہلکا کرنے کے باعث بادشاہ کے
وزرا نے چاہا کہ شمالی امریکہ کی نوآباد بستیون کے باشندون پر
بھی محصول جاری کیا جائے امریکہ والون کو سخت ناگوار ہوا۔ اس
اصول کو کہ ہم لوگ اپنے اوپر خود جو ٹیکس باندھین وہی دین گے
شاہ انگلستان کو ہم پر ٹیکس مقرر کرنے کا کوئی استحقاق و مجاز نہین
عمل مین لانا اور برتنا چاہا۔ الغرض ایسا سلسلہ ستیز دردانگیز شروع ہوا کہ
ستّرہ برس تک مقابلہ رہا اہالیان امریکہ کا جنرل جورج واشنگٹن نہایت
زیرک و دانا و عقلمند و ہوشیار تھا اسکا دنیا کے اشخاص عظام مین شمار کیا جاتا ہے
اہالیان فرانس و اسپین نے بھی تائید کی جنگ بحری مین تو انگریز فتحیاب
ہوئے لیکن نبرد بری مین شکست فاش پائی انگریز نہایت پست ہمت ہوئے
ہاؤس آو لورڈس یعنی پنچایت شرفا مین امریکہ سے فوج بلوا لینے

کی تجویز ہوئی معظم و مکرم ارل آو چتھام نے جن کو لوگ
بستر مرگ سے مباحثہ و مناقشہ کے لیے اُٹھائے گئے
تھے سخت مزاحمت کی چتھام نے انگریزی حکومت کی اس
نہایت معقول و بہترین ملکیت سے دست بردار ہونے
کے خلاف نہایت فصاحت و بلاغت و سخنوری سے گفتگو
کی۔ مناظرہ مین مشغول تھا کہ دفعتًا دورا اُٹھا اور گر پڑا پنچایت
سے ظاہرا بیدم گھر پہنچایا گیا چند ہفتے بعد یہ بڑا مدبّر سرائے
فانی سے عالم جاودانی کو منتقل ہوا۔ ماہ اکتوبر ۱۷۸۱ء
مین انگریزی جنرل لورڈ کورنوالس کو اپنے تئین مع
فوج کے واشنگٹن کو سونپنا پڑا اسی سال جورج کو امریکہ
کی نوآبادبستیون کو گریٹ بریٹن کے اختیار و حکم سے مُبرّا
و منزہ قبول و منظور کرنا پڑا جبھی سے یہ بستیان اپنا خود انتظام
کرنے لگین فی زمانہ نام یونائٹڈ اسٹیٹس آو امریکہ یعنی
امریکہ کی متفق ریاستین کہی جاتی ہین بڑی قوت و دولت حاصل
کی ہے پنچایت مین جسے کانگرس کہتے ہین قوانین و قواعد اختراع
و منضبط ہوتے ہین بادشاہ کے عوض پریسیڈنٹ یعنی
صدر الاعلےٰ جس کی چوتھے برس بدلی ہوتی ہے معین ہوتا ہے

مذکور و مروی ہے کہ جورج واشنگٹن صدر العالی جمہوری
ریاستان متفق امریکہ وقت کا ایسا پابند تھا کہ ایک روز اُسکا
سکریٹری یعنی منشی مسمّٰی بہ ہملٹن کو دفتر پہنچنے مین صرف
پانچ منٹ دیر ہو گئی واشنگٹن نے نہایت آشفتہ و آزردہ
ہو کر ہملٹن سے وجہ تاخیر دریافت کی ہملٹن نے جواب
دیا کہ میری گھڑی شاید کچھ سُست ہے واشنگٹن نے
کہا یا تو تم نئی گھڑی خریدو ورنہ مجکو نیا سکریٹری مقرر
کرنا پڑیگا فرنچ ریوَلیوشن یعنی فرانسیسی شورش گردی
کے سبب سے جو ۱۷۸۹ء مین شروع ہوئی ایسا سلسلۂ
ستیز در دخیز آغاز ہوا کہ بر خلاف امریکہ سے بھی کثیر الایام
و دراز القیام تھا مدت مدید سے فرانس مین بڑی بدانتظامی
برپا تھی شرفا و امرا محصول و ٹیکس نہ دیتے خدام دین اپنی
نوکری نہ بجاتے ابتداے ریوَلیوشن کے وقت نہایت
حلیم و زاہد و متقی لوئی شانزدہم فرانس کا خسرو تھا اہلیہ
لوئی - ماری انٹائینٹ نہایت حسین و دلیر تھی لوئی
اگلے بادشاہون کے ظلم دفع کرنے اور قواعد تبدیل کرنے پر
راضی تھا مگر شرفا و خدامِ دین مانع ہوئے فرانس کے

دار السلطنت پیرس مین بہت سے معززین مجتمع ہوکر
اقسام وانواع طرح کا گناہ و پاپ کرتے بادشاہ و ملکہ کو قتل
اور مذہب کو تہ و بالا کرڈالا یوم السبت موقوف۔ اللہ و عیسے
کے نام کے استعمال کی ممانعت کردی اس کے سوا اور بہت
سے افعال خباثت و زبونی و عصیان اور سخت و ناشایستہ
ظلم و ستم و جور و جفا کیے۔ ایک مرتبہ ایک ہزار پچپاسی
آدمیون کو دو دن مین قتل کرڈالا۔ دو مہینے تک روز پچاس
آدمیون کی ایک آلے پر جسے گلوٹین کہتے ہین گردن ماری
جفاکارون نے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے
افعالِ جرم و خطا کیے کہ یہ زمانہ نہایت انصافانہ و واہیِ نامعقول
طور پر رین آف ٹیرر یعنی عملداری دہشت و ہراس نامزد
و ملقب ہوا آخرکار ان افعال لاطائل و حرکات بدصفات کا
ان کے سردار روبسپیر نامے کی ہلاکت سے اختتام ہوا
مگر وہان ریولیوشن نے سلطان کو قتل اور انتظام
سلطنت کو تہ و بالا کرڈالنے پر اکتفا نہ کرکے چاہا کہ اہالیانِ دیگر
ریاستانِ یورپ بھی ایسے ہی حرکات از خود رفتہ
و سکنات ناشایستہ اختیار کرین الغرض نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے

کل بادشاہ مع جورج سوم انگلستان فرانس سے
جنگ وجدال پر آمادہ ومستعد ہوئے اسی تسلسل ستیز
درد آمیز مین فرانسیسی توپ خانے کے ایک افسر یعنی
نپولین بونا پارٹ کی ذہانت وذکاوت کھلی اور
قوت دماغ وبیداری مغز آشکار ومبرہن ہوئی نپولین
ایسا شخص معظم ومکرم ہے کہ جسقدر اس کی توصیف لکھی جائے
کم ہے مگر یہ تواریخ انگلستان ہے نپولین سے باتخصیص
کوئی غرض نہین جس وقت ہندوستان مین میسور کے
سلطان ٹیپو اور انگریزون سے جدال وقتال برپا تھی
نپولین مصر مین تھا سلطان ٹیپو کو پچیسوین جنوری
۱۷۹۹ء کو نپولین نے لکھا کہ آپ ہرگز نہ گھبرائین اور
کچھ فکر واندیشہ نہ کرین مین شاہ ایران سے بندوبست کر چکا
ہون اجازت حاصل ہوگئی ہے عنقریب ایران سے ہندوستان
آنے والا ہون مگر چونکہ سلطنت میسور ۱۸ سنہ ۶ کے ابتدا
ہی مین ٹیپو سے چھن کر پرانے ہندو راجہ کی اولاد کی طرف
منتقل ہوگئی اور یورپ مین فرانسیسیون کی ترقی فتح
کے کم ہونے کا حال سنا بایں لحاظ نپولین فرانس

پلٹ گیا اور ہندوستان آنے کا عزم فسخ کر ڈالا یورپ کا حادثہ سنیے کہ کوہ آلپس پار جا کر اٹلی کے شمالی حصہ کے قبضہ اوسٹریا سے اوسٹرینس کو مار ہنکایا اوسٹرینس اور پرشینس کو بہت سی لڑائیون مین شکست فاش دیکر پسپا کر ڈالا اور نبرد اوسٹرلز۔ جینا۔ میرنگو۔ ہوہنلنڈن۔ اکمہل۔ ویگرام وغیرہ وغیرہ مین تو بڑی حزیمت دی مگر کوہ آلپس کی راہ سخت گذار طے کرنے مین بوناپارٹ کا دو لاکھ لشکر جرّار ضائع ہوا دو ہزار برس قبل ہینیبول بھی کوہ آلپس سے مع سپاہ گذر کر اٹلی پر حملہ ور ہوا تھا مگر آج تک کسی تیسرے شخص کو ایسی ہمّت وجرأت نہین پڑی کہ ایسا قصد ہی کرے نپولین نے پوپ کو معزول کر کے انگلستان فتح کرنے کا ارادہ کیا لیکن چند در چند وجوہات ایسے مانع ہوئے کہ انجام نہ پایا۔ انگریزون کے لورڈس ہاؤ اور سینٹ ونسنٹ اور امیر البحر کورنوالس۔ ہوڈ۔ ڈنکن۔ کوکرین۔ پلو۔ نے تری مین کئی فتوحات حاصل کیے سب سے زیادہ مشہور ومعروف امیر البحر لورڈ ہوریشیو نلسن ہے ڈنمارک مین جنگ کوپنہیجن

مصر مین ستینز ابوکیر اور اسپین کے کنارے نبرد
افالگر نلسن کی نہایت معروف لڑائیان ہین اسس
ری یادگار پر خاش مین کہ اکیسوین اکٹوبر ۱۸۰۵ء
ہوئی اسپین و فرانس کی فوجین اور جہاز اور کل
سامان بحری کارزار بالکل غارت و برباد ہوگئے نلسن نے
ولی کھاکر دارالفنا سے کوچ کیا مگر موت کے قبل اطمینان فتح
رچکا تھا۔ نلسن کا آخری حکم جس کو ہر انگریز کے کانون مین
گونجنا چاہیے یہ تھا کہ "انگلستان امید کرتا ہے کہ ہر شخص
اپنی نوکری بجائے" پرشینس اور اوسٹرینس سے
بہت گھمسانون کے بعد نپولین نے ملک روس فتح کرنا
چاہا موسکو پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن تمام شہر مین
روسیون نے آگ لگادی بوناپارٹ کو ناچار
و مجبور پلٹ آنا پڑا زمین کہرے سے تر جو تاریک اور موسم
سرما کی سردی ایسی سخت و شدید تھی کہ ہزارون انسان و
مرکب ضائع ہوئے لشکر بالکل تحس نحس و برباد ہوگیا۔ مؤرخین
صادق التحریر سے مرقوم ہے کہ بڑی دقت مین نپولین کو لوٹنا پڑا
روس مین بوناپارٹ چھ لاکھ سپاہ لے گیا تھا کل وہین

تھی سرما کی شدت سے ہلاک ہو گئی صرف تیس ہزار سپاہی
فرانس زندہ پہنچے اور مٹرنس پر شینس و شنیسر
سے نپولین کی تباہی کا دن پاکر ۱۸۱۴ء میں باتفاق
شہر پیرس پر قبضہ کر لیا ادھر اسی اثنا میں اسپین اور
پرتگال کو بھی فرانسیسیون نے تاراج کیا اور انگریزی
سپہ سالار سر آرتھر ولسلی نے جو ہندوستان میں
نام حاصل کر چکا تھا اسپین میں کئی فتوحات حاصل
کیں نپولین کو ناچار و مجبور سلطنت فرانس سے استعفا
دینا پڑا اٹلی کے قریب جزیرہ البا میں بود و باش اختیار کی
لوگوں نے تصور کیا کہ اتنی مدت سے جو جنگ و جدال چلی آتی
تھی نپولین کے البا جانے سے ختم ہو گئی اور مجرد اس ایک
شخص کی تبدیل سکونت کی کل اہل یورپ کو ایسی خوشی و
خرمی و شادمانی ہوئی کہ سر آرتھر ولسلی ممتاز بخطاب
ڈیوک آف ولنگٹن ہوا تمام انگریزی قوم نے ولنگٹن کو
مخلص تصور کر کے بڑی خوشی کی یہان تو یہ خوشیان اور شادیان
رچی تھین کہ جزیرۂ البا سے نپولین کے پیرس پلٹ آنے
اور اس کے نشان پیکار کے گرد ہزارون سپاہیون کے

لاشس اُٹھائی اور نہایت تکلف و احتشام سے تجہیز و تکفین کی۔ **فرانسیسیون** کو اپنے عزیز و محبوب شہریار گردون وقار کے دلون مین جگہ پانے اور وطن مین خواب استراحت فرمانے سے نہایت خوشی و خرمی ہوئی اور عالی ہمت و بلند ارادہ خاقان ذی احتشام کی وفات متاسف سے کے تازہ و زندہ خیال جان پامال و یادگاری جگر افگا سے نہایت رنج و صدمہ ہوا۔

نظم در مدح

جس زمانے مین تھا فرانس مین جور
بگڑے **یورپ** کے بادشاہ تمام
سرکشی کا بندھا ہر اک کو خیال
اک بہادر **نپولین** تھا مگر
نجم بخت اُس کا آفتاب ہوا
جب سے شاہی کی رسم ہے ایجاد
ایسے اقبال مند کم گذرے
لکھنا ہین واقعات **انگلستان**

صاف ظاہر تھے تازہ غدر کے طور
ہر طرف سے بغاوتین ہوئین عام
ہوئی آغاز رسم جنگ و جدال
توپ خانون کا اسطرف افسر
ہر لڑائی مین فتحیاب ہوا
جب سے دنیا نے پائی ہے بنیاد
جن سے نسبت **نپولین** پائے
نہین منظور مجھکو طول بیان

سرسری طور پر یہ ہے منظور
کچھ لکھوں اُسکے واقعات ضرور

جس زمانے مین والیِ میسور
ٹیپو سلطان نامور مغفور

عرصۂ رزم مین تھا صرف قتال
اور انگریزون سے تھے جنگ و جدال

خط مین اُسکو نپولین نے لکھا
تم کسی طرح سے نہ گھبرانا

پیش خیمہ نکل چکا ہے یہان
مین بھی آتا ہون سوئے ہندستان

وہان یورپ کا بھی تھا ابتر حال
تھی فرانسیسیون کی جنگ و جدال

چند دن مین ہوئی یہ اُسکو خبر
اہل یورپ نے پائی فتح و ظفر

سوںچا یورپ کی فتح کے سامان
ہو گیا فسخ عزم ہندستان

پھر تو یورپ تھا سارا زیر و زبر
ہر لڑائی مین پائی فتح و ظفر

اوسٹرینس اور سب جرمن
بھاگے جاتے تھے چھوڑ چھوڑ کے رن

لیکے افواج بے شمار گئے
ہر لڑائی مین اُس سے ہار گئے

اوسٹرلیز و جینا میرنگو
وگیرام اور بورو ڈینو کو

لِنڈن والکھل کو فتح کیا
اک قیامت ہر اک جگہ تھی بپا

ہر لڑائی مین لاش پر تھی لاش
ہر لڑائی مین دی شکست فاش

ماسوا اسکے بھی بہت سے مقام
کانپ جاتے تھے سُن کے اسکا نام

ہے جو مشہور کوہ الپس اب
برفباری جہان ہے روز و شب

کبھی کوئی گیا نہ اُس کے پار
ہے وہ مشہور راہ سخت گذار

نہ کیا کچھ نپولین نے خطر ‏ ‏ پار اُتر ہی گیا مع لشکر

تھا شمالی جو حصہ اٹلی کا ‏ ‏ اوسٹرینیں کے وہ قبضہ مین تھا

چند دن اس نے کرکے قتالی ‏ ‏ سارا حصہ کرا لیا خالی

پوپ کو اس نے کر دیا معزول ‏ ‏ پیشوائی نہ کی کچھ اُسکی قبول

چاہتا تھا یہ جنگ انگلستان ‏ ‏ فتحیابی کا ہو چکا تھا گمان

چاندی سونے کے سکے ڈھلوائے ‏ ‏ ضُرب لنڈن کے لفظ کھدوائے

ہوئے درپیش لیکن ایسے سبب ‏ ‏ ملتوی رہ گئے ارادے وہ سب

پھر ارادہ نپولین نے کیا ‏ ‏ کیجیے ملک روس پر قبضا

موسکو مین جو پہنچا یہ بےلاگ ‏ ‏ روسیون نے لگادی شہر مین آگ

ایسی حالت مین کوئی کیا کرتا ‏ ‏ ہو کے مجبور واپس آنا پڑا

فصل سرما کی سختیون کے سبب ‏ ‏ راستے مین بہت اُٹھائے تعب

لاکھون جانون کا ہو گیا نقصان ‏ ‏ تنگ جینے سے تھا ہر اِک انسان

تھے چھ لاکھ اہل فوج جو ہمرار ‏ ‏ بچگئے اُس مین صرف تیس ہزار

اوسٹرینس کو ہوئی خبر ‏ ‏ جلد جرمن کی فوج کو لیکر

سب فرانسیسیون کو گھیر لیا ‏ ‏ جا کے پیرس پہ کر لیا قبضا

وان فرانسیسیون نے خاطر خواہ ‏ ‏ کیا اسپین و پرتگال تباہ

ہوا عاجز نپولین ایسا ‏ ‏ دیدیا سلطنت کو استعفا

گیا سوے جزیرهٔ البا ‌ ‌ ‌ بود و باش اختیار کی اُس جا

اہل یورپ ہوئے نہایت شاد ‌ ‌ ‌ گویا بر آئی اُنکے دل کی مراد

ایک مدت سے تھا جو فتنہ و شر ‌ ‌ ‌ گویا مفقود ہو گیا یکسر

یان تو شادی رہی تھی یون ناگاہ ‌ ‌ ‌ خبر آئی کہ لیکے فوج و سپاہ

گیا پیرس نپولین جرار ‌ ‌ ‌ یہ نتیجہ ہوا کہ آخر کار

اہل یورپ نے لیکے فوج عناد ‌ ‌ ‌ یعنی دس لاکھ جسکی تھی تعداد

پھر چڑھائی نپولین پہ کی ‌ ‌ ‌ تھا ولنگٹن سپاہ دار اُسکا

آخری تھی نپولین کی یہ جنگ ‌ ‌ ‌ ابتدا کی مگر تھی دل کو اُمنگ

فوج کا بھی تھا مختصر سا شمار ‌ ‌ ‌ صرف دو لاکھ اور اسی ہزار

پھر بھی ہمت نہ ہارتا تھا وہ ‌ ‌ ‌ فوج کا دل اُبھارتا تھا وہ

آٹھ گھنٹے تلک غرض باہم ‌ ‌ ‌ رہا میدان حشر کا عالم

کہان بیحد سپہ کہان دو لاکھ ‌ ‌ ‌ خانۂ فتح جل کے ہو گیا راکھ

حوصلہ ہمتون کا ہو گیا پست ‌ ‌ ‌ کھائی فوجِ نپولین نے شکست

اہل یورپ نے پائی فتح و ظفر ‌ ‌ ‌ ہوا پسپا فرانس کا لشکر

ہو گیا تھا نپولین مجبور ‌ ‌ ‌ کی اسیری کی بے بسی منظور

جور اعدا سے جب تلک وہ جیا ‌ ‌ ‌ سینٹ ہلینا مین اسیر رہا

نہین رہتا کسی کا یکسان حال ‌ ‌ ‌ چار دن کا ہے احتشام و جلال

اسقدر جنگ مین ہوا نقصان | ہوا مقروض شاہ انگلستان
نیشنل ڈٹ نے کی مددگاری | ہر طرف نوٹ ہو گئے جاری
ہینیبول - الفرڈ اور پیٹر | جولیس سیزر اور اسکندر
سر ولسلی ہے اور ہے نیوٹن | دارا و بوناپارٹ - واشنگٹن
نلسن واکبر اور نادر شاہ | فوکس بسمارک اور کولمبس واہ
نہین گذرا ہے کوئی ان کا نظیر | تھے یہ بیمثل و بیعدیل و نظیر
کرمول - بروس و مارلبرا | پٹ کے مانند بے شبہہ یکتا

اب خدا سے دعا ہے یون دارا
کہ پھلے پھولے مدرسہ سارا

حکومت کے آخری دس برس بادشاہ جورج سوم اکثر اوقات مجنون اور شاہی امورات کی انجام دہی مین قاصر رہتا ولیعہد جورج جو پرنس ریجنٹ یعنی شہزادہ فرمانروا کہلاتا ملک کا انتظام و بند و بست کرتا عہد حکومت شاہ جورج سوم مین بڑے بڑے لوگ مثلاً چیتھام برک - پٹ - فوکس - کیننگ - ولسلی وغیرہ گذرے ہین - اہالیان انگلستان نے فنون و علوم مین بڑی ترقی کی اسی زمانہ مین بھاپ کے زور سے چلنے والی

گاڑی یعنی ریل ایجاد کی گئی گاس بھی مستعمل ہونے لگا
مدارس قوم پرور ویوم السبت جاری کیے گئے سنگ
تراشی ونقاشی ورنگ سازی ومصوری وعلم موسیقی کی
طرف بادشاہ جورج سوم کی بڑی توجہ رہی ۱۷- نومبر
سنہ ۱۸۱۱ع کو ملکہ شارلٹ نے قضا کی اور ۲۹ جنوری
سنہ ۱۸۲۰ع کو بیاسی برس کی عمر مین ساٹھ سال سلطا
کرنے کے بعد جورج سوم نے دار الفنا سے منھ

جورج دی فورتھ لعہ

سنہ ۱۸۲۰ع

منقول ہے کہ
وکشادہ پیشانی
کہ تمام یورپ
اُس زما
چنانچہ ۱۸
کہ اپنی

بڑی نامبارک و بدبخت نحس ہوئی کیونکہ شہزادی شارلٹ
کی ولادت کے بعد زن وشوہرین مفارقت ومہاجرت
واقع ہوئی شہزادی کیرولائن فرانس چلی گئی
ہزادی شارلٹ سن تمیز کو پہنچکر نہایت محبوب و
دل عزیز ہوئی ۱۸۱۵ سنہ عمین شہزادۂ لیوپولڈ آو
کوبرگ سے جو بلجیم کے تخت پر فائز وممتاز ہوا
انگریز شارلٹ کو جورج کا جانشین سمجھکر
کھتے لیکن چوبیسوین برس ٦- نومبر
جورج سوم کے فوت ہونے
ساتھ تاج پوش ہونے
ناہ نے کسی طرح
ام کاٹ دینے
۴۵ س دن
تے اور
ومسدود
ر

ملکہ نے ہر چند محل مین داخل ہونا چاہا مگر تماشا دیکھنے
تک کے لیے نہ گھسنا ملا کیرولائن کو اسقدر افسوس
وصدمہ ہوا کہ دوسرے ہی سال ۷ - اگسٹ ۱۸۲۱ء
کو قضا کی - بعد تاج پوشی بادشاہ نے ہینوور - آئرلینڈ
اسکوٹلینڈ کی سیر کی جہان جہان گیا لوگون نے
نہایت خوشدلی ونمک حلالی ومحبت سے استقبال
کیا تمام رعایا بڑی گرمجوشی سے پیش آئی ۱۸۲۷ء مین
انگریزون نے ترکون کے یونانیون کے شرائط صلحنامہ
نہ منظور کرنے کی وجہ سے رزم بحری کا سامان بندر
نیوارینو مین تہ وبالا کر ڈالا جورج چہارم کی آخری عمر
بڑی خلوت گزینی مین کٹی اکثر دی کوٹج یعنی بیت الاختصار
جسے رویل لوج یعنی شاہی مسکن بھی کہتے ہین
واقع ونڈسور پارک یعنی باغ ونڈسور مین رہا کرتا
ٹٹو کی فٹن مین ونڈسور کے قرب وجوار سیر کرنا جورج
کا اصل شغل رہتا شروع سال مین جورج مرض الموت
مین گرفتار ہو کر ۲۶ - جون ۱۸۳۰ء کو اپنی عمر کے اڑسٹھوین ۶۸
برس اور جلوس کے گیارھوین ۱۱ سال منتقل بملک عدم ہوا -

ولیم دی فورتھ یعنی چہارم

۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء تک

جو جارج چہارم کا بھائی ولیم ہنری ڈیوک آو کلیرنس
۶۵ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ چودہ برس کی عمر مین
فوج بحری مین داخل ہوا تھا قلعہ جبرالٹر کو جب فرانسیسیون
نے محصور کیا تو یہی بچانے کو بھیجا گیا تھا رفتہ رفتہ ترقی
کرتا گیا یہان تک کہ ۱۸۲۷ء مین امیر البحر عالی الاعلے مقرر ہوا
۱۸۱۸ء مین شہزادی اڈلیہیڈ سے شادی کی ولیم
اور اُس کی نیک و پرہیزگار زوجہ کا طرز زندگی نہایت
بھولا بھالا اور سیدھا سادھا تھا عمر بھر جہازیون کی سی
عادت رکھی صاف دل اور سچا رعایا کا بڑا عاشق تھا
چنانچہ رعایا بھی اُس کو بہت چاہتی عہد سلطنت ولیم
حالانکہ اختصار الایام و قلیل القیام تھا لیکن اس مین چند
نہایت بڑے بڑے کام ہوئے جو اُس مختصر تواریخ مین
نہین بیان کیے جا سکتے مدت سے یہ ظاہر تھا کہ پارلیمنٹ
مین ممبر یعنی مجلسی بھیجنے کا طریقہ معقول و مناسب نہین ہے

بہت سے بڑے اور آباد شہرون سے ممبر نہیں بھیجے جاتے تھے حالانکہ اُجڑی و سنسان پہاڑیون سے جہان پیشتر شہر آباد تھے لیکن جو اَب ویران ہو گئی تھین کم سے کم دو ممبر بھیجے جاتے۔ اس ناانصافی کی اصلاح کے لیے یکم۔ مارچ سنہ ۱۸۳۱ء کو لورڈ جون رسل نے ہاؤس آو کومنس مین ریفورم بل یعنی اصلاح نامہ پیش کیا کونسرویٹیوس نے جو پیشتر ٹوریز کہلاتے تھے سخت مزاحمت کی ہاؤس آو لورڈس مین دو دفعہ بل نامنظور رہو الیکن آخرکار ساتوین جون سنہ ۱۸۳۲ء کو شاہی رضامندی حاصل ہوئی اس بل کے موافق کئی بڑے شہرون نے جیسے برمنگھیم۔ شفیلڈ۔ منچسٹر۔ لیڈس بار اول ممبر بھیجے لنڈن نے بھی آٹھ ممبر زیادہ بھیجے غلامون کی تجارت کا موقوف ہونا بھی ولیم کے زمانے کی بہت بڑی اصلاح ہے الیزبتھ کے عہد مین انگریزون نے یہ وحشت خیز سوداگری اختیار کی تھی جب سے برابر جاری رہی قوم دن بدن زیادہ پھنستی اور اُلجھتی چلی گئی جورج سوم کے زمانے مین یہ تجارت موقوف کر دی گئی تھی یعنی

افریقہ سے غلام خریدنے کی قطعی ممانعت ہو چکی تھی
لیکن جزائر ویسٹ انڈیا مین تاہم بہت سے غلام تھے
ولبرفورس۔ٹومس کلارکسن۔بکسٹن اور
دیگر نیک و بزرگ لوگون نے قصد کیا کہ برٹش کے قبضے
مین ایک غلام بھی نہ رہنے پائے لوگون سے بڑا منازعہ کیا
تاجرون نے اس نقصان کے عوض دو کرور زر نقد طلب
کیا برٹش اس زر کثیر دینے پر نہایت جوانمردی و شرافت
سے مستعد ہوئے۔یکم۔اگست سنہ ۱۸۳۴ء کو آٹھ لاکھ
بردے آزاد کیے گئے اور تمام برٹش عملداری مین تجارت
بردہ فروشی موقوف و مفقود کی گئی سنہ ۱۸۳۲ء مین پہلی مرتبہ
یورپ مین مہلک و خوفناک مرض ہیضہ جو اُس وقت
تک صرف مشرق مین ہوا کرتا تھا عیان و نمودار ہوا
سندرلینڈ سے انگلستان پہنچا بڑے شہرون
کی تنگ سڑکون اور غلیظ و کثیف مکانون مین زیادہ تر ظاہر
و مہلک ہوا اُس وقت سے کئی مرتبہ یہ مرض انگلستان
مین ہو چکا ہے اس کے غمگین نتائج کی وجہ سے غربا کے
گھرون مین ہوا کی آمد و رفت اور بدرروکی بہتر تعمیر کی طرف

ہمدرد لوگون نے توجہ کی سنہ ۱۸۳۴ء مین پارلیمنٹ کے مکانات آتش زدگی سے بالکل جل گئے فوراً یہ مکانات پھر اس خوبی سے تعمیر کیے گئے کہ برابر یہ باعث یادگار قومی رہین نامور و ممتاز معمار سر چالس بیری نے اُن کو تعمیر کیا۔ اسی عہد مین کئی بڑی ریل کی سڑکین تیار کی گئین پہلے پوری سڑک سنہ ۱۸۳۰ء مین **لورپول** و **منچسٹر** کے درمیان بنائی گئی۔ اس کے پہلی دفعہ چلنے سے ایک نامور شخص موسوم بہ **ہسکیسن** کو انجن کے پھٹنے سے سخت ایذا پہنچی جو موجب ہلاکت ہوئی اسی سلطنت مین **الکٹرک تلیگراف** یعنی برقی تلغراف خبرین جلد پہنچانے کے لیے لگایا گیا اخبارون پر ٹکٹ محصول گھٹا کر ایک **پنی** جواب برابر ایک آنہ کے ہے کردیا گیا علاوہ اسکے بہت سی مختلف ایجادین اور اصلاحین ہوئین۔ ۲۰۔ **جون** سنہ ۱۸۳۷ء کو **ولیم** چہارم اپنی عمر کے بہترین برس اور سلطنت کے ساتوین سال اس جہان فانی سے گذر گیا۔

وِکٹوریَا

سنہ ۱۸۳۷ع سے سنہ ۱۹۰۱ع تک۔

اشعار

تاج شہی نازد بسر شان مہی زیبد بہ بر
اے خسرو عالی گہر اے تاجدار نامور
یاور بود اقبال تو افزون شود اجلال تو
دشمن شود پامال تو اے تاجدار نامور

جورج سوم کی پوتی ولیم چہارم کی بھتیجی اڈورڈ ڈیوک آو کنٹ کی بیٹی یعنی شہزادی الکزنڈرینا وکٹوریا ۲۴۔ مئی سنہ ۱۸۱۹ع کو محل کنگسٹن مین پیدا ہوئین اٹھارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوئین۔ شہزادی ایک سال کی بھی نہ ہوئی تھین کہ اُن کے پدر عالیقدر نے قضا کی پس شاہزادی کی صرف والدۂ بزرگوار و مادر عالی مقدار کو کمسن شہزادی کو پرورش و تربیت کرنا پڑا بیگم صاحبہ شہزادی کو اپنی زندگی کی بڑی مراد سمجھ کر اور اُن کی تعلیم و تربیت کو

واجب و فرض عینی جان کر شہزادی کی پرورش پر
تہِ دل سے آمادہ و مستعد ہوئین حالانکہ حضور فیض گنجور
سریر آرائی کے وقت اسقدر کمسن تھین لیکن
اپنے بلند درجہ کے کل امورات انجام دینے پر
اطمینان و شان و شوکت سے طیار و لیس ہوئین
چونکہ تخت ہینوور پر شہزادیان تخت نشین ہونے
سے مخروج ہین لہذا ڈیوک آو کمبرلینڈ نے
وہان کی فرمانروائی اختیار کی۔ ہماری خوش افعال
حضور پُر نور کی اٹھائیسوین جون ۱۸۳۸ء کو
رعایا کی دلی خوشی و شادمانی مین تاج پوشی ہوئی
دسوین فبروری ۱۸۴۰ء کو ہماری خوشخصال
ملکہ معظمہ اپنے چچازاد بھائی یعنی شاہزادہ البرٹ
سے کتخدا ہوئین۔ اس عروسی سے لوگون کو دلی
اطمینان و خوشی اور قوم عموماً مستفیض و منتفع ہوئی
۱۸۴۵ء مین اُخت الملک

مصیبت درپیش ہوئی اُس
کی زندگی آلو پر زیادہ تر موقوف

پڑا کئی ہزار آدمی ہلاک ہوئے برٹیش نے اس
مصیبت کو دفع کرنے کے لیے جو کچھ ہو سکا اور بن پڑا
کیا پارلیمنٹ نے ایک کرور زر نقد عطا کیا اور
عوام الناس نے اپنے ہموطن فاقہ کشون کی تائید کے
لیے آپس مین چندہ کیا ہماری نیک کردار ملکۂ نامدار محترمہ
و مکرمہ کے عہد حکومت کا سنہ ۱۸۵۱ء ہمیشہ یادگار رہیگا
اسی سال ہائیڈ پارک مین کل قومون کی کارسازیون
کا گریٹ اکسھبیشن یعنی بڑی نمایشگاہ کھلی بہت بڑی
آہنی و بلوری عمارت مین جو موسوم بہ کرسٹل پلیس یعنی
شیش محل ہوئی اکسھبیشن ہوا جوسف پیکسٹن
نے نمونہ تیار کیا تھا تمام عالم کے لوگ دیکھنے گئے ستر لاکھ
ناظرین نے مشاہدہ و معاینہ کیا دروازہ پر مبلغ کثیر یعنی دو لاکھ
پچھتر ہزار پاونڈس تحصیل کیا گیا سنہ ۱۸۵۴ء مین لنڈن
کے قریب سڈنہیم مین ایک اور قریب قریب ویسی ہی
سنہ ۱۸۵۲ء مین مرگ ڈیوک
نج و صدمہ ہوا گویا قوم نے
م لنڈن مین اُسدن

ایسے ہون گے کہ اُس غمگین روز کو بھول جائین دوسری ڈسمبر
۱۸۵۱ء کو تمام یورپ پر حالت دہشت وہراس طاری
ہوئی شہزادۂ لوئی نپولین نے جو فرانسیسی سلطنت جمہوری
کا تین برس سے صدر الاعلی تھا پیرس کی سڑکون پر لشکر جمع
کر کے کل مزاحمان کار پر گولہ باری کی ملکی دشمنون کو قید کیا اپنے
تئین دس برس کے واسطے شہزادۂ صدر الاعلے مقرر کرانے
پر فرانسیسیون کو راغب کیا ایک سال بعد تخت فرانس
پر بخطاب نپولین سوم نزول اجلال کیا مگر تمامی عمر ہماری ملکہ
دامت اقبالہا کا دوست وحامی ومددگار ومعین رہا چالیس برس
کی صلح کے بعد ۱۸۵۳ء مین برٹش کو یورپ کی لڑائی مین بھی
متوجہ ہونا پڑا روس کی حرص وطمع سے روم کو بچانا مقصود
تھا اس پیکار مین فرانس و سارڈینیا بھی انگلستان کے
شریک ومعین رہے اس جدال وقتال مین ۲۵- اکتوبر
۱۸۵۴ء کو بغزوۂ بلیک لاوا
افسر کی غلط فہمی سے تمامی فوج
خوب سمجھ سکتا تھا کہ اتنے سے آ
یقینی دام موت مین گرفتار

داد شجاعت دی کہ برابر یادگار رہیگی - پانچوین نومبر ۱۸۵۴ء کو
نبرد انکرمین مین چند بریٹش رسالون نے تمام روسی فوج کو
روک رکھا یہان تک کہ فرانسیسی مدد کو آپہنچے اور ظفر کامل حاصل
کی اسی طرح سے اور بھی کئی خونی گھمسانون کے بعد جنمین فرانس
و انگلستان کے متفق لشکر برابر ظفریاب ہوئے مضبوط قلعہ بند
شہر سبیسٹپول محصور کیا ایک برس کے حصار کے بعد آخر کار
قلعہ چھین لیا روسیون نے متفق لشکریون کی خواہشین قبول
و منظور کین اسی سلسلۂ کارزار جہان آزار مین بڑی بڑی بد انتظامیان
وقوع مین آئین چنانچہ ایک مرتبہ سپاہیون کے لیے انگلستان
سے جو تے نیے بھیجے گئے مگر سب فقط بائین پیر کے تھے لڑائی مین
فرانسیسی اور بریٹش نے بڑی شجاعت دکھلائی لیکن بیماری
اور سردی سے بہت سی بیش قیمت و انمول جانین ضائع ہوئین
سپاہیون کی مصیبت کی خبر وحشت اثر بریٹن پہنچی تو ایک
نے فلورنس نائیٹنگیل کی رہبری
صیبت مین تسلی دینے اور حاجات
ڑا ہماری کرم فرما و رحمدل ملکۂ
انگلستان واپس آئے

شفاخانون مین جاکر اُن کو دیکھنے اور اپنی موجودگی و تسلی و تسکین والفاظ مشفقی سے سپاہیون کی صحت و عافیت پر توجہ کثیر و مرحمت و عاطفت کبیر و بے پایان مبذول فرمائی بعد اتمام پرخاش ایک نیا تمغہ **وکٹوریا کروس** اُن سپاہیون کو جنھون نے بڑی بہادری و دلاوری ظاہر کی تھی اور نہایت شجاعت و دلیری سے معارضہ کیا تھا انعام دینے کے لیے بنوایا گیا- ہماری فیض آثار ملکہ معظمہ و مکرمہ نے چھبیسوین جون **۱۸۵۷ء** کو **سینٹ جیمس پارک** مین یہ تمغے بنفس نفیس تقسیم کیے- واقعہ **۱۸۵۷ء** یون نسطیر کرتے ہین کہ ہند کے دیسی لشکریون مین جو انگریزون سے اودھ کو اپنے ملک مین شریک و شامل کر لینے اور ہمارے حضرت **واجد علیشاہ** مرحوم و مغفور کو معزول کر کے کلکتہ بھیجدینے کی وجہ سے نہایت آزردہ و ناراض تھے افواہ عام اُڑا کہ کارتوسون مین سور اور گائے کی چربی ملی جاتی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ سپاہیون نے غدر کیا بہت سے انگریز مقتول ہوئے علے الخصوص کانپور- لکھنؤ- دہلی مین بلوے کی بڑی شدّت ہوئی **نانا صاحب** نے سخت جور و ستم کیے آخرش **جنرل ہولوک** و **سر جیمس اوٹرم** و **سر کولن کیمبل** کی عقل و ہنر سے بھگدر کا اختتام ہوا ایکم نومبر

۱۸۵۸ء مین ہماری ملکۂ خوشخصال نے ہندوستان کو اپنے انتظام و بندوبست مین لے لیا اور رحمدل لورڈ کیننگ کو پہلا نائب مقرر کیا پچیسوین ۲۵ جنوری ۱۸۵۸ء کو ہماری خوش طالع ملکہ الگزنڈرینا وکٹوریا کی بڑی دختر نیک اختر محل سینٹ جیمس مین پرشیا کے شہزادہ فرڈرک ولیم سے منسوب و منعقد ہوئین دسوین ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء کو ہمارے ولی نعمت پرنس آو ویلس سینٹ جورجیس چیپل واقع ونڈسور مین ڈنمارک کی شہزادی الگزنڈرا سے بیاہے گئے چودھوین ۱۴ ڈسمبر ۱۸۶۱ء کو ہمارے شہزادے البرٹ نے قضا کی زندگی مین لوگ ان کی بڑی الفت و حرمت جسپر اُن کا کمال استحقاق تھا کرتے لوگون کو ان کی وفات کا دلی داغ و صدمہ ہوا انگلستان کے قریب قریب ہر شہر مین ان کی کچھ نہ کچھ یادگار جس سے صاف ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ تمام رعایا ان کی بڑی قدر و منزلت کرتی تھی ابتک موجود ہے ۱۸۷۶ء کے موسم سرما مین ہمارے فیض و رحمت پرنس آو ویلس ہندوستان سیر کرنے کے لئے تشریف لائے لوگون کو نہایت خوشی حاصل ہوئی عہد حکومت انگریزی مین کسی کا نہ تو ایسا

استقبال کیا گیا نہ کسی کی ایسی عزت و وقعت ہوئی یکم۔ جنوری
۱۸۷۷ء کو ہماری کرمفرما و مہربان ملکۂ **الگزنڈرینا وکٹوریا**
امپرس آو انڈیا یعنی قیصرۂ ہند کے خطاب عالمتاب سے
ممتاز و مشتہر ہوئین ۱۸۸۳ء کو کلکتہ مین ایک بڑی نمائشگاہ
جس سے لوگ نہایت محظوظ ہوئے کھولی گئی بیسوین جون
۱۸۸۷ء کو ہماری معلی القاب ملکۂ معظمہ کی سلطنت کے پچاس
برس پورے ہوئے **انگلستان و ہندوستان** مین
بڑی دھوم دھام و حسن انتظام سے جشن جوبلی معمول کیا گیا
رعایاے **ہندوستان** نہایت شادان و فرحان ہوئی اُنکی
نمک حلالی و وفاداری و نیک نیتی و دلی الفت کا یہ ثبوت و
دلیل کامل ہے ۱۸۵۶ء مین ہمارے والد ماجد شہریار گردون
مقام حضرت اختر ذی احتشام ابو المنصور ناصر الدین سلطان عالم
سکندر جاہ میرزا محمد واجد علی غازی اودھ
جنت آرامگاہ اعلی اللہ مقامہ و نور اللہ مضجعہ و مرقدہ نے اودھ
سے معزول ہو کر مقام مٹیابرج شہر کلکتہ مین سکونت اختیار
کی و بساعت دوازدہ شب چہار شنبہ تاریخ سوم ماہ محرم الحرام
سنہ یکہزار و سہ صد و پنج ہجری مطابق تاریخ بست و یکم ماہ سپٹمبر

سنہ یکہزار وہشت صد وہشتاد وہفت عیسوی اپنے سن شریف کے اڑسٹھ سال بعد راہی فردوس برین ہوئے حضرت خلد آرامگاہ کا اور ہماری سرکار نامدار ۱۹ برقرار و کثیر الاقتدار وفیض آثار وگردون وقار وبلند اقبال واجلال ونیک خصال وخوش افعال وجلال علیا مخدرہ ومکرمہ ومعظمہ ومحتشمہ ومخدرہ ومفجعہ وملکۂ عالیہ ومتعالیہ قیصرۂ ہند الکزنڈرینا وکٹوریا کا ساعت ویوم وتاریخ وماہ وسنہ ولادت ایک ہی مشہور ومعروف ہے صرف طالع ونجم بخت کا فرق ہے -

قطعہ تاریخ وفات شاہ اودھ

حیف شہ چاشنی مرگ چشید	زندگی تلخ می کند این ذکر
مصرعۂ سال زد رقم دارا	شد بہ فردوس شاہ ذالافکر
	سنہ ۱۳۰۴ھ

قصیدہ

امپرس قیصرۂ ہند ہمایون آثار

جن کے ہے دامن دولت مین ہنوز امن وقرار

ہوئین پیدا بہ سن نوزدہ (۱۸۱۹) وہیجدہ صد
یعنی چوبیسوین (۲۴) تاریخ مئی فصل بہار
جون کی بیسوین تاریخ ہوئین تخت نشین
جبکہ اٹھارہ برس کی ہوئین یہ نیک شعار
زیب دہ سکہ پہ جسوقت سے ہے نام انکا
شور و شر دفع ہین مفقود ہین سارے اشرار
قوم نے ان کے زمانے مین ترقی پائی
ملک کا ان کے زمانے مین بڑھا عزو وقار
نہین گذرا کوئی شاہان سلف مین ایسا
مہر کو آٹھ پہر ملک مین تھا کس کے قرار
ملکہ نے مری پائی ہے حکومت یہ وسیع
گو کہ خورشید شب و روز ہے گرم رفتار
نہین ممکن کہ حکومت سے ہو ان کی باہر
ہند و امریکہ مین ہے فاصلۂ لیل و نہار
صبح ہوتی ہے یہان شام وہان ہوتی ہے
آفتاب آٹھ پہر رہتا ہے یکسان دوار
مصر کے چند فتوحات ہوئے قابل فخر

فتح برھما نے ترقی کے دکھائے آثار
البرٹ وکٹر مرحوم پرنس ذیجاہ
لا چکے ہین جو اسی ہند مین تشریف اکبار
دل ہوا اُن کی ملاقات سے محظوظ بہت
ایسے لائق کبھی دیکھے نہین مین نے زنہار
موجب حسرت و اندوہ ہوئی اُن کی وفات
مثل خامہ دم تحریر دل اپنا ہے فگار
یادگار اُن کے ابھی تک ہین بہت شہرون مین
متاسف رہا اُن کے لیئے ہر ملک و دیار
بیسوین جون جو اب آئے گی انشاءاللہ
ڈائمنڈ جبلی کی پھر ہوگی خوشی اب کی بار
آصف العہد جو ہے سالسبری ذیجاہ
عقلمندی پہ اسی شخص کی ہے دارومدار
عہد مین ان کے عجب طرح کی آسائش ہے
عام ہے عدل ستم کا نہین کوئی مختار
چور کا خوف نہ جنگل مین خطر رہزن کا
گشت مین رہتے ہین کونسٹبل و چوکیدار

رات کو روشنی سڑکون پہ صفائی دن کو
قابل دید ہے اس عہد مین ہر لیل و نہا

ایک قانون کے پابند ہین محتاج و غنی
پاس دولت نہین انصاف گرون کو زنہا

ہسپتالون مین غریبون کا وہ ہوتا ہے علاج
اپنے گھر سے بھی سوا پاتا ہے راحت بیمار

صنعتین مختلف اللون نظر آتی ہین
عقل حیران ہے جن سے کہ یہ کیا ہین اسرا

قلزم فیض سے تائید ہے اسکولون کی
علم کی چار طرف مینھ کی طرح ہے بوچھا

مدرسہ کرتا ہے تفہیم ہنر روز بروز
مٹتا جاتا ہے جہالت کا جہان سے آزار

روز و شب اپنی خدا سے یہ دعا ہے دارا
اے مرے ساتر و ستار و غفور و غفار

ملکہ میری سلامت رہین تا دور قیام
بادۂ عیش کی ہو چار طرف کو سیر با

مدرسے مین مرے پیدا ہو ترقی علوم

جلد ہون قوم کی اصلاح کے ظاہر آثار

کوششین کرتا ہون مین قوم کی ہمدردی مین

تیری رحمت مری کوشش مین رہے ہمدم ویار

قطعۂ تاریخ اختتام تواریخ

پنجشنبہ کو بتائید اللہ
ختم یہ انشا ہوئی دارا گر

پندرہ تاریخ اکتوبر تھی جب
چھپ گئی تاریخ انگلستان کی آب

۱۸۹۶ء

تمت

غلط نامہ

شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	۱۰	بپلک	پبلک
۲	۵	۱۲	پیلیس	پیلس
۳	۵	۱۳	سہ	سنہ
۴	۷	۱۰	اور اُن	اِن
۵	۷	۱۲	بریڈن	بریڈنس
۶	۸	۱۰	ڈرویدس	ڈُرُوُاڈس
۷	۱۱	۱۱	من	مین
۸	۱۶	۶	اسٹون ہینج	ویڈنج
۹	۱۹	۳	الفرد	الفرڈ
۱۰	۱۹	۱۳	اڈورڈ	اڈرڈ
۱۱	۲۰	۱	اڈورڈ	اڈرڈ

Dedicated

IN TOKEN

OF THE AUTHOR'S

ESTEEM AND RESPECT

TO

The Memory

OF HIS COUSIN AND BROTHER-IN-LAW,

His Highness the late and Lamented Honourable,

Prince Jahan Qadr Mirza Muhammad Vahed Aly Bahadur,

K. C. I. E.